آزاد کشمیر اسمبلی اور ہائی کورٹ میں تحفظ ختم نبوت کے لیے

آئینی و قانونی جدوجہد

1973 سے 2020



مؤلف

حافظ محمد مقصود کشمیری

ناشر • تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر

آزاد کشمیر اسمبلی اور ہائی کورٹ میں تحفظِ ختمِ نبوت کے لیے

آئینی و قانونی جدوجہد

1973 سے 2020

مؤلف

حافظ محمد مقصود کشمیری

ناشر • تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوت آزاد کشمیر

کتاب کی جملہ آمدنی تحفظ ختم نبوت کے لیے وقف ہے

0341-1663332

نام کتاب	آئینی وقانونی جدوجہد
نام مولف	حافظ محمد مقصود کشمیری/فاضل درس نظامی، ایم اے عربی/اسلامیات
اشاعت اول	اپریل 2021
تعداد	1100
کمپوزنگ	محمد طیب کشمیری۔ چنار پرنٹنگ سروسز ڈڈیال آزاد کشمیر
ناشر	تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر 0344-0188007

ملنے کے پتے

جامع مسجد فاروق اعظم G/9-3 گلی نمبر 73 اسلام آباد 0300-9560221

مکتبہ ختم نبوت نزد مدرسہ اشاعت القرآن شاہنارہ محلہ مظفر آباد 0301-5273114

جامع مسجد فاروق اعظمؓ خواجہ محلہ شاریاں جہلم ویلی 0345-3694984

دفتر ختم نبوت رولی اڈہ کوٹلی آزاد کشمیر 0349-5051822

جامعہ فاروقیہ انوار القرآن زمان چوک ڈڈیال آزاد کشمیر 0346-5035418

E-Mail: m.maqsood313@gmail.com

فہرست

انتساب

- اس رب کے نام جس کی توفیق سے تحفظ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چوکیداری کے لیے چند حروف لکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔
- فخر کائنات، سرور دو جہاں ہادی عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امام الانبیاء ، خاتم النبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوراس عظیم ہستی کے نام جن کی وجہ سے اس کائنات کا ظہور رہوا۔
- تحفظ ختم نبوت کے ان عظیم چوکیداروں کے نام جو پہلے محافظ سیدنا صدیق اکبرؓ سے لیکر آج تک اس عظیم مشن پر پہرے داری کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔
- تحفظ ختم نبوت کے ان شہدائے کرام کے نام جو حضرت حبیب بن زید انصاریؓ سے لیکر آج تک اپنی جانوں کا نذرانہ اپنے آقا ومولی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت وناموس پر قربان کرتے آئے۔
- اُن اساتذہ کرام، اور مربین بالخصوص حضرت ہزارویؒ کے نام جن کی وجہ سے آج یہ ناچیز چند حروف لکھنے کے قابل ہوا۔
- پیارے والدین کے نام جن کی دعاؤں کی بدولت اللہ نے یہ عزت بخشی۔
- تحریک کے اُن گمنام ساتھیوں کے نام جن کی شبانہ روز سعی ومحنت سے آزاد کشمیر میں عقیدہ ختم نبوت کے لیے قانونی وآئینی جدوجہد میں چند لمحات شریک ہونے کا موقع ملا

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

سید نفیس الحسینی رحمہ اللہ

اے رسول امیں ﷺ خاتم المرسلیں — تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

ہے عقیدہ اپنا بصدق ویقیں — تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

اے براہیمی و ہاشمی خوش — لقب اے تو عالی نسب اے تو والا حسب

دو دمان قریشی کے درثمیں — تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

دست قدرت نے ایسا بنایا تجھے — جملہ اوصاف سے خود سجایا تجھے

اے ازل کے حسیں، اے ابد کے حسیں — تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

بزم کونین پہلے سجائی گئی — پھر تیری ذات منظر پر لائی گئی

سید الاولیں ، سید الآخریں — تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

تیرا سکہ رواں کل جہاں میں ہوا — اس زمیں میں ہوا ، آسماں میں ہوا

کیا عرب کیا عجم ، سب ہیں زیر نگیں — تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

تیرے انداز میں وسعتیں فرش کی — تیرے پرواز میں رفعتیں عرش کی

تیرے انداز میں خلد کی یاسمیں — تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

سدرۃ المنتہیٰ رہگزر میں تری — قاب و قوسین ، گرد سفر میں تری

کہکشاں ضو ترے سرمدی تاج کی — زلف تاباں حسین رات معراج کی

لیلۃ القدر تیری منور جبیں — تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

مصطفیٰ مجتبیٰ تیری مدح وثنا — میرے بس میں ، دسترس میں نہیں

دل کو ہمت نہیں ، لب کو یارا نہیں — تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

کوئی بتلائے کیسے سراپا لکھوں — کوئی ہے ! وہ کہ جس کو تجھ سا کہوں

توبہ توبہ ! نہیں کوئی تجھ سا نہیں — تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

اے سراپا نفیس ، انفس دو جہاں — سرور دلبراں دلبر عاشقاں

ڈھونڈتی ہے تجھے میری جان حزیں — تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

فرمان علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ

فتنہ قادیانیت کے خلاف کام اور ناموس رسالت کا تحفظ ہمارا دینی فرض ہے کسی پر کوئی احسان نہیں بلکہ حضور ﷺ سے عشق و محبت کا تقاضا اور روز محشر شفاعت نبوی ﷺ کا ذریعہ بھی ہے۔

برصغیر کے معروف عالم دین تحریک ختم نبوت کے بانی سرخیل فخر المحدثین حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ فرمایا کرتے تھے کہ ختم نبوت کے تحفظ کا کام تم کرو جنت کی ضمانت میں دیتا ہوں اور جو شخص ختم نبوت کے تحفظ کا کام کرے گا اللہ پاک اسے جنت میں ضرور داخل فرمائیں گے چونکہ وہ دنیا میں حضور ﷺ کی عزت اور ناموس کا چوکیدار رہا اور اللہ پاک اپنے نبی کی چوکیداری کرنے والے کو کبھی رسوا نہیں فرمائیں گے حضور ﷺ کی عزت و ناموس کی چوکیداری کرنے والے کی دنیا بھی کامیاب آخرت بھی کامیاب ہوگی (انشاءاللہ)

امیر شریعت سید عطاءاللہ شاہ بخاریؒ فرماتے ہیں

ختم نبوت کی حفاظت میرا جزو ایمان ہے جو شخص بھی اس ردا کو چوری کرے گا جی نہیں ! چوری کرنے کا حوصلہ بھی کرے گا میں اس کے گریبان کی دھجیاں اڑا دوں گا اور جو اس مقدس امانت کی طرف انگلی اٹھائے گا میں اس کا ہاتھ کاٹ دوں گا میں حضور ﷺ کے سوا کسی کا نہیں جس کے حسن و جمال کو خود رب کعبہ نے قسمیں کھا کر آراستہ کیا میں ان پر نہ مرمٹوں تو لعنت ہے مجھ پر اور ان پر بھی جو اُن کا نام تو لیتے ہیں لیکن سارقان ختم نبوت کا تماشہ دیکھتے ہیں۔

ضروری بات

عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلے میں علمائے امت ہمیشہ سے اپنا فرض ادا کرتے آئے ہیں اور یہ سلسلہ تا قیامت ان شاء اللہ جاری رہے گا، تاہم امت کے جن خوش نصیب لوگوں نے ناموس رسالت ﷺ کی چوکیداری میں اپنا اگر کچھ حصہ شامل کیا تو اللہ پاک نے اپنے محبوب ﷺ کی عزت وعظمت کی لاج رکھتے ہوئے انہیں بھی بلند و بالا مقام عطا فرمایا۔

آزاد کشمیر میں سینکڑوں ممبران اسمبلی اور درجنوں وزیر اعظم آئے اور اس دنیا سے چلے گئے لیکن آج تاریخ میجر (ر) محمد ایوب خانؒ کو غازی ختم نبوت اور راجہ فاروق حیدر خان کو مجاہد ختم نبوت کے نام سے یاد کرتی ہے۔ محرک قرارداد ختم نبوت میجر (ر) محمد ایوب شہیدؒ نے ایک سفر کا آغاز کیا اور اسے تکمیل کی جانب آزاد کشمیر کے سپوت راجہ محمد فاروق حیدر خان نے اپنے دور حکومت میں ایک بل کی صورت میں آئین میں بارہویں ترمیم کر دی تاہم ابھی تک اس معاملے میں کچھ آئینی وقانونی سُقم موجود ہے، اسمبلی سے ختم نبوت بل اور ہائیکورٹ میں ہونے والے فیصلے کی ساری روئیداد اس کتاب کی زینت بن چکی ہیں اس کے باوجود آزاد کشمیر کی ووٹر لسٹوں میں حلف نامہ ختم نبوت اور مسلم ووٹر لسٹوں سے قادیانیوں کو خارج نہیں کیا گیا۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین 1973 کے آرٹیکل 51(4) آرٹیکل 59(1)F اور آرٹیکل 106(1) کے تحت غیر مسلموں اور مسلمانوں کے الگ الگ فرنچائز قائم ہیں جبکہ آزاد جموں وکشمیر عبوری آئین 1974 کے کسی آرٹیکل کے تحت مسلمانوں اور غیر مسلموں کیلئے علیحدہ علیحدہ فرنچائز قائم نہیں ہیں، اور ہائیکورٹ آزاد کشمیر عبدالوحید قاسمی وغیرہ بنام آزاد حکومت وغیرہ 22 جنوری 2020 کو فیصلہ دے چکی ہے اور حکومت کی جانب سے اس پر کوئی عمل نہیں ہوا جس پر تحریک کی جانب سے مدعیان نے بعنوان عبدالوحید قاسمی وغیرہ بنام ڈاکٹر شہزاد احمد بنگش وغیرہ 15 فروری 2021 کو دوبارہ توہین عدالت کا کیس لے کر ہائیکورٹ سے رجوع کیا جو کہ ابھی زیر سماعت ہے جب اس کیس کا کوئی فیصلہ ہوگا تو پھر اگلے ایڈیشن میں ان شاء اللہ اسے شامل اشاعت کیا جائے گا۔

اس سارے عمل کے دوران تحریک سے وابستہ علمائے کرام اور دوستوں کا کیا کردار رہا اسے مختصر طور پر اس کتاب کا حصہ بنایا گیا اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ کسی اور جماعت یا شخص نے کوئی کام ہی نہیں کیا، اس سلسلے میں علمائے کرام، سیاسی و سماجی زعماء، طلباء، وکلاء اور اساتذہ سمیت ہر ایک شخصیت کا اپنے اپنے طور پر کردار اور کام لائق تحسین ہے، اللہ پاک ہر فرد کی محنت اور کام کو اپنی بارگاہ میں شرف قبول سے نوازیں اور ہر ایک کو بہترین جزائے خیر عطا فرمائیں۔

والسلام

حافظ محمد مقصود، ترجمان تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر

03445607582 24/03/21

تقریظ

از: ڈاکٹر سعید احمد عنایت اللہ (سابق مدرس مدرسہ صولتیہ، مکہ مکرمہ)

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام علىٰ من لا نبي بعده

ریاست آزاد جموں کشمیر کی اسمبلی اور ہائی کورٹ میں "تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوت" آزاد کشمیر کے قائدین، اراکین اور محبینِ ختمِ نبوت کاز کی مبارک مساعی کی آئینی روداد پر مشتمل یہ تالیفِ نفیس، محترم مولانا محمد مقصود صاحب کشمیری کی قابلِ قدر کاوش ہے جس کے محتویات، عنوان سے بڑھ کر بیش قیمت، اہم موضوعات کی طرف اشارہ کررہے ہیں۔ جیسے کہ قادیانیت کی خطہ کشمیر سے دلچسپی، اس کے عقیدہ کی اس خطہ سے وابستگی۔ نیز تقسیمِ ہند اور تأسیس پاکستان کے وقت استعمار اور قادیانیت کی باہم ملی بھگت سے کشمیریوں پر مظالم میں اضافہ کرنے میں ان کا بھیانک کردار، یہ چند صفحات پر مشتمل تصنیف اس خطہ میں "ختمِ نبوت" کاز کے لیے کام کرنے والوں کے لیے ایک مفید گائڈ ہے۔

مولانا محمد مقصود صاحب کشمیری سے میرا اولین تعارف ایک صحافی کے طور پر موسمِ حج میں مکہ مکرمہ کے ایک صحافتی ادارہ میں ہوا، جہاں پر تیس سال سے زائد عرصہ سے حج موسم میں راقم کی نگرانی میں خصوصی حج ایڈیشن برائے راہنمائی حجاج مختلف زبانوں میں شائع ہوتا ہے۔ پھر مزید قابلِ تعریف تعارف ختمِ نبوت کاز کے لیے تحریک تحفظِ ختمِ نبوت آزاد کشمیر کے دیگر احباب کی قابلِ قدر خدمات اور اس میدان میں کام کرنے والی دیگر جماعتوں (عالمی تحفّظِ ختمِ نبوت، انٹرنیشنل ختمِ نبوت موومنٹ اور شبان ختمِ نبوت) سے باہم تعاون اور سبھی سے اس میدان میں استفادہ ان کا قابلِ مدح طرز تعامل ہے۔

میری تمام جماعتوں کے ذمہ داران سے درخواست ہے کہ آزاد کشمیر کے محدود خطہ میں مقامی جماعت "تحریکِ تحفّظِ ختمِ نبوت" کی حوصلہ افزائی فرمائیں اور باہمی تعاون کی فضاء کو برقرار رکھتے ہوئے تمام احباب ان کے ساتھ تعاون بھی فرمائیں اور ان پر اعتماد بھی کریں۔ اللہ کرے کہ جلد پورا کشمیر آزاد ہو جائے۔ پھر اس پورے خطّے میں ہر جماعت اپنا مستقل کردار ادا کرے۔ اس وقت تک ان پر اعتماد اور ان کے ساتھ تعاون کاز کے لیے مفید رہے گا— ان شاء اللہ

ڈاکٹر سعید احمد عنایت اللہ
(سابق مدرس مدرسہ صولتیہ، مکہ مکرمہ)

تقریظ

شیخ الحدیث مولانا سلیم اعجاز صاحب دامت برکاتہم دھیرکوٹ آزاد کشمیر

عقیدہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی اور اساسی عقیدہ ہے جس پر پوری دین اسلام کی عمارت کھڑی ہے ابتدائے اسلام سے ہی اس اہم عقیدہ پر دشمنان اسلام نے حملے شروع کر دیئے تھے البتہ وہ تمام مقامی اور علاقائی نوعیت کے تھے لیکن قادیانیت کا فتنہ عالمی فتنہ ھے جس کی پشت پر عالمی سامراج سمیت تمام یہود وہنود اپنے تمام وسائل کیساتھ کھڑے ھیں، اور خطہ کشمیر پر قادیانیت نے خصوصی نظریں گاڑ رکھی ہیں، الحمداللہ امت نے ہر دور کے فتنوں کے مدمقابل سد سکندری کا کردار ادا کرتے ہوئے فتنہ قادیانیت اور منکرین ختم نبوت کی سرکوبی کے لیے اہل علم و دانش نے بھر پور تعاقب کیا اور ہر محاز پر اس فتنہ کو شکست دی، آزاد کشمیر اسمبلی میں میجر (ر) محمد ایوب مرحومؒ کی قرارداد ختم نبوت سے لیکر آج ختم نبوت بل کی منظوری اور اسی ضمن میں ہائیکورٹ میں رٹ دائر کر کے آزاد کشمیر میں قادیانیوں کو آئینی اور قانونی طور پر انھیں غیر مسلم قرار دلوا کر غیر مسلم کی حیثیت سے زندگی گزارنے اور اسلامی شعائر کے استعمال سے روکنے کی آئینی اور قانونی جدوجہد جن خوش قسمت جماعتوں اور شخصیات کے نصیب میں آئیں۔اللہ تعالی نے تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر چوکیداری کے لیے انہیں قبول فرمایا

ان خوش نصیب شخصیات میں تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کے صدر ہمارے مہربان حضرت مولانا عبدالوحید قاسمی صاحب اور ان کے رفقاء بھی شامل ہیں جنہوں نے آزاد کشمیر میں عقیدہ ختم نبوت کے اس محاذ کو سنبھالا اور فتنہ قادیانیت کے خلاف مسلسل جدوجہد جاری رکھی، اس قانونی وآئینی جدوجہد کی ساری تفصیلات کو ہمارے مولانا مقصود کشمیری صاحب نے کتابی شکل میں محفوظ کیا جو آنے والی نسلوں کے لیے ایک تاریخ اور ختم نبوت کا کام کرنے والوں کے لیے تحفہ ہے۔اللہ تعالی انکی کوشش کو قبول فرمائے اور آخرت کا بہترین توشہ بنائے آمین

والسلام

سلیم اعجاز خان

دارلعلوم انوار العلوم دھیرکوٹ

تحسین و تبریک
مولانا سید محمد کفیل شاہ بخاری

جنت نظیر کشمیر اپنی جغرافیائی حیثیت کی وجہ سے نہایت حساس خطہ ہے جو ہمیشہ قادیانی سازشوں کا مرکز رہا ہے اور آج بھی ہے قادیانیوں کے باطل عقیدے کے مطابق "سیدنا عیسی مسیح علیہ السلام کا انتقال کشمیر میں ہوا اور سری نگر میں ان کی قبر ہے۔ حدیث میں جس مسیح کی آمد کی پیش گوئی وارد ہوئی ہے اس سے مراد مرزا غلام قادیانی ہے جو مثیل مسیح اور ظلی و بروزی نبی ہے "(نعوذ باللہ)

قادیانیوں کا یہ باطل عقیدہ قرآن وحدیث کی واضح نصوص اور چودہ سو بیالیس سال سے امت کے متواتر اجماع کے خلاف صریح کفر وارتداد ہے -

مرزا قادیانی کے دور میں علماحق نے اس کے کفر وارتداد کا ہر مقام اور ہر محاذ پر مقابلہ کیا اور اس کا راستہ روکا - تاریخی دستاویزات اس پر شاہد عدل ہیں کہ مرزا قادیانی اور اس کا متبع گروہ برٹش امپیریل ازم کی منحوس یادگار، خود کاشتہ پودا اور ذریت البغایا ہے۔

قیام پاکستان سے قبل متحدہ ہندوستان میں فتنہ قادیانیت کے ابطال اور مقابلہ کے لیے اجتماعی جدوجہد کا آغاز خطہ کشمیر کے نامور فرزند، محدث کبیر حضرت علامہ انور شاہ کشمیری نور اللہ مرقدہ نے کیا -انہوں نے مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کو امیر شریعت بنا کر تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر سپہ سالار متعین کیا اور مجلس احرار اسلام کی مکمل سرپرستی و رہنمائی فرمائی امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کے اجداد بھی کشمیری تھے۔ انہوں نے اپنا نسبی وایمانی فریضہ بڑی جرات و بہادری سے ادا کیا 1931 کی تحریک آزادی کشمیر میں مجلس احرار اسلام کے پلیٹ فارم سے قادیانی سازشوں اور منصوبوں کو نا صرف طشت از بام کیا بلکہ ناکامی و ہزیمت سے دوچار کیا- تیرہ احرار رضا کاروں کی شہادت اور پچاس ہزار رضا کاروں کی گرفتاری پیش کر کے انگریزوں اور قادیانیوں کی مسلمانوں کے خلاف تمام سازشوں کو ناکام بنادیا- تحریک کا پہلا شہید چنیوٹ کا احرار رضا کار الہی بخش تھا -

قادیانی تب سے آج تک اپنی ذلت و ناکامی کے زخموں کو چاٹ رہے ہیں -جناب محمد مقصود کشمیری

تحفظ عقیدہ ختم نبوت کے پہرے داروں میں ایک نمایاں سپاہی اور ہمارے اسلاف و اکابر کی عظیم نسبت وجدوجہد کا قابل فخر تسلسل ہیں -وہ " تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر“ کے خوش نام سے اس مقدس مشن کی آبیاری کررہے ہیں -ضرورت تھی کہ آزاد کشمیر میں تحریک تحفظ ختم نبوت کی آئینی عوامی جدوجہد کی تاریخ کو مرتب و مدون کر کے اسلاف کے عظیم و قابل فخر کارناموں سے نژادنو کو آگاہ کیا جائے ـمحترم محمد مقصود کشمیری نے اس کتاب میں جہاں ماضی کی جدوجہد کو خوب صورت انداز میں پیش کیا ہے وہاں 1973 سے 2020 تک آزاد کشمیر میں تحفظ ختم نبوت کی آئینی و قانونی سعی و جدوجہد کو بھی تفصیل کے ساتھ پیش کیا ہے 1973 کی آزاد کشمیر پارلیمنٹ میں میجر (ر) محمد ایوب خان رحمہ اللہ کی طرف سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد سے لے کر راجہ فاروق حیدر تک اور عدالتی جدوجہد کی تاریخ و تفصیل اس کتاب کی زینت ہے۔ جناب محمد مقصود کشمیری کو اس عظیم خدمت و کارنامے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں، ان کے لیے اور تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کے رہنماؤں اور کارکنوں کے لیے دعا گو ہوں -اللہ تعالی آپ کو حضور خاتم النبیین سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے منصب ختم نبوت کی خدمت کے لیے قبول فرمائے اور بروز حشر آپ ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے، آمین ثم آمین

خادم ختم نبوت، سراپا احرار

سید محمد کفیل بخاری

نائب امیر مجلس احرار اسلام پاکستان

دار بنی ہاشم ملتان یکم فروری 2021

تاریخی دستاویز
محمد متین خالد

کشمیر کو وادی جنت نظیر بھی کہتے ہیں۔ قائداعظم محمد علی جناحؒ نے اس خطہ زمین کو پاکستان کی شہ رگ کہا تھا۔ قادیانیوں کی من حیث الجماعت ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ وہ کشمیر پر قبضہ کرلیں۔ اس سلسلہ میں انہوں نے نہایت بھیانک سازشیں کیں جن سے ملت اسلامیہ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ کشمیر میں قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں اور غیر قانونی اقدامات کو روکنے کے لیے جن مجاہدین ختم نبوت نے نمایاں کارہائے انجام دیئے، ان میں غیر معمولی علمی و عملی صلاحیتوں کے مالک مجاہد ختم نبوت جناب محمد مقصود کشمیری سرفہرست ہیں۔ وہ تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کے متحرک راہنما ہیں۔ انہوں نے اپنے رفقا کے ہمراہ پورے علاقہ میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے سلسلہ میں ایسی ٹھوس کاوشیں کیں جنہیں تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ وہ ایک عرصہ تک رسالہ سہ ماہی ندائے ختم نبوت' شائع کرتے رہے جس نے ہر خاص و عام کو دعوت فکر، نئی آگہی اور تربیتی شعور بخشنے میں کلیدی کردار ادا کیا۔

آزاد کشمیر اسمبلی اور ہائی کورٹ میں تحفظ ختم نبوت کے لیے کی جانے والی جانگسل کاوشوں پر مشتمل ان کی نئی کتاب ''آئینی و قانونی جدوجہد'' جو 1973ء سے 2020ء تک کے تمام اہم واقعات پر مشتمل ہے، شائع ہو رہی ہے۔ اس کتاب کا ہر مضمون معلوماتی ہونے کے ساتھ ساتھ دلچسپ بھی ہے جسے بار بار پڑھنے کو دل کرتا ہے۔ تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والے ہر کارکن کے لیے اس تاریخی کتاب کا مطالعہ ناگزیر ہے۔ جناب محمد مقصور کشمیری نے اس کتاب کی تیاری کے سلسلہ میں جو محنت کی، مشقت اُٹھائی، استقامت دکھائی اور عزت پائی، اس پر ہر کسی کو اُن کی خوش قسمتی پر رشک آتا ہے......اور آنا بھی چاہیے۔

اس کے قدموں سے لپٹ جاتی ہے منزل آکر
آپ ﷺ کے نام سے کرتا ہے جو آغاز کوئی

محمد متین خالد لاہور

گراں قدر تحفہ

مولانا ممتاز احمد تونسوی ۔استاذ الحدیث دار العلوم زکریا اسلام آباد

عقیدہ ختم نبوت ایک انتہائی حساس اور نازک عقیدہ ہے، اسلام کی بنیاد اور عمارت اسی عقیدے پر قائم ہے جس کا تحفظ ہر مسلمان کے لیے فرض کا درجہ رکھتا ہے، خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبرؓ سے لیکر آج تک امت کے خوش نصیب افراد اس عقیدے کے تحفظ کے لیے چوکیداری کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں، منکرین ختم نبوت اسلام کی بنیاد اور حضور خاتم النبیین ﷺ کی ذات پر حملہ آور ہوکر مسلمان کا رشتہ نبی پاک ﷺ سے توڑنا چاہتے ہیں۔انہی منکرین ختم نبوت کے فتنوں میں دور حاضر کا ایک فتنہ قادیانیت کا بھی ہے جو ملت اسلامیہ کے اندر ایک ناسور کی طرح گھس کر مسلمانوں کے دلوں سے ایمان چھین کر انہیں کفر کی دعوت دے رہے ہیں قادیانی فتنے نے کشمیر جیسے خوبصورت خطہ میں ایک عرصہ سے اپنے پنجے گاڑنے کی ناکام و نامراد کوشش گزشتہ ایک صدی سے جاری رکھی ہوئی ہے، لیکن الحمداللہ کشمیری مسلمانوں کے جذبہ ایمانی سے دشمن کو ہمیشہ منہ کی کھانی پڑی، وہاں کے اکابر علمائے کرام اور نوجوان علماء انتہائی تندہی سے اس قادیانی ناسور فتنے کے تعاقب میں مصروف عمل ہیں۔انہی نوجوان علماء میں ایک نام ہمارے شاگرد رشید مولانا محمد مقصود کشمیری صاحب کا بھی ہے، موصوف بچپن سے مجاہد ملت شفیق الامت حضرت اقدس مولانا محمد عزیز الرحمٰن ہزارویؒ کے دامن سے وابستہ رہے اور ہیں، اپنے مرشد گرامیؒ کے مزاج کو صحیح سمجھنے والے نوجوان متحرک شخصیت کے مالک ہیں، الحمداللہ! حضرت مرشد ہزارویؒ کی طرح ہر باطل فرقہ کے تعاقب میں عموما اور فتنہ مرزائیت کے تعاقب میں خصوصا ہمہ تن مصروف رہتے ہیں، انہی مجاہدانہ سرگرمیوں میں سے موصوف کی کتاب ’’آئینی وقانونی جہدوجہد‘‘ جو حال ہی میں شائع ہورہی ہے، اس کتاب میں آزاد کشمیر کے اندر فتنہ قادیانیت کے آغاز سے اس کے انجام تک اور اس فتنے کے خلاف مسلمانوں کے دلوں میں محبت رسول ﷺ اجاگر کرنے کی کاوشوں اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلے میں آزاد کشمیر کی اسمبلی اور ہائی کورٹ میں ہونے والی آئینی و قانونی جدوجہد کی تمام تفاصیل کو جمع کر دیا گیا ہے، موصوف کی یہ کاوش عقیدہ ختم نبوت کے سلسلے میں

بالعموم اور آزاد کشمیر کے مسلمانوں کے لیے بالخصوص ایک بہترین تحفہ ہے ،جس کے مطالعہ سے ہر مسلمان کے دل میں محبت رسول ﷺ کی چنگاری بیدار ہوگی ،اللہ تبارک وتعالی مولانا کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ عالیہ میں قبول فرمائے اوران کی اس محنت کوہم سب کے لیئے ذخیرہ آخرت بنائے آمین

ممتاز احمد تونسوی عفی عنہ

دارلعلوم زکریا اسلام آباد/ یکم مارچ 2021

کشمیر......کشمیری اور ختم نبوت
محمد طاہر عبدالرزاق

فتنہ قادیانیت نے اللہ کی زمین پر جس شخصیت کو سب سے زیادہ رُلایا اور تڑپایا ہے اس عظیم ہستی کا نام فخر المحدثین حضرت علامہ انور شاہ کاشمیریؒ ہے۔شاہ صاحب کا تعلق چشموں آبشاروں اور چناروں کے دیس کشمیر سے تھا۔وہ فرماتے ہیں کہ اس فتنہ کی ہولناکی نے میری نیند چھین لی۔اور میں چھ مہینے تک سکون کی نیند سو نہ سکا۔بار بار نیند اچاٹ ہو جاتی کہ یا اللہ امت کے ایمان کا کیا بنے گا۔جب یہ فتنہ بیرونی دنیا میں جا کر خود کو اسلام کے نام سے پیش کرے گا اور ایک غیر مسلم اسے اسلام کے نام پر قبول کرے گا۔اسلام کے ساتھ اصل دھوکہ اس وقت ہوگا۔شیخ یوسف بنوریؒ لکھتے ہیں،اس فتنے کی زہرناکیوں نے ہمارے شیخ کی روح کو گھائل کر دیا تھا۔اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ شیخ کے دل میں سوراخ ہو گیا ہے اور سوراخ کا زخم ناسور بن گیا ہے۔جس سے مسلسل خون ٹپک رہا ہے۔جو طلباء بھی فارغ التحصیل ہو کر مدرسہ سے نکلتے وہ انہیں الگ الگ بلا کر نصیحت کرتے کہ تم جس مسئلہ پر بھی تقریر کرو اس میں ختم نبوت کا تذکرہ ضرور کرنا۔فرمایا ’’جہاں تک میں نے تاریخ اسلام کا مطالعہ کیا ہے قادیانی فتنہ سے خطرناک فتنہ تاریخ اسلامی میں پیدا نہیں ہوا اور میں انور شاہ کشمیری اس بات کا دوٹوک اعلان کرتا ہوں کہ جو شخص اس فتنے کی سرکوبی کا کام کرے گا میں انور شاہ کشمیری اس شخص کی جنت کا ضامن ہوں ‘‘۔وفات سے ایک رات پہلے اپنے بیٹے ازہر شاہ قیصرؒ سے کہنے لگے ’’میرے نامہ اعمال میں کچھ نہیں ،بیٹے نے کہا ابا جی!اگر آپ کے نامہ اعمال میں کچھ نہیں تو کس کے نامہ اعمال میں کچھ ہے۔آپ کی عالی شان تصانیف اور دنیا بھر میں پھیلے ہوئے آپ کے شاگرد جن میں سے ہر ایک اپنی جگہ پر علم کا ایک پہاڑ ہے اور وہ دنیا میں اسلام کا چراغاں کر رہے ہیں۔پھر تھوڑے توقف کے بعد خود ہی کہنے لگے ہاں ہاں۔میرے پاس زادِراہ ہے اور ختم نبوت پر لکھی ہوئی اپنی ساٹھ ستر صفحات کی کتاب کو اٹھا کر کہنے لگے یہ ہے۔میرا زادراہ یہ ایسے ہی تھا کہ جیسے عزرائیل ایک شخص کی جان لینے کیلئے آئے اور اس سے کہے کہ اپنے نامہ اعمال سے سب سے بہترین عمل مجھے دے۔اور وہ شخص اپنے اعمال کی ڈھیری سے بہترین

عمل چھانٹ کر اس کی خدمت میں پیش کر دے۔ دوستو فخر المحدثین حضرت علامہ کے نزدیک سب سے اعلیٰ عمل تحفظ ختم نبوت تھا۔

دوسرا شخص جو پوری جلالت اور طمطراق کے ساتھ اس میدان میں اترا وہ علامہ محمد اقبال تھے۔ ان کے اباؤ اجداد کا تعلق بھی کشمیر سے تھا۔ انہیں اس میدان میں حضرت علامہ نے ہی اتارا تھا۔ اوران کی تعلیم وتربیت بھی خود کی کی تھی۔ ملفوظات محدث کشمیریؒ میں لکھا ہے کہ، فرمایا حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے کہ مجھ سے سب سے زیادہ اکتساب علم اقبال نے کیا۔ علامہ انور شاہ کشمیریؒ علامہ اقبالؒ سے ملنے کیلیئے لاہور تشریف لائے۔ علامہ اقبال نے گھر کو خوب سجایا سنورا! علامہ انور شاہ کشمیریؒ لاہور ریلوے اسٹیشن پر اترے اور سیدھے اقبالؒ کے گھر پہنچ گئے۔ اقبالؒ نے محبت والفت کی انتہا کر دی۔ خوب تواضع کی، راوی کہتا ہے، دونوں ایک کمرے میں بیٹھ گئے۔ تقریباً تین گھنٹے گفتگو چلتی رہی تین گھنٹوں کے بعد جب دونوں باہر نکلے تو دونوں کی آنکھیں رورو کر سرخ ہوگئی تھیں۔ اس دن اقبالؒ خون کے آنسو رویا تھا اوراس کا دل قادیانیت کے خلاف شعلہ زن ہو گیا تھا۔ اس نے ختم نبوت کا نعرہ اس گھن گرج سے لگایا کہ پورا ہندوستان گونج اٹھا۔ یہ اقبال ہی تھا جس نے سب سے پہلے مطالبہ کیا تھا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دو۔ یہ اقبال ہی تھا جس نے فرنگی کے عہد میں یہ اعلان کیا کہ قادیانی واجب القتل ہیں۔ یہ اقبال ہی تھا جس نے کشمیر کمیٹی سے مرزا بشیر الدین محمود اور دیگر با اثر قادیانیوں کو نکال باہر پھینکا۔ یہ اقبال ہی تھا جس نے اس وقت انجمن حمایت اسلام جیسی موثر جماعت میں یہ قانون پاس کروایا کہ کوئی قادیانی انجمن حمایت اسلام کا ممبر نہیں ہوسکتا۔ اس تاریخ ساز اعلان کے بعد جب انجمن کا پہلا اجلاس ہوا تو لاہور کا ایک رئیس اور انجمن حمایت اسلام کا کرتا دھرتا ڈاکٹر یعقوب بیگ مرزا اجلاس میں آ گیا اقبال نے بپھرے ہوئے شیر کی طرح اسے پوچھا تمہیں معلوم نہیں کوئی قادیانی انجمن کے اجلاس میں شامل نہیں ہوسکتا۔ اجلاس سے فوراً دفع ہو جاؤ۔ اقبال کے جلال کے سامنے وہ کانپ اٹھا اور فوراً باہر نکل گیا۔ اس نے اپنی اتنی بے عزتی محسوس کی کہ وہ شدید ڈیپریشن میں چلا گیا اور اگلے دن اسی صدمہ سے اسے ہارٹ اٹیک ہوا اور وہ جہنم واصل ہو گیا۔ یاد رہے کہ ڈاکٹر یعقوب بیگ مرزا وہی

ڈاکٹر ہے جس نے لاہور کے برانڈرتھ روڈ کی لیٹرین میں گرے ہوئے مرزا قادیانی کو باہر نکال کر اس کا علاج کیا گیا اور آخر میں اس نے مرزا قادیانی کے دل میں انجیکشن لگایا تھا۔لیکن مرزا قادیانی غلاظت میں لیٹا اس کے ہاتھوں میں دم توڑ گیا۔یادرہے کہ یہ ڈاکٹر مرزا قادیانی کا ''صحابی'' کہلاتا تھا۔یہ اقبال ہی تھا جس نے یہ ناقوس بجایا تھا کہ ''قادیانی اسلام اور وطن دونوں کے غدار ہیں'' اسی اقبال نے علامہ انورشاہ کشمیریؒ کے وصال کے موقعہ پر کہا تھا کہ پچھلی پانچ صدیاں علامہ انورشاہ کشمیریؒ جیسے عالم کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہیں۔

تیسرے عظیم مجاہد ختم نبوت کا تعلق بھی کشمیر سے تھا۔ان کے آباؤاجداد کا تعلق کشمیر سے تھا۔وہ کشمیر سے ہجرت کر کے پنجاب آئے تھے۔میری مراد امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری ہیں۔علامہ انورشاہ کشمیریؒ عقاب کی طرح چوٹی پر بیٹھ کر پورے ہندوستان پر نظر رکھتے تھے۔انہوں نے آفتاب خطابت ضیغم ختم نبوت اور عشق رسول کی للکار سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو جرنیل تحفظ ختم نبوت کی حیثیت سے میدان کارزار میں اتارا۔خدام الدین لاہور کے سالانہ جلسہ پر ہندوستان کے جید علماء کو اس جلسہ میں خصوصی دعوت دی اور پھر 500 عظیم علماء سے ان کے ہاتھ پر بیعت کرائی اور انہیں ''امیر شریعت'' کا خطاب دیا۔دنیا کا سب سے بڑا خطیب، بزم کا سب سے خوش الحان قاری قرآن، شیر کی طرح گرجتا بھی تھا، بجلی کی طرح کڑکتا بھی تھا۔بادل کی طرح برستا بھی تھا۔وہ جہاں جاتا، لوگوں کے دلوں میں اتر جاتا۔لوگ اس کے راستے کو اپنی پلکوں سے آراستہ کرتے۔ان کی خطابت نے لوگوں کے دلوں میں عشق رسول کی بجلیاں بھردی۔اورانہوں نے پورے ہندوستان میں لاکھوں مجاہدین ختم نبوت کی فوج تیار کردی اور ان شیروں نے قادیانی لومڑیوں کو ادھیڑ کر رکھ دیا۔خطہ کشمیر کبھی بھی امیر شریعت کا احسان نہیں چکا سکتا۔یہ شاہ صاحب ہی تھے جنہوں نے تحریک کشمیر شروع کی اور اپنے لاکھوں رضا کاروں کو کشمیر میں داخل کردیا۔قادیانیت کے تعاقب میں جب شاہ صاحب کشمیر میں عازم سفر ہوئے تو انگریز حکومت نے سارے راستے بند کردیئے تو امیر شریعت 52 میل کا خفیہ پہاڑی راستہ پیدل طے کر کے جلسہ گاہ میں پہنچ گئے۔کشمیر میں جب دوسری ختم نبوت کانفرنس آئی تو حکومت نے کشمیر میں شاہ

صاحب کے داخلے پر پابندی لگادی۔لیکن شاہ صاحب نے پھر خفیہ پہاڑی راستہ اختیار کیا۔راستے میں دریائے توی پڑتا تھا تو شاہ صاحب نے دریائے توی تیر کے عبور کیا اور کانفرنس میں اچانک پہنچ گئے ۔علامہ انور شاہ کشمیریؒ فرماتے تھے کہ ہماری ساری زندگی کا تعلیم و تعلم وہ کچھ نہیں کرتا جو اس کی ایک تقریر کر جاتی ہے۔ ؎

کانوں میں گونجتے ہیں بخاریؒ کے زمزمے
بلبل چہک رہا ہے ریاض رسول ﷺ میں

چوتھے دلیر و دلاور مجاہد ختم نبوت کا تعلق بھی کشمیر سے تھا۔"آغا شورش کاشمیریؒ" ایک طوفان ،ایک آندھی ،ایک سیلاب ،جو قادیانیوں کا سب کچھ بہا لے جاتا۔وہ خطابت کا رستم اور صحافت کا آفتاب تھا۔اس کی خطابت قادیانی کوڑا کرکٹ کو جلا کر خاکستر کر دیتی۔اس کے جہادی الفاظ قادیانیت پر منجنیق کے پتھر بن کر گرتے اور ان کو کچل دیتے۔اس کا فولادی قلم قادیانی کلیجوں کی سرجری کرتا۔اس کی غیرت مند قلم کے سامنے قادیانیت ننگی کا ناچ ناچتی۔وہ ختم نبوت کا پرچم لے کے ہندوستان کے گوشے گوشے میں گھوم گیا۔اور اپنی آتشیں خطابت سے مسلمانوں کے دلوں میں آگ لگادی۔وہ انگریزی دور میں قادیان جا پہنچا اور قادیان میں ایسی زناٹے دار تقریر کی کہ قادیانی چوہے بلوں میں گھس گئے اور اپنے انگریز آقا کو مدد کی دہائی دینے لگے۔اسکا ہفت روزہ "چٹان" ختم نبوت کا جنگجو سالار تھا۔چٹان ہر ہفتہ کان پکڑوا کر قادیانیوں کا ریمانڈ لیتا۔قادیانی سازشوں کو طشت از بام کرتا۔چٹان کئی دفعہ حق و صداقت کی راہ میں ظالم حکومتوں کے ہاتھ ضبط بھی ہوتا رہا۔پریس بھی سیل کیا جاتا رہا اور شورش کاشمیریؒ کو عقوبت خانوں میں پھینک دیا جاتا۔لیکن زوق جنوں بڑھتا ہی جاتا۔ ؎

دبا سکو تو صدا دبا دو بجھا سکو تو دیا بجھا دو
صدا دبے گی تو حشر ہوگا دیا بجھے گا تو سحر ہو گی

پانچواں بہادر سپوت ختم نبوت بھی کشمیر دھرتی کا بیٹا تھا۔"میجر محمد ایوب" روضہ رسول ﷺ پر پہنچا آنکھوں سے آنسوؤں کی برسات لگ گئی۔روتے ہوئے دربار رسالت میں عرض کیا پیارے آقا ﷺ آج آپ کے روضہ رسول ﷺ کی جالیوں کے سامنے آکر کھڑا ہوا تو خیال آیا میں اس بدنصیب

ملک سے آیا ہوں جہاں مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت پوری طاقت سے چل رہی ہے۔آ قاﷺ میں مجرم ضرور ہوں لیکن کشمیر پہنچتے ہی اسمبلی کے پہلے اجلاس میں قادیانیوں کو کافر قرار دینے کی قرارداد پیش کردوں گا۔نہ حالات دیکھوں گا نہ مخالفوں کی پرواہ کروں گا۔میجر ایوب نے یہ عہد باندھا،سرور کونین ﷺ کو الوداعی سلام کہا اور کشمیر پہنچ گئے۔اسمبلی کے اجلاس کا انتظار کرنے لگے۔جونہی پہلا اجلاس شروع ہوا،میجر ایوب نے اسمبلی میں قدم رنجہ فرمایا اور شیر کی للکار سے قادیانیوں کو کافر قرار دینے کی قرار داد پیش کردی۔اللہ کی رحمت جھوم کے آئی اور اسمبلی نے اس قرارداد کو منظور کرلیا۔ایوان تاجدار ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا اور میجر ایوب جناب خاتم النبیین ﷺ سے اپنا کیا ہوا عہد پورا کر کے جرنیل تحفظ ختم نبوت جناب سیدنا صدیق اکبرؓ کی فوج میں شامل ہو گیا اور کشمیری مسلمانوں پر احسان عظیم کر گیا۔

چھٹا شیر دل مجاہد ختم نبوت مولانا عبدالوحید قاسمی بھی کشمیری ہیں۔انتہائی غیرت منداور حریت پسند شخصیت ہیں۔ان کا دل تحفظ ختم نبوت کیلئے دھڑکتا ہے۔ان کی نبضیں تحفظ ناموس رسالت کیلئے پھڑکتی ہیں۔ان کی رگوں میں خون جہاد جہادِ ختم نبوت کیلئے دوڑتا ہے۔انہوں نے ساری زندگی ختم نبوت کی پہرے داری کی ہے۔پچھلے تیس بتیس سالوں کی کارکردگی کا میں خود شاہد ہوں۔جھوٹے مدعی نبوت یوسف کذاب کا انہوں نے جو انجام کیا وہ ان کی نجات کیلئے انشاء اللہ کافی ہے۔مولانا نے قادیانیوں کو کافر قرار دلانے کے لیے قانونی راستہ استعمال کیا کیونکہ قادیانیوں کو کافر قرار دینے کی قرار داد تو منظور ہو چکی تھی۔لیکن ابھی تک اسے قانونی حیثیت نہ مل سکی تھی۔مولانا نے اپنا شیر دل ایکشن لیا اور کشمیر ہائی کورٹ میں انصاف کی دہائی دی جس کے نتیجے میں کشمیر اسمبلی نے بھی ایمانی ایکشن لیا اور قادیانی کشمیر میں بھی کافر قرار دیے گئے۔اقبال نے شاید مولانا ہی کیلئے کہا تھا۔؎

نگاہ بلند سخن دلنواز جاں پرسوز
یہی ہے رخت سفر میرِ کارواں کیلئے

ساتواں تجربہ کار اور قادیانی داؤ پیچ سے آشنا عظیم مجاہد ختم نبوت راجہ فاروق حیدر کا تعلق بھی وادی کشمیر سے ہے۔راجہ صاحب کا خاندان تحریک ختم نبوت سے گہرا وابستہ ہے۔انہیں اپنی والدہ ماجدہ

کی طرف سے تحریک ختم نبوت کا جنون ملا ہے۔ان کی والدہ اوران کے چچا اس اسمبلی کے ممبر تھے جس میں میجر ایوب صاحب نے قرارداد منظور کرائی تھی۔راجہ فاروق حیدر میرے محترم دوست جناب کیپٹن صفدر صاحب کی طرح صرف ختم نبوت کے عاشق ہی نہیں،صاحب جنوں بھی ہیں۔

خرد کی گتھیاں سلجھا چکا میں
میرے مولا مجھے صاحب جنوں کر

راجہ صاحب جو راجہ بھی ہیں کیونکہ ان کی راجدھانی (وزارت عظمیٰ) میں قادیانی کافر قرار پائے۔فاروق بھی ہیں کیونکہ ان کی اسمبلی نے اسلام اور قادیانیت کے فرق کو واضح کر دیا۔وہ حیدر بھی ہیں کہ وہ حیدر کی طرح قادیانیت کو جھپٹے اوراس کے غلیظ وجود کو چیر پھاڑ کے رکھ دیا۔آزاد کشمیر میں کتنے وزیر اعظم آئے اور چلے گئے،اور بھی آئیں اور چلے جائیں گے۔لیکن تحفظ ختم نبوت کا گولڈ میڈل صرف راجہ صاحب کا مقدر ٹھہرا۔آنے والی نسلوں کی مائیں اپنے بچوں کو بتایا کریں گی کہ دنیا کے سب سے نجس اور پلید کافروں اور مرتدوں زندیقوں کو اسمبلی میں کافر قرار دلوانے والا ''مجاہد اعظم'' راجہ فاروق حیدر تھا۔

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

میں راجہ صاحب کی ساری ٹیم کو سلیوٹ کرتا ہوں،خراج تحسین پیش کرتا ہوں اوران پر تحسین وآفرین کے سنہری پھول نچھاور کرتا ہوں۔ہر وہ مسلمان جس کا اس تحریک میں ایک دفعہ دل دھڑکا،جس کی ایک دفعہ نبض پھڑکی جس نے ایک دفعہ سانس لیا،جس کا ایک قدم اٹھا جس کا ایک دفعہ بازو اٹھا جس نے ایک دفعہ تاجدار ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ لگایا،جس نے اسمبلی اور باہر ایک منٹ کی بھی تقریر کی،جس کا ایک روپیہ خرچ ہوا،جس کی گاڑی اس کام کے استعمال میں آئی۔میرے اللہ ان سب پر اپنی رحمت کی بارش برسا دے۔ان کے گھروں میں برکت عطا فرما اور انہیں ہمیشہ حفظ وامان میں رکھنا۔کیونکہ یہ لوگ تیرے محبوب ﷺ کی ختم نبوت کے پاسبان ہیں انہوں نے اپنے خون کے جوش سے یہ رقم کر دیا۔

لکھتا ہوں خونِ دل سے یہ الفاظ احمریں

بعد از رسولِ ﷺ ہاشمی کوئی نبی نہیں

اور ہاں ہاں، قادیانی، جو ایک صدی اور بیس سال پہلے کشمیر پر قبضہ کرنے آئے تھے جب انہوں نے اپنے مرتد مربیوں کی ڈاریں کشمیر میں پھیلا دی تھی۔ جب انہیں کشمیر میں محلّہ خانیار میں عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ملی تھی۔ جب انہوں نے ایوب خاں کو ایک سازش میں گھیر کر کشمیر پر بھارت کا قبضہ کروانے کیلئے جنرل اختر ملک کی قیادت میں ہولناک جنگ شروع کرائی تھی جن کی سازشوں سے آج بھی ہزاروں مسلمان نوجوان شہید ہو چکے ہیں۔ کشمیر میں خون ہی خون ہے۔ عورتوں کی آہیں اور چیخیں ہیں ہر طرف گولیوں کی تڑتڑ ہے ہوائیں بارود سے بھری ہوئی ہیں ان حالات میں مقبوضہ کشمیر کا بدلہ لینے کیلئے آزاد کشمیر کی آزاد اسمبلی نے انہیں سرکاری اعزاز کے ساتھ سرکاری کافر بنا دیا جو کشمیر پر قبضہ کرنے آئے تھے وہ کشمیر میں ہی خائب و خاسر ہو گئے۔ غیرت مند کشمیریوں نے ان کی تھوتھنیاں پتھر پر رگڑ دیں اور ان کا منہ کالا کر کے ان کے بدبودار لاشے کو اسمبلی کے سامنے والے چوک میں لٹکا دیا۔

آٹھواں گرم دل گرم دم مجاہد ختم نبوت بھی کشمیری ہے "جناب محمد مقصود کشمیری" پارے کی طرح مضطرب طبیعت رکھتے ہیں۔ ہر وقت کچھ کرنے کا عزم ان کے دل میں موجود رہتا ہے۔ قادیانیوں کا تعاقب کرنے اور ان کی اندر کی خبریں باہر لانے میں ان کا کوئی ثانی نہیں۔ آزاد کشمیر کی جماعت میں ختم نبوت کے مسئلہ کو اجاگر کرنا ان کا خطہ کشمیر پر احسان ہے۔ آج سے تقریباً اٹھارہ برس قبل مقصود کشمیری میرے پاس گلدشت ٹاؤن لاہور تشریف لائے۔ انہوں نے کشمیر کی ہولناک اور غم ناک صورت حال کچھ اس انداز میں بیان کی کہ میں حیران و پریشان رہ گیا۔ قادیانیوں کے تبلیغی ہتھکنڈے سرکاری و غیر سرکاری محکموں میں ان کا اثر و رسوخ اور ان کا تبلیغی نظام ایسے موضوعات انہوں نے میرے سامنے رکھے میں نے انہیں حوصلہ دیا۔ کام کرنے اور تنظیم سازی کا طریقہ بتایا ختم نبوت کے موضوعات پر اس وقت تک آنے والی اپنی بائیس کتابیں اور درجنوں قسم کا لٹریچر کا بنڈل انہیں دیا۔ مجاہد کے پاس عزم تو تھا ہی اب علمی اسلحہ بھی مل گیا۔ اب نتیجہ بھی سامنے تھا۔ مقصود کشمیری صاحب اپنے وطن پہنچے، ٹیم بنائی اور کام میں جت گئے۔ اخبارات کے دفاتر ان کی رزم گاہیں بن گئیں۔ اخبارات میں

خبریں آنے لگیں۔انہوں نے اپنا میگزین بھی نکال لیا۔کشمیر کے نشیب وفراز میں اترے اور ختم نبوت کی اذانیں دیں۔باقی عاشقانِ رسول ﷺ نے بھی سردھڑ کی بازی لگادی اور عشق ختم نبوت کی عظیم تاریخ رقم کی اور آزاد کشمیر اسمبلی نے قادیانیوں کو کافر قرار دے کر قیامت تک اپنا نام روشن کر دیا۔

پچھلی تحریک ختم نبوت بھی موجود تھی،معلومات حاضر تھیں،شواہد سامنے پڑے تھے۔اخباریں خبریں،رسائل،انٹرویو سب کچھ موجود تھا۔گویا تاریخ حاضر تھی مورخ نہیں تھا۔اللہ تعالیٰ نے جناب مقصود کشمیری صاحب کو بطور مورخ تحریک ختم نبوت منتخب کر لیا۔انہوں نے اس میٹریل کو خوب پڑھا،پرکھا،مختلف گوشے قائم کیئے۔باب بنائے اور پھر قلم وقرطاس کی جولان گاہ میں آگئے،الفاظ اجالے جملوں کو طاقت اور ایمانیت دی،صفحہ قرطاس پر عشق کے رنگ بکھیرے اور ایک دیدہ زیب دیدہ وراور دل میں اتر جانے والی کتاب کو نقطہ کمال پر پہنچا دیا اور اس کے ساتھ ہی مصنف خود بھی اپنے ایمان کے نقطہ کمال پر پہنچ گیا۔

عروج ہو تم کو دنیا میں ایسا نصیب
خود آسمان تمہاری رفعتوں پر ناز کرے

طالب شفاعت محمدی ﷺ بروز محشر......
محمد طاہر عبدالرزاق
بی ایس سی۔ایم اے (تاریخ)
hamza_871@hotmail.com

20/مارچ 2021ء

ایک لازوال تاریخ

مولانا قاری عبدالوحید قاسمی

صدر تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر

محرک قرارداد ختم نبوت میجر محمد ایوب شہیدؒ نے فرمایا تھا کہ قادیانی تحریک آزادی کشمیر کے لئے زہر قاتل ہیں۔اس لئے انہوں نے آزاد کشمیر کی اسمبلی میں 29 اپریل 1973 کو قرارداد ختم نبوت پیش اور منظور کروا کر خطہ کشمیر کے لئے خصوصاً اور پوری ملت اسلامیہ پر احسان عظیم کیا تھا۔یہ کتاب آزاد کشمیر اسمبلی اور ہائی کورٹ میں تحفظ ختم نبوت کے لئے آئینی وقانونی جدوجہد 1973 سے 2020 بھی اسی کا ایک تسلسل ہے:

جس میں اسلاف کی خدمات اور قادیانیوں کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کیلئے تحریری طور پر میر کارواں تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کے روح رواں جناب حافظ محمد مقصود کشمیری مدظلہ نے تصنیف کر کے آنے والی کشمیری نسل کو اپنی ذمہ داری کی یاد دہانی کرائی ہے۔

یہ بات بالکل واضح ہے اور دوٹوک ہے کہ

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی اور رسول ﷺ ہیں۔آپ ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی تشریعی،غیر تشریعی،ظلی،بروزی اور کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوگا۔اب جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ کافر،مرتد،زندیق اور واجب القتل ہے۔

پوری امت کا اس پر اجماع ہے کہ سب پہلے نبی حضرت آدمؑ اور سب سے آخری نبی حضرت محمد ﷺ ہیں۔جیسا کہ حضرت ملاّ علی قاریؒ نے لکھا ہے۔

دعویٰ النبوت بعد نبینا ﷺ کفر بالاجماع:۔

ہمارے نبی ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ باجماع امت کو ہے۔"شرح فقہ اکبر صفحہ 202"

سچے نبیوں کا اقرار ضروری ہے۔جھوٹے نبیوں کا انکار ضروری ہے۔

ختم نبوت کی نگری میں چور گھسے۔نگری والے ہوں بیدار ضروری ہے۔(خطہ کشمیر)

عظیم شیخ الحدیث خطہ کشمیر کے بطل جلیل تحریک تحفظ ختم نبوت کے بانی علاّ مہ محمد انور شاہ کشمیریؒ کا فرمان ہے کہ قادیانیت تمام فتنوں سے زیادہ خطرناک ہیں۔

مصور پاکستان شاعر مشرق خطہ کشمیر کے عظیم سپوت علاّ مہ محمد اقبالؒ کا فرمان ہے کہ قادیانیت یہودی چربہ ہے اور ایک خط میں لکھا۔

"I have no doubt in my mind that the Ahmadis are traitors both to Islam and to India" ''میں اپنے ذہن میں اس امر کے متعلق کوئی شبہ نہیں پاتا کہ احمدی اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں'' 21 جون 1936

آزاد کشمیر کی مقامی جماعت تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر 2003 سے ریاست بھر میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے خلاف ایک جہد مسلسل کے ساتھ مصروف عمل ہے اس دوران کن حالات سے گزرنا پڑا؟ فتنہ قادیانیت کا عروج وزوال ایک تاریخ ہے جو مصنف نے اس کتاب میں گلدستے کی صورت میں جمع کر دی ہے جو ایک خوبصورت کاوش ہے

یہ کتاب اس قابل ہے کہ ہر حکومتی اور غیر حکومتی اداروں کے دفاتر میں موجود ہو اور ہر شخص کے گھر میں موجود ہونا اشد ضروری ہے۔ تاکہ وہ خود بھی اور اپنی نئی نسل کو عقیدہ ختم نبوت سے وابستہ اور قادیانی سازشوں سے مطلع رہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کو مزید زورِ قلم عطاء فرمائے۔ آمین!

اللہ تعالیٰ ان کی اس محنت کو قبول فرما کر حضور ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے آمین۔

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں،
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں۔

خادم ختم نبوت

قاری عبدالوحید قاسمی

صدر تحریک تحفظ ختم نبوت۔، آزاد کشمیر۔

نظریاتی سفر کی ایک جھلک

مولانا منیر احمد علوی نائب امیر شبان ختم نبوت

انبیاء گزشتہ میں سے ہر ایک ہی نے نبوت ورسالت پر ایمان لانے کی دعوت میں تین عقائد پر ایمان لانے کی دعوت دی ہے۔ پہلی دعوت اپنی نبوت پر ایمان لانے کی، دوسری دعوت اپنے سے پہلے نبیوں کی نبوت پر ایمان لانے کی اور تیسری دعوت اپنے بعد آنے والے نبیوں کی نبوت پر ایمان لانے کی ۔ جبکہ آنحضرت ﷺ نے بھی نبوت کی دعوت میں تین عقائد پر ایمان لانے کی دعوت دی ہے۔ پہلی دعوت اپنی نبوت پر ایمان لانے کی، دوسری دعوت اپنے سے ماقبل انبیا کرام علیہم السلام کی نبوت پر ایمان لانے کی، اور تیسری دعوت اپنے مابعد کسی نئی نبوت ورسالت پر ایمان نہ لانے کی۔ یعنی پہلے نبیوں پر ایمان لانا تب معتبر ہوتا تھا جب نبیوں کی آمد کے عقیدے کو تسلیم کرلیا جائے جبکہ حضور خاتم النبین ﷺ پر ایمان لانے کا اعتبار تب ہوگا جب آپ کے بعد نئی نبوت ورسالت کا انکار کردیا جائے اور عقیدہ رکھا جائے کہ آپ ﷺ پر نبوت کی تکمیل ہوگئی ہے آپ ﷺ کے بعد آئندہ کسی کو نبوت و رسالت کا منصب عطا نہیں کیا جائے گا۔ اس مبارک عقیدے کو عقیدہ ختم نبوت کہتے ہیں ۔ یہ عقیدہ جہاں دین اسلام کی بنیاد شمار ہوتا ہے وہیں یہ آنحضرت ﷺ کی وجہ امتیاز بھی ہے جو کہ انبیا گزشتہ سے زمان، مکان، مقام غرض ہر لحاظ سے آپ ﷺ کو جدا، ممتاز اور نمایاں کرتا ہے۔ شیطان اور اس کے حواری آغازِ اسلام سے آج تک اسلام کے اسی مرکز پر حملے کی ناپاک کوشش کرتے رہے ہیں۔ الحمدللہ امت مسلمہ نے کبھی ان فتنوں سے کسی طرح کا سمجھوتہ نہیں کیا اور ان فتنوں کی سرکوبی میں کسی بھی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔ ان فتنوں میں سے جن فتنوں نے اسلام کو از حد نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے ان میں فتنہ مرزائیت سب سے خطرناک اور متحرک فتنہ ہے۔ اس فتنے نے اپنے آغاز سے ہی جن خطوں کو اپنے ارتداد کا مرکز بنانے کی کوشش کی ہے ان میں سے ایک اہم خطہ " کشمیر " ہے۔ وادی کشمیر میں فتنہ مرزائیت کی سرکوبی اور اہل کشمیر کے ایمان کی حفاظت کے لیے سب سے پہلے امام العصر حضرت علامہ سید انور شاہ کشمیری صاحب رحمہ اللہ کی توجہ ہوئی اور آپ رحمہ اللہ نے اہلیان

کشمیر بالخصوص وادی کشمیر کے علماء کو اپنی صلاحیتیں اس فتنے کے تعاقب میں صرف کر دینے کی دعوت دی خود بھی اس سلسلے میں کئی اسفار کیے۔امام العصر رحمہ اللہ کے بعد امیر شریعت سید عطا اللہ شاہ بخاریؒ نے وادی کشمیر کے کئی اسفار فرمائے اور مقامی لوگوں کو فتنہ مرزائیت کی حقیقت سے آگاہ کیا اور ان میں عشق رسالت کی روح پھونکی۔قیام پاکستان کے بعد بھی قادیانی سرگرمیاں وہاں جاری رہیں اور 22 مارچ 1973 کو ضلع باغ سے تعلق رکھنے والے میجر محمد ایوبؒ جو کہ آزاد کشمیر اسمبلی کے ممبر تھے انہوں نے ایک قرارداد پیش کی جسکا مرکزی مطالبہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینا اور وادی کشمیر میں قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں پر پابندی لگانا تھا۔قرارداد پیش ہوئی ،29 اپریل 1973 کو بحث ہوئی اور متفقہ طور پر یہ قرارداد منظور ہوگئی۔لیکن قادیانیوں نے اندرونخانے سازش کی اور قادیانیت نواز طبقے نے اس سازش میں انکی مدد کی کچھ خفیہ عناصر اور قادیانیت نوازی کی وجہ سے یہ قرارداد قانون کا حصہ نہیں بن سکی۔ عام لوگ یہ سمجھے کہ قرارداد منظور ہوگئی جبکہ حقیقت میں وہ قرارداد سازشوں کا حصہ بن گئی اور کاغذوں کے نیچے دبی رہ گئی اور قادیانیوں نے اسی سُقم کا فائدہ اٹھاتے ہوئے پورے کشمیر میں اپنی ارتدادی سرگرمیاں جاری رکھیں۔ میرپور ڈویژن بالخصوص کوٹلی ،گوئی اور ان سے ملحقہ علاقوں میں قادیانی سازشیں اور سرگرمیاں اپنے عروج پر رہیں۔کوٹلی میں 18 قادیانی مراکز قائم ہوگئے۔مدمقابل انہیں کوئی رکاوٹ نہیں تھی نہ قانونی رکاوٹ نہ کوئی تنظیم جماعت۔چنانچہ قادیانیوں نے اپنے شر کو خوب پھیلایا۔2001 میں نوجوان مبلغ حضرت مولانا مقصود کاشمیری صاحب ایک جماعت کی طرف سے دعوتی مہم اور تشکیل پر کوٹلی آئے تو وہاں کے حالات اور قادیانی سازشیں دیکھ کر بہت پریشان ہوئے اور انہوں نے مختلف علما اور ختم نبوت پر کام کرنے والی مختلف جماعتوں سے رابطہ کیا اور پھر اکیلے ہی اس ذمہ داری کو اٹھالیا اور کوٹلی میں کام کی بنیاد رکھ دی۔2009 میں بندہ منیر احمد کی مولانا رضوان حیدر صاحب کے توسط سے لاہور میں ان سے پہلی ملاقات ہوئی بندہ مولانا کے جذبے اور جنون سے از حد متاثر ہوا۔مولانا کاشمیری صاحب نے تعاون کے حوالہ سے دریافت کیا تو میں نے عرض کر دیا کہ ان شا اللہ شبان ختم نبوت جی جان کے ساتھ تعاون کرے گی آپ جب ، جہاں اور جس کام کے لیے بلائیں

گے ہم کارکن اور رضا کار بن کر آپکا ساتھ دیں گے۔ چنانچہ شبان ختم نبوت کے بہت سے مبلغین نے کشمیر میں سینکڑوں کورس کروائے۔شعور بیداری کی یہ تحریک جاری تھی کہ یہ منکشف ہوا کہ وہ قرارداد آئین کا حصہ نہیں بن سکی۔ چنانچہ وہاں کی مقامی جماعت تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کے ساتھیوں کی کاوشوں سے 2007 میں ایک تحریک چلائی گئی اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ جو قرارداد منظور ہوئی تھی اب اسے آئین کا حصہ بنایا جائے اور ختم نبوت کا قانون بنایا جائے اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔الحمد للہ تحریک چلی اس سلسلہ میں وزیر اعظم آزاد کشمیر سے، ممبران اسمبلی سے، قانون دان حضرات سے ملاقاتیں ہوئیں اور بالآخر 6 فروری 2018 کو آزاد کشمیر اسمبلی نے اس قرارداد کو آئین کا حصہ بنا دیا اور یوں خطہ کشمیر میں بھی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔ چند افراد کے ذریعے سے اتنے بڑے کام کا ہو جانا نصرت خداوندی کے بغیر قطعاً ناممکن ہے اس عظیم الشان کامیابی کے لیے کن کن کٹھن مراحل سے گزرنا پڑا، کیسی قربانیاں دینی پڑیں، کن خوش نصیبوں کو معاونت کی سعادت حاصل ہوئی یہ سب مختصراً آپ اس کتاب میں پڑھیں گے۔ یہ حقیقت ہے کہ بعض شخصیات کا چناؤ ہی دفاع دین کیلئے ہوتا ہے اسلئے انکو وہ حوصلہ استقامت جرات حکمت عطا کر دی جاتی ہے جو ایک مجاہد کو درکار ہوتی ہے اگرچہ مولانا مقصود کاشمیری صاحب کوئی خطیب نہیں ہیں لیکن انکی فکر و کڑھن نے پورے خطہ کشمیر میں ختم نبوت کے حوالہ سے شعور کی بیداری میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ مجھے اس اظہار اور اقرار میں کوئی خوف یا شرم نہیں کہ جہاں جماعتیں اپنا پورا کردار ادا نہیں کر سکیں وہاں مولانا نے تن تنہا جماعت بلکہ فعال جماعت کا کردار ادا کیا ہے۔ مولانا مقصود کاشمیری صاحب یقیناً وہ مرد قلندر ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اس عظیم الشان کام کے لیے بنیاد بنا کر کام لے لیا۔ قانونی سقم کو دور کرنے کے لیے اور قادیانیوں کے خلاف قانونی کاروائیوں کے لیے کوششیں کرنا اور لوگوں میں شعور کی بیداری کے لیے پروگرام کروانا، لٹریچر سٹیکرز کے حصول اور تقسیم کے مراحل سے گزرنا، کانفرنسوں کا انعقاد کرنا، مہمانوں کو دعوت دینا ان کے ساتھ اسفار کرنا، اکابرین سے رابطہ کرنا، اسباب و وسائل کا انتظام کرنا اور سہ ماہی رسالہ ندائے ختم نبوت کے مضامین اکھٹے کرنا، رسالہ چھپوانا اسکی ترسیل ان تمام تر کاموں کو مولانا مقصود

کاشمیری ایک عرصے تک اکیلے ہی سرانجام دیتے رہے ہیں۔ اللہ رب العزت نے انکی ان کاوشوں کی بدولت خطہ کشمیر کو یہ سعادت عطا کی کہ آج خطہ کشمیر میں بھی قادیانی غیر مسلم ہیں۔ اللہ تعالی مصنف کو جزائے خیر عطا فرمائیں جنہوں نے خطہ کشمیر کی نصف صدی سے زائد ختم نبوت کی تحریک کو اس مختصر کتابچے کے اندر جمع کر دیا ہے۔ پڑھیے اپنے ایمان کو جلا بخشیے اور قادیانیت اور ختم نبوت کے حوالے سے شعور بیدار کیجیے اور تحفظ ختم نبوت میں معاون بنیں! اللہ رب العزت ہمیں تحریک تحفظ ختم نبوت اور خطہ کشمیر میں ختم نبوت کا کام کرنے والوں کے شانہ بشانہ چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

خاک پائے محافظین ختم نبوت

منیر احمد علوی عفی عنہ

قابل تقلید جدوجہد

صاحبزادہ مفتی محمد اویس عزیز صاحب دارلعلوم زکریا ترنول

الحمدلله والصلواة والسلام علی من لا نبی بعده اما بعد:

کائنات میں موجود ہر مسلمان کی زندگی میں اللہ کریم کے بعد سب سے بڑی محسن ذات رحمتہ دوعالم شفیع المذنبین حضور نبی اکرم ﷺ کی ہے، کہ آپ ﷺ کے وجود پاک کی برکت سے دین ودنیا اور آخرت کی تمام نعمتیں وراحتیں نصیب ہیں۔ایسی عظیم ہستی کے ہم سبھی غلاموں پر احسانات کا شمار ہماری سوچوں سے بالا ہیں، امام الانبیا خاتم النبیین ﷺ کے احسانات کا حق کبھی ادا نہیں ہوسکتا۔ایک امتی کے اندر حضور پرنور ﷺ سے محبت کی نشانی یہ ہے کہ اپنی زندگی اسوہءحسنہ کے مطابق ڈھالی جائے،اور اپنے دل میں سرکارِ دوعالم ﷺ کی کامل محبت بسائی جائے۔

حضور پرنور ﷺ کی ذاتِ پاک سے محبت وعشق ہمارے ایمان کا بنیادی اور لازمی جز ہے، اس لیے آپ ﷺ سے وابستہ ہر چیز سے محبت وعقیدت لازمی امر اور عشقِ حقیقی کا تقاضا ہے،بعینہ اسی طرح آپ کے دشمنوں سے اظہارِ نفرت وبیزاری بھی محبت کا تقاضا ہے۔موجودہ دور فتنوں کا دور ہے، کہیں شرک کا فتنہ تو کہیں شعائر اسلام کی تنقیص کا فتنہ،کہیں اصحاب رسول ﷺ کے مبارک وجودوں پر تبرابازی تو کہیں مدارس، مساجد، خانقاہوں اور مراکز تبلیغ کو بند کرنے کی ناپاک سازشیں بامِ عروج پر ہیں۔مگر ان چھوٹے بڑے فتنوں میں سب سے بڑا فتنہ قادیانیت /مرزائیت کا ہے، جوامت کے اجماعی عقیدہ ختم نبوت کا منکر فتنہ ہے۔

حقیقتا یہ فتنہ دجال سے بھی بڑا فتنہ اور تمام فتنوں کا سرغنہ ہے۔ والد ماجد حضرت اقدس مولانا محمد عزیز الرحمٰن ہزارویؒ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص اپنے غمخوار اور محبوب ﷺ کا نہیں وہ ہمارا کیسے ہوسکتا ہے۔وہ فرماتے تھے کہ قادیانی اسلام، ملک وملت اور پاکستان کی سلامتی کا ازلی دشمن ہے۔حقیقت بھی یہی ہے کہ قادیانیت دینِ اسلام کے متوازی ایسا مصنوعی مذہب ہے کہ جس کا مقصد اسلام دشمن سامراجی طاقتوں کی سرپرستی میں اسلام کی بنیادوں کو متزلزل کرنا ہے۔ یہ غداروں، مرتدوں اور

زندیقوں کا ایک ٹولہ ہے۔

زیرِ نظر کتاب ''آزاد کشمیر میں تحفظ ختم نبوت کے لیے آئینی وقانونی جدوجہد'' ہمارے محترم بھائی مولانا حافظ مقصود احمد کشمیری حفظہ اللہ کی گرانقدر ایمانی کاوش ہے، موصوف نے تربیت حضرت اقدسؒ کے سایہ عاطفت میں پائی، 2003 میں آزاد کشمیر میں قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کا مشاہدہ کیا تو تڑپتے ہوئے اپنے محسن ومربی، اپنے استاد وشیخ مرشدنا حضرت اقدس مولانا محمد عزیز الرحمٰن ہزاروی نور اللہ مرقدہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور صورتحال سے آگاہی دی، چنانچہ حضرت جیؒ نے سرپرستی قبول فرماتے ہوئے فرمایا کہ بیٹا! ڈٹ کر ان کا مقابلہ کرو، کسی چیز کی پروا نہیں کرنا، جہاں بھی اور جس وقت بھی مجھ بوڑھے کی ضرورت پڑے تو بتانا، میں خود حاضر ہوں گا، اور ساتھ میں حکم دیا کہ اس سلسلہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین سے رہنمائی لو۔ ابتدا میں بہت مشکلات پیش آئیں، مگر اللہ تعالیٰ نے وہ کامیابیاں عطا فرمائیں کہ انسان تصور نہیں کرسکتا۔

اللہ تعالیٰ کا کروڑہا شکر ہے کہ آزاد کشمیر کی موجودہ حکومت جس کی قیادت راجہ فاروق حیدر صاحب کررہے ہیں نے اس نازک معاملہ میں جرت وبہادری کا مظاہرہ کیا اور رب ذوالجلال کے فضل وکرم سے طویل جدوجہد کے نتیجے میں آئینی میدان میں قادیانیوں اور مرزائیوں کو ذلت وخواری کا سامنا کرنا پڑا۔

فقیر نے اپنے عزیز بھائی محترم مولانا مقصود احمد کشمیری سلمہ العزیز کے پرزور اصرار پر اپنے والد ماجد، محسن ومربی شیخ حضرت جی ہزارویؒ کی طرف سے ہی چند کلمات لکھ دیئے ہیں کہ کل روزِ محشر خادمانِ ختم نبوت کے جوتوں میں ان شاء اللہ جگہ مل جائے گی۔

اس کتاب کا مقصد ان مرتد کافروں کی اسلام کے خلاف سازشوں کو بے نقاب کرنا ہے، کیونکہ اس فتنہ کی سرکوبی کے لیے پوری محنت کے ساتھ ہر ممکن حد تک کوشش کرنا ہر مسلمان کا اولین ایمانی فریضہ ہے۔

اللہ کریم اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ہمارے اکابر واسلاف کی قبور پر بے انتہا رحمتیں

نازل فرمائیں،اور جوابھی حیات ہیں ان کی زندگیوں میں برکتیں نازل فرمائیں۔

ایک گزارش ! ہمارے مرشدِ پاک ہمیشہ اپنے مرشد پاک حضرت شیخ الحدیث برکۃ العصر مولانا محمد زکریا مہاجر مدنیؒ کی ایک اہم نصیحت دہراتے تھے کہ: درود شریف کی خوب کثرت کریں اور اشاعت کا ذریعہ بنیں۔

اللہ تعالی اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقہ قبولیت تامہ نصیب فرمائیں۔

آمِین بِجاہِ النبیِ الکرِیمِ صلی اللہ علیہِ وعلی آلِہ واصحابِہ اجمعِین۔

والسلام

محمد اویس عزیز

خانقاہ جامعہ دارالعلوم زکریا ترنول، اسلام آباد

مثالی کردار — مولانا جمیل احمد جامی صاحب

ناظم تبلیغ تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر

الحمد للہ رب العالمین والصلو والسلام علی خاتم الانبیا وسید المرسلین وعلی آلہ وصحابہ الساد القاد الغر المحجلین وعلی من تبعھم باحسان وایقان الی یوم الدین اما بعد

اللہ تعالی نے دین اسلام کو کامل و مکمل دین بنایا جس میں کسی قسم کا کوئی نقص نہیں چھوڑا دین اسلام کی اس کامل عمارت پر اکملت لکم دینکم کی جامع عبارت سے منقش جھنڈا لہرایا جس کی لہلہاہٹ دنیا کے شرق وغرب شمال وجنوب تک جہاں اسلام کی عالمگیریت کا پتہ دے رہی ہے وہاں حضور خاتم النبیین ﷺ کی ختم نبوت کو آشکار کر رہی ہے حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالی نے اپنا آخری نبی بنا کر دنیا میں مبعوث فرمایا آپ ﷺ کو حق تعالی شانہ نے آسمان نبوت پر آفتاب مبین اور سراج منیر بنا کر طلوع فرمایا ہے دنیا جانتی ہے کہ طلوع آفتاب کے بعد مزید کسی چیز یہاں تک کہ چاند ستاروں کی بھی ضرورت نہیں رہتی چنانچہ نہ صرف کہ آفتاب طلوع ہوا بلکہ پوری آب وتاب کے ساتھ اپنی شمعیں بکھیر کر جہاں بھر کو روشن کر رہا ہے لیکن صد افسوس کہ آفتاب کامل کے دنیا بھر کو روشن کرنے کے باوجود بعض ایسے ازلی ابدی بد بخت ہیں جو اب بھی اس آفتاب نبوت سے رخ پھیر کر اپنے سینے کو نور ایمانی سے محروم کر رہے ہیں جن کی پیشن گوئی خود رسالت مآب ﷺ نے دی تھی کہ میرے بعد تیس ایسے دجال کذاب ظاہر ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہ دعوی کرے گا کہ میں نبی ہوں لیکن یاد رکھنا کہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا چنانچہ دور رسالت سے لیکر آج تک کئی جھوٹے آئے ان جھوٹوں میں ایک جھوٹا کذاب اعظم ودجال اکبر بن کر انگریز کی ایما پر برصغیر میں نمودار ہوا یوں اس فتنے نے کئی مسلمانوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا جہاں اسود عنسی کے فرزند نے یہ خباثت کی وہاں وہاں محافظ ختم نبوت سیدنا صدیق اکبرؓ کے حقیقی وروحانی فرزند بھی دنیا میں موجود تھے انھوں نے اسوہ صدیقی دہرانے میں صدیقی کردار ہر

دور میں دہرایا ہے پسند اپنی اپنی نصیب اپنا اپنا جہاں امت مسلمہ کے ہر طبقہ سے وابستہ افراد نے اپنا کردار ادا کیا وہاں امت مسلمہ کے مقتدر طبقہ نے بھی اپنے ایمانی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے اس فتنہ کی سرکوبی کے لیے آئینی جدوجہد کا راستہ اپنایا اور اس راستہ کے سب سے پہلے راہی میجر ایوب شہید بنے قبل ازیں برصغیر پاک وہند میں بے شمار تحریکیں اپنا کردار ادا کرتی رہی ہیں یہ آئینی سفر جو آزاد کشمیر اسمبلی سے 1973 میں شروع ہو کر 7 ستمبر 1974 کو اپنے حقیقی شجر تک پہنچا اور امت مسلمہ کے ایمانی جذبات کی تسکین کا ذریعہ ٹھہرا پھر آئینی جدوجہد مسلسل چلتی رہی یہاں تک کہ 6 فروری 2018 تک کا تدریجی سفر طے کیا اور جو سقم باقی تھا اس پر خطہ کشمیر کے عظیم سپوت راجہ محمد فاروق حیدر خان اور ان کی اسمبلی میجر محمد ایوبؒ کے نقش قدم پر چلی اور آخری کیل ثابت ہوئی اس پوری روئیداد کو تحریک تحفظ ختم نبوت کے روح رواں عشقِ رسالت کے جذبہ سے لبریز تحفظ ختم نبوت کے گمنام سپاہی محترم جناب مولانا مقصود کشمیری صاحب نے ایک جامع انداز سے مرتب کر کے جہاں اپنے قلم کو عشق رسالت کے گرم پانی میں ڈبونے کی کوشش کی وہاں آغا شورش کاشمیری رحمہ اللہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے صحافت کا حق ادا کیا ہے اللہ تعالی ان کی اس ساعی جمیلہ کو اپنے دربار میں قبول فرمائے اور تحریک تحفظ ختم نبوت کے جملہ ذمہ داران اور کارکنان کے لیے ذخیرہ آخرت بنائے ۔ آمین بحرمة النبی الکریم وعلی آله واصحابه اجمعین

جمیل احمد جامی

خادم تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر

قادیانی ذلت کی ایک تاریخ

محمد طیب کشمیری

عقیدہ ختم نبوت ایمان کی بنیاد ہے جس کے بغیر کسی بھی شخص کا ایمان کامل نہیں ہوسکتا، اس عقیدہ کے تحفظ کے لیے سیدنا صدیق اکبرؓ سے لیکر آج تک فدائیان ختم نبوت قربانی دیتے چلے آئے ہیں اور یہ سلسلہ تا قیامت جاری وساری رہے گا۔ خوش قسمت ہیں وہ احباب جن کی جان، مال، آل واولاد اور وقت واسباب حرمت رسول ﷺ کے تحفظ کی خاطر کام آتے ہوں، عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں احباب ذی رائے نے اپنے اپنے حصے کا چراغ جلا کر اپنے آقا دو جہاں فداہ ابی وامی ﷺ کے ساتھ محبت کا اظہار کیا۔ ہر دور کے باطل فرقوں بالخصوص مرزائیت اور قادیانیت کے تقاضوں کے مطابق جانثاران ختم نبوت کی تحریک بھی جان فزا رہی بلکہ ہر دور میں باطل کے مدمقابل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے لے کر آج تک کے علمائے حق کی جو جدوجہد رہی اسے صاحب ذی استعداد افراد نے پوری امت کی طرف سے فرض کفایہ ادا کرتے ہوئے انتہائی محنت اور امانت داری سے اپنی آنے والی نسلوں تک منتقل کیا تاکہ وہ عقیدہ ختم نبوت اور قادیانیت کے دجل وفریب سے آگاہ رہیں۔ اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ریاست کشمیر کی مقامی جماعت تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کے ترجمان میرے بڑے بھائی جان محترم محمد مقصود کشمیری صاحب نے آزاد کشمیر میں اس اہم موضوع پر قلم اٹھاتے ہوئے فتنہ قادیانیت کے متعلق ہونے والی آئینی وقانونی جدوجہد کو یکجا کر کے کتابی صورت میں قارئین کے سامنے پیش کر دیا۔

اس کتاب کا جتنا خوبصورت انتساب وپیش لفظ ہے۔ اس سے کئی گنا زیادہ خوبصورت ترتیب حالات و واقعات کی تدوین ہے۔ جسے پڑھنے میں قاری ذرا بھی سستی یا اکتاہٹ محسوس نہیں کرے گا، بظاہر نظر آنے میں یہ ایک کتاب ہے لیکن حقیقت میں تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے کارکنان کے لیے جہاں یہ ایک خوبصورت تحفہ اور باعث حوصلہ ہے، وہاں یہ کتاب آزاد کشمیر میں تحریک ختم نبوت کے سلسلے میں ہونے والی کارکنان ختم نبوت کی بیس سالہ جدوجہد کی بھی تاریخ ہے، کتاب کی تیاری اور کمپوزنگ کے

دوران ایک ایک صفحہ راقم کی نظر سے گزرا ہے،اور مجھے کتاب کے اوراق پڑھتے ہوئے دلی طور پر خوشی ہوئی کہ ہمارے خاندان پر رب کا خصوصی کرم وانعام ہوا ہے کہ آزاد کشمیر میں نسل نو کے دل ودماغ میں تحفظ ختم نبوت کی ایک نئی چنگاری پیدا کرنے کی سعادت میرے بڑے بھائی جان مولانا مقصود کشمیری صاحب کے حصے میں آئی اورانہوں نے اپنی علمی افکاراوردل سے پھوٹنے والی صدق ومحبت کی چنگاری کوضائع ہونے سے بچالیا اپنے قلم اوردل ودماغ سے آئینی وقانونی جدوجہد کواس کتاب کی صورت میں قادیانیوں کی ذلت کی ایک تاریخ مرتب کرکے ایک تحفہ کی صورت میں پیش کیا۔یہ کتاب آنے والی نسلوں کے لیےایک بادصبا بن کرتحفظ ختم نبوت کی چوکیداری کے مزید باب روشن کرنے کا زریعہ بنے گی ۔(ان شاءاللہ)

اس موقع پر اپنے رب کے حضور التجاء ہے کہ اللہ پاک اس کتاب کو امت کے لیے نافع بنائیں اور ہمارے والدین سمیت پورے خاندان اورتحریک ختم نبوت کے کارکنان کے لئے صدقہ جاریہ بنائے اور بھائی جان کی کاوش ومحنت کوبھی اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سےنوازیں۔

والسلام:

محمد طیب کشمیری برادرصغیر

نمائندہ ڈیلی خبرنامہ ڈڈیال

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالی کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی تشریعی ' غیر تشریعی ،ظلی ، بروزی یا نیا نبی نہیں آئے گا۔ آپ ﷺ کے بعد جو شخص بھی نبوت کا دعوی کرے، وہ کافر، مرتد، زندیق ہے۔ قرآن مجید کی ایک سو سے زائد آیات مبارکہ اور حضور نبی کریم ﷺ کی تقریبا دو سو دس احادیث مبارکہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ رحمت عالم ﷺ اللہ تعالی کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ اس بات پر پختہ ایمان ''عقیدۂ ختم نبوت'' کہلاتا ہے۔

قرآن مجید کی ایک سو سے زائد آیات مبارکہ ختم نبوت کے ہر پہلو کو کھول کھول کر بیان کرتی اور واشگاف الفاظ میں اعلان کر رہی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ قیامت تک اللہ تعالی کے آخری نبی اور رسول ہیں۔

آپ ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوگا۔

حق تعالی شانہ کا ارشاد ہے: "

ما کان محمد ابا احدمن رجالکم ولکن رسول الله و خاتم النبیین

(الاحزاب40)

ترجمہ: محمد ﷺ تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں میں سب سے آخری ہیں۔"

اس آیت میں رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین فرمایا ہے اور خاتم النبیین کی تفسیر خود آنحضرت ﷺ نے ''لا نبی بعدی '' کے ساتھ فرما دی 'یعنی خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور تفسیر نبوی کی روشنی میں تمام مفسرین اس پر متفق ہیں کہ خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی شخص کو نبوت عطا نہیں کی جائے گی۔ جن حضرات کو نبوت ورسالت کی دولت سے نوازا گیا اور رسول و نبی کے منصب پر ان کو فائز کیا گیا ان میں سب سے آخری حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔

علامہ زرقانی شرح مواہب لدنیہ میں آیت مذکورہ کی توضیح کرتے ہوئے فرماتے ہیں "اور

آنحضرت ﷺ کی خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ آپ سب انبیا اور رسل کے ختم کرنے والے ہیں جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے "ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین "یعنی آخرالنبیین جس نے انبیا کو ختم کیا یا وہ جس پر انبیا ختم کیے گئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ رسالت و نبوت منقطع ہو چکی 'نہ میرے بعد کوئی رسول ہے اور نہ نبی۔

خلاصہ یہ کہ آنحضرت ﷺ قیامت تک کے لئے پوری نوع انسانی کے لئے مبعوث فرما گئے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کی نبوت کا آفتاب عالم تاب قیامت تک روشن رہے گا۔ آپ ﷺ کے بعد نہ کسی نبی کی ضرورت ہے اور نہ گنجائش۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا (سورہ مائدہ)

ترجمہ: آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین کے طور پر (ہمیشہ کے لئے پسند کر لیا۔

یہ آیت نبی کریم ﷺ کے حج الوداع میں جمعہ کے دن 9 ذی الحج کو نازل ہوئی اور اس کے بعد آنحضرت ﷺ 81-80 دن دنیا میں رونق افروز رہے اور اس آیت شریفہ کے بعد حلت یا حرمت کا کوئی حکم نازل نہیں ہوا۔

اس آیت شریفہ میں دین کے وجوہ کامل ہونے اور نعمت خداوندی کے پورا ہونے کا اعلان فرمایا گیا ہے اور چونکہ قیامت تک کے لئے دین کی تکمیل کا اعلان کر دیا گیا اس لئے یہ اعلان آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کو بھی شامل ہے۔ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں: "یہ اس امت پر اللہ تعالی کی سب سے بڑی نعمت ہے کہ اس نے ان کے لئے دین کو کامل فرمایا۔ لہذا امت محمدیہ نہ اور کسی دین کی محتاج ہے نہ اور کسی نبی کی اور اس کیلئے اللہ تعالی نے آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیا بنایا اور تمام جن وبشر کی طرف مبعوث فرمایا۔"

اس آیت شریفہ سے معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ قیامت تک کے لئے تمام انسانوں اور جنوں کے

لئے رسول ہیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تشریف آوری کے بعد قیامت تک کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا۔

قرآن کریم میں بار بار آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے پہلے کے انبیا کرام علہیم السلام کا تذکرہ کیا گیا ہے لیکن آپ کے بعد کسی رسول کے آنے کی طرف کوئی ہلکا سا اشارہ بھی نہیں کیا گیا۔ مثلا:"وما ارسلنا من قبلک من رسول "(الانبیا52) ترجمہ:"اور ہم نے آپ سے پہلے کوئی ایسا پیغمبر نہیں بھیجا۔"

'وما ارسلنا قبلك من رسول ولا نبی

ترجمہ: اور (اے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) ہم نے آپ کے قبل کوئی رسول اور کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا۔ (الحج65)

وما ارسلنا قبلك من المرسلين

ترجمہ: اور ہم نے آپ سے پہلے جتنے پیغمبر بھیجے۔ (الفرقان:20)

ظاہر ہے کہ اگر آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بعد کوئی نبوت مقدر ہوتی اور ان نبیوں کے انکار سے امت کی تکفیر لازم آتی تو لامحالہ وصیت وتاکید ہوتی کہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بعد بھی نبی آئیں گے ایسا نہ ہو کہ ان میں سے کسی کا انکار کر کے ہلاک ہو جاؤ پورے قرآن میں ایک بھی آیت ایسی نہیں جس میں بعد میں آنے والے کسی نبی کا تذکرہ ہو 'معلوم ہوا کہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی آنے والا نہیں ہے۔

عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت

عقیدہ ختم نبوت اسلام کے بنیادی اور اساسی عقائد میں سے ہے جس کا تحفظ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے عشق ومحبت کا تقاضا اور کامل ایمان کی نشانی ہے کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ "تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ میں اُسے اُس کے ماں، باپ اولاد اور تمام جہان کے انسانوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس کا عملی ثبوت پیش کر کے امت کو دکھا دیا اور خیر القرون کے زمانہ میں ملت اسلامیہ کا سب سے پہلا اجماع منکرین ختم نبوت کے کفر وارتداد کے مسئلہ پر ہی ہوا خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبرؓ کے حکم پر جھوٹے مدعی

نبوت مسیلمہ کذاب اور اس کے پیروکاروں کا قلع قمع کیا گیا اور تحفظ ختم نبوت کی خاطر بارہ سو جانثاران مصطفیٰ صحابہ کرامؓ نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے عالم اسلام کو ایک بڑے فتنہ سے پاک کیا۔ انہی جھوٹے مدعیان نبوت میں ایک کذاب مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی بھی تھا جسے انگریزی سامراج نے اپنے ایجنٹ کے طور پر پیدا کیا اور اس بدبخت نے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر حضور خاتم النبیین ﷺ کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالا۔ اسی وقت سے تمام مکاتب فکر کے اکابر علمائے کرام نے قادیانی فتنہ کا تعاقب شروع کیا اور انگریز کے اس ایجنٹ اور مرتد شخص کو مسلمانوں سے علیحدہ کرنے کی تحریک شروع ہو گئی۔ اللہ رب العزت نے قربانیوں کے بعد اہل اسلام کو ایک بڑے فتنہ سے نجات دی۔ سینکڑوں علمائے کرام نے اپنی زندگیاں ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کے لیے جیل کی سلاخوں کے پیچھے گزار دیں........ ہزاروں خوش نصیبوں نے تحفظ ختم نبوت کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔ ختم نبوت کا عقیدہ ان اجماعی عقائد میں سے ہے، جسے اسلام کے اصول اور ضروریات دین میں شمار کیا گیا ہے، اور عہد نبوت سے لے کر آج تک ہر مسلمان اس پر ایمان رکھتا آیا ہے کہ آپ ﷺ بلا کسی تاویل اور تخصیص کے خاتم النبیین ہیں۔ قرآن مجید کی ایک سو آیات کریمہ، رحمت عالم ﷺ کی احادیث متواترہ (دوسو دس احادیث مبارکہ) سے یہ مسئلہ ثابت ہے۔

آنحضرت ﷺ کے زمانہ حیات میں اسلام کے تحفظ و دفاع کے لئے جتنی جنگیں لڑی گئیں، ان میں شہید ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی کل تعداد 259 ہے اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ و دفاع کے لئے اسلام کی تاریخ میں پہلی جنگ جو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں مسیلمہ کذاب کے خلاف یمامہ کے میدان میں لڑی گئی، اس ایک جنگ میں شہید ہونے والے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کی تعداد بارہ سو ہے جن میں سے سات سو قرآن مجید کے حافظ اور عالم تھے۔ رحمت عالم ﷺ کی زندگی کی کل کمائی اور گراں قدر اثاثہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، جن کی بڑی تعداد اس عقیدہ کے تحفظ کے لئے جام شہادت نوش کر گئی۔ اسلام کی باقی تمام جنگوں میں کفار کی عورتوں، بچوں، باغات اور فصلوں وغیرہ کو نقصان نہیں پہنچایا گیا لیکن حضرت ابوبکر صدیق

رضی اللہ تعالی عنہ نے اس جنگ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ کو حکم دیا کہ ان مرتدین کی عورتوں، بچوں، باغات اور فصلوں کو بھی ختم کر دیا جائے۔اس سے ختم نبوت کے عقیدہ کی عظمت کا اندازہ ہوسکتا ہے۔خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبرؓ عقیدہ ختم نبوت کے سب سے پہلے محافظ ہیں،اس عقیدہ کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کے لیے اصحاب رسول ﷺ نے اپنے خون کی قربانی دی۔اصحاب رسول ﷺ کا مقدس لہو عقیدہ ختم نبوت کے باغیچے کو سیراب کرتا ہے۔1953اور 1974 کی تحریکات میں ہزاروں علماء،صلحاء،مشائخ اور جملہ امت نے کلیدی اور مرکزی کردار ادا کیا۔جب بھی تقاضائے محبت درکار ہوتا ہے امت جان ہتھیلی پر سجا کر میدان کارزار میں عقیدہ ختم نبوت کے دفاع کے لیے موجود ہوتی ہے، کیونکہ امت محمدی ﷺ یہ اچھی طرح جانتی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی ذاتِ اقدس کا تحفظ اورختم نبوت سے محبت کا مطلب حضور اکرم ﷺ سے محبت و الفت ہے اور ختم نبوت سے دوری کا مطلب آپ ﷺ سے دوری ہے اور حضور اکرم ﷺ کی ذات مبارکہ سے دوری امت کسی طور بھی گوارا نہیں کرسکتی کیونکہ یہ امت ہمیشہ حضور اکرم ﷺ سے قربت کے بہانے ڈھونڈتی ہے۔عقیدہ ختم نبوت سے بڑھ کر کہیں قربت و محبت نہیں مل سکتی،اسی لیے امت مسلمہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے ہمیشہ متحد و متفق رہی اور اس عقیدے کا دفاع و تحفظ امت مسلمہ کے ایمان کا ہمیشہ سے لازمی جزو رہا ہے اور رہے گا۔

منصب ختم نبوت کا اعزاز

قرآن مجید میں ذات باری تعالی کے متعلق رب العالمین آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس کے لئے رحمۃ للعالمین قرآن مجید کے لئے ذکر للعالمین اور بیت اللہ شریف کے لئے ھدی للعالمین فرمایا گیا ہے،اس سے جہاں آنحضرت ﷺ کی نبوت و رسالت کی آفاقیت و عالمگیریت ثابت ہوتی ہے، وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصف ختم نبوت کا اختصاص بھی آپ ﷺ کی ذات اقدس کے لئے ثابت ہوتا ہے،اس لئے کہ پہلے تمام انبیا علیہم السلام اپنے اپنے علاقہ،مخصوص قوم اور مخصوص وقت کے لئے تشریف لائے، جب آپ ﷺ تشریف لائے تو حق تعالی نے کل کائنات کو آپ ﷺ کی نبوت و

رسالت کے لئے ایک اکائی (ون یونٹ) بنا دیا۔ جس طرح کل کائنات کے لئے اللہ تعالی رب ہیں، اسی طرح کل کائنات کے لئے آنحضرت ﷺ نبی ہیں۔ یہ صرف اور صرف آپ ﷺ کا اعزاز و اختصاص ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنے لئے جن چھ خصوصیات کا ذکر فرمایا ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ میں تمام مخلوق کے لئے نبی بنا کر بھیجا گیا اور مجھ پر نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔

(مشکوٰۃ صفحہ 512 باب فضائل سید المرسلین مسلم جلد 1 صفحہ 199)

آنحضرت ﷺ آخری نبی ہیں، آپ ﷺ کی امت آخری امت ہے، آپ ﷺ کا قبلہ آخری قبلہ بیت اللہ شریف ہے، آپ ﷺ پر نازل شدہ کتاب آخری آسمانی کتاب ہے۔ یہ سب آپ ﷺ کی ذات کے ساتھ منصب ختم نبوت کے اختصاص کے تقاضے ہیں جو اللہ تعالی نے پورے کر دیئے، چنانچہ قرآن مجید کو ذکر للعالمین اور بیت اللہ شریف کو ھدی للعالمین کا اعزاز بھی آپ ﷺ کی ختم نبوت کے صدقے میں ملا۔ آپ ﷺ کی امت آخری امت قرار پائی جیسا کہ ارشاد نبوی ہے:

انا آخر الانبیاء وانتم آخر الامم

(ابن ماجہ صفحہ 297)

آزاد کشمیر اسمبلی میں ’’ختم نبوت بل‘‘ کا پس منظر

تحریک آزادی کے بیس کیمپ کی قانون ساز اسمبلی کے مشترکہ اجلاس میں 6 فروری 2018 کو 3 بجکر 52 منٹ 57 سیکنڈ پر ایک بل متفقہ طور پر اراکین کی جانب سے منظور کیا گیا، جسے ختم نبوت بل کہا جاتا ہے، 6 فروری کا دن آزاد کشمیر کی تاریخ میں پوری امت مسلمہ کے لیے ایک اعزاز اور یادگار کے طور پر محفوظ ہو گیا کہ اس دن آزاد کشمیر کی قانون ساز اسمبلی اور کشمیر کونسل کے مشترکہ اجلاس میں منکرین ختم نبوت قادیانیوں (احمدی، لاہوری) کے تمام گروپوں کو قانونی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا، آزاد کشمیر اسمبلی میں میجر (ر) محمد ایوب مرحومؒ کی 29 اپریل 1973 کو پیش کردہ قرارداد ختم نبوت 45 سال بعد منگل کے روز بارہویں ترمیم کے ذریعے سے آزاد کشمیر قانون ساز اسمبلی کے مشترکہ اجلاس میں بل کی صورت میں قانون سازی کے لیے متفقہ طور منظور کی گئی اور آزاد کشمیر کی تاریخ میں پہلی

بار مسلم اور غیر مسلم کی تعریف کردی گئی جسے آئینی حیثیت بھی حاصل ہوگئی،، یقینی طور پر یہ ایک تاریخی جدو جہد تھی جسے اللہ پاک نے کامیابی سے ہمکنار فرمایا۔گزشتہ 45 سال سے اس اہم معاملے کی جانب کسی نے توجہ ہی نہ دی جس کی وجہ سے قادیانیوں نے آزادکشمیر کو بیس کیمپ کے طور پر استعمال کیا اور صرف ایک ضلع کوٹلی جسے قادیانی ربوہ ثانیہ کا نام دیتے تھے، وہاں ڈیڑھ درجن کے قریب کفریہ مراکز قائم کر لیے۔

وزیراعظم راجہ فاروق حیدر خان کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ ''دی آزاد جموں وکشمیر انٹر کانسٹیٹیوشن'' ایکٹ 2018 کے نام سے موسوم اس بل میں قادیانیوں سمیت تمام غیر مسلم ادیان اور مذاہب کی تعریف کے ساتھ مسلمان کی بھی تعریف کردی گئی ہے، اس بل کے ذریعے آزادکشمیر کی 70 سالہ تاریخ میں پہلی بار عیسائی، ہندو، سکھ، بدھ مت، پارسی، احمدی، لاہوری، مرزائی اور بہائی بھی قانون سازی میں غیر مسلم کی تعریف میں شامل کردیئے گئے۔وفاقی قانون کے تحت مندرجہ بالا تمام مذاہب اور فرقے غیر مسلم قرار دیئے گئے ہیں جسے آزادکشمیر قانون ساز اسمبلی نے من وعن ریاست کے لیے منظور کرلیا ہے۔اس سارے عمل کے پیچھے ایک طویل داستان اور ایک ایسی ریاستی جماعت کی محنت اور کردار شامل ہے جسے تاریخ میں تحریک تحفظ ختم نبوت آزادکشمیر کے نام سے لکھا جائے گا۔

اس خبر سے دنیا بھر کے مسلمانوں میں ایک طرف خوشی کی لہر دوڑ گئی ہر طرف سے مبارکباد کے پیغامات موصول ہونا شروع ہوئے بالخصوص حرمین شریفین میں مقیم احباب نے بارگاہ رسالت ﷺ میں ہدیہ سلام پیش کیا اور اراکین اسمبلی کے لیے دعائیں بھی کیں، دوسری طرف کچھ احباب کو یہ تشویش لاحق تھی کہ آزادکشمیر میں قادیانیوں کو پاکستان کی قومی اسمبلی سے پہلے غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا تو اب 6 فروری 2018 کو ختم نبوت بل کی منظوری کا کیا مطلب ؟ ایسے تمام دوست، احباب کی معلومات میں اضافے اور ریکارڈ کی درستگی کے لیے ''ختم نبوت بل'' کا پس منظر اور اس صورت حال سے قارئین کے لیے چند سطور ضبط تحریر میں لانے کی کوشش کروں گا، تاکہ آئندہ آنے والی نسل کے پاس مختصر کچھ تاریخی حقائق اور ریکارڈ کا حصہ رہے اور انہیں بھی بات سمجھنے میں آسانی ہو ۔

کشمیر کا تعارف

کشمیر برصغیر پاک و ہند کا شمال مغربی علاقہ ہے۔ تاریخی طور پر کشمیر وہ وادی ہے جو ہمالیہ اور پیر پنجال کے پہاڑی سلسلوں کے درمیان میں واقع ہے، کشمیر پاکستان اور بھارت کے درمیان میں تنازعے کی اہم ترین وجہ ہے اور اس تنازعے کا واحد حل اقوام متحدہ کی قراردادوں کے تناظر میں کشمیری عوام کے حق خودارادیت کو تسلیم کرنا ہے۔ دونوں ممالک کشمیر پر تین جنگیں لڑ چکے ہیں جن میں 1947، 1965 اور 1999 کی کارگل جنگ شامل ہیں جب کہ 1971 کی جنگ بنگال کی وجہ سے ہوئی تھی۔

16 مارچ 1846 میں انگریز نے 75 لاکھ کے عوض کشمیر کو گلاب سنگھ ڈوگرہ کے ہاتھ فروخت کیا۔ پھر اس کا بیٹا زنبیر سنگھ جانشین بنا، اس کے بعد پرتاب سنگھ پھر امر سنگھ کا بیٹا ہری سنگھ سازش سے جانشین بنا. اس سازش میں مرزا قادیانی کا دست راست حکیم نورالدین جو سرکاری حکیم تھا وہ بھی پیش پیش رہا۔ اس لیے قادیانی کشمیر میں الگ ریاست کے خواہاں تھے۔

1925 میں ہری سنگھ جب قادیانی حمایت سے گدی نشین بنا اس کے بعد مسلمانوں پر ظلم و استبداد شروع ہوا 1929 میں شیخ عبداللہ نے ریڈنگ روم تنظیم اور اے آر ساغر نے ینگ مینز مسلم ایسوسی ایشن بنائی۔

1931 میں پہلی مسجد ریاسی میں شہید ہوئی۔ کوٹلی میں نماز جمعہ پر پہلی بار پابندی لگائی گئی۔ ایک ہندو کانسٹیبل نے قرآن کی بے حرمتی کی، عبدالقدیر نامی مسلمان نے احتجاجی جلسے کیے جو گرفتار ہوا پھر ایک تحریک شروع ہوئی۔

22 موذنوں کی انوکھی اذان

کشمیر کی سیاسی تاریخ میں 13 جولائی 1931 کا دن بڑی اہمیت کا حامل سمجھا جاتا ہے۔ یہی وہ دن تھا جب شہیدوں کے خون سے تحریک حریت کشمیر کا باقاعدہ آغاز ہوا تھا۔ واقعہ کچھ یوں تھا کہ چند ہفتہ قبل 21 جون 1931 کو سید علی ہمدانی کی درگاہ میں فرزندان کشمیر کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں انہوں نے ایک ہندو کانسٹیبل کے ہاتھوں توہین قرآن پر احتجاج کیا تھا۔ یہ جلسہ اختتام پذیر ہونے ہی

والا تھا کہ اچانک مجمع سے اجنبی نوجوان، عبدالقدیر خان کھڑا ہوا اور اس نے عوام کو مخاطب کرتے ہوئے انہیں ظلم کے خلاف اٹھ کھڑے ہونے کی دعوت دی۔

اس واقعے کے بعد ریاست کی حکومت نے عبدالقدیر خان کو گرفتار کر لیا اور اس پر عوام کو بغاوت پر اکسانے کا مقدمہ قائم کر دیا۔ یہ مقدمہ چونکہ اپنی نوعیت کا پہلا مقدمہ تھا اس لیے عام لوگوں کو ملزم سے ہمدردی اور اس مقدمے سے بڑی دلچسپی پیدا ہوگئی۔ تیرہ جولائی 1931 کو سینٹرل جیل کشمیر میں عبدالقدیر خان پر قائم کردہ مقدمے کی سماعت کا آغاز ہوا۔ اس موقع پر ملزم سے اخوت اور یکجہتی کے مظاہرے کے لیے ہزاروں افراد جیل کے احاطے کے باہر جمع ہو گئے۔ ابھی مقدمے کی سماعت جاری تھی کہ نماز ظہر کا وقت ہو گیا۔ اس موقع پر عوام نے جیل کے نزدیک نماز کے اہتمام کے لیے اذان دینی چاہی تو ان کے اس ارادے کی راہ میں ریاستی پولیس حائل ہوگئی۔ چنانچہ جونہی ایک نوجوان نے اذان دینی شروع کی تو پولیس نے اس نوجوان کو گولی مار کر شہید کر دیا۔ اس کے شہید ہوتے ہی ایک اور نوجوان اٹھا اور اس نے اپنے پیش رو کی جگہ اذان دینی شروع کر دی۔ پولیس نے اس نوجوان کو بھی شہید کر دیا یہ سلسلہ یونہی جاری رہا اور اذان کی تکمیل تک 22 فرزندان اسلام شہید کر دیے گئے۔ اس ایمان افروز واقعہ نے پوری ریاست کشمیر میں آگ لگا دی اور کشمیر میں جدوجہد آزادی کا باقاعدہ آغاز ہو گیا۔ اہل کشمیر ہر سال 13 جولائی کو اسی واقعہ کی یاد تازہ کرتے ہیں اور اسے یوم شہدا کے طور پر مناتے ہیں۔

خطہ کشمیر کا رقبہ

اس وقت بھارت خطہ کشمیر کے سب سے زیادہ حصے یعنی، 101387 مربع کلومیٹر پر جبکہ پاکستان 85846 اور چین 37555 مربع کلومیٹر پر قابض ہے، آزاد کشمیر کا 13350 مربع کلومیٹر 5134 (مربع میل) پر پھیلا ہوا ہے جبکہ شمالی علاقہ جات کا رقبہ 72496 مربع کلومیٹر، 991 27 مربع میل (ہے جو گلگت اور بلتستان پر مشتمل ہے۔ تقسیم ہند سے قبل بلتستان صوبہ لداخ کا حصہ تھا اور اس کا دارالحکومت اسکردو لداخ کا سرمائی دارالحکومت تھا۔

آزاد کشمیر کا رقبہ

آزاد ریاست جموں و کشمیر کا وہ حصہ ہے جو اس وقت پاکستان کے زیر انتظام ہے۔اس کا باقاعدہ نام آزاد ریاست جموں و کشمیر ہے جس پر پاکستان اور بھارت کے مابین تنازع ہے۔ یہ علاقہ 13.350 مربع کلومیٹر 5135 (مربع میل) پر پھیلا ہوا ہے، آزاد کشمیر کا دارالحکومت مظفر آباد ہے اور ریاست آزاد جموں و کشمیر کی آبادی تقریباً 40 لاکھ ہے۔ اور یہاں پہاڑی ،ہندکو، گوجری، پنجابی ، پشتو اور کشمیری زبانیں بولی جاتی ہیں۔ آزاد کشمیر کی شرح تعلیم 65 فیصد ہے۔آزاد کشمیر کے تین ڈویژن میں 10 اضلاع ،35 تحصیلیں اور 182 یونین کونسلیں ہیں۔

آزاد کشمیر کے میرپور ڈویژن میں ضلع میرپور، ضلع بھمبر، ضلع کوٹلی،

پونچھ ڈویژن میں ضلع راولاکوٹ ،ضلع سندھوتی، ضلع حویلی ،

مظفرآباد ڈویژن میں، ضلع مظفرآباد، ضلع باغ، ضلع نیلم، ضلع ہٹیاں بالا شامل ہیں،

بنیادی معلومات آزاد کشمیر

نام: آزاد ریاست جموں و کشمیر

آزاد کشمیر کی آبادی:

4045365 افراد (مردم شماری 2017 کے مطابق)

بیرون ملک مقیم آبادی: 16 لاکھ تقریبا

آزاد کشمیر کا دارالحکومت: مظفر آباد

آزاد کشمیر کی انتظامی و انتخابی تقسیم:

3 ڈویژن، 10 اضلاع، 35 تحصیلیں، 182 یونین کونسلز، 33 انتخابی حلقے (اندرون آزاد کشمیر)

12 انتخابی حلقے (بیرون آزاد کشمیر برائے مہاجرین کشمیر مقیم پاکستان)8 خصوصی نشستیں

آزاد کشمیر اسمبلی نشستوں کی تعداد 53

آزاد کشمیر کا آئینی سربراہ: صدر

انتظامی سربراہ: وزیر اعظم

مرکزی عدالت: سپریم کورٹ

مرکزی ایوان: قانون ساز اسمبلی

آزاد کشمیر پر وفاق پاکستان کا کنٹرول:

اقتدار اعلی، انتظام اعلی، دفاع، کرنسی، خارجی اور معاشی امور سمیت تمام قومی اختیارات پر وفاق پاکستان کا کنٹرول۔

آزاد کشمیر کی حیثیت:

وفاق پاکستان کا ایک نیم صوبائی، متنازعہ اور برائے نام آزاد حصہ

سرکاری زبان: اردو

عوامی زبانیں:

مختلف لہجوں کے ساتھ پہاڑی، گوجری اور کشمیری

اہم ذرائع آمدن:

آبی وسائل، بجلی، سیاحت، جنگلات، اور نباتات وغیرہ

بڑا ضلع بلحاظ آبادی: کوٹلی

بڑا ضلع بلحاظ رقبہ: نیلم

بڑا شہر: میر پور

خوبصورت ترین مقام: وادی نیلم کے بیشتر مقامات، وادی لیپہ، تولی پیر، بنجوسہ، پیر چناسی، گنگا چوٹی

آزاد کشمیر کے تمام اضلاع اوران کی تحصیلیں:

ضلع بھمبر

تحصیلیں بھمبر، برنالہ، سماہنی

ضلع میر پور

تحصیلیں: میر پور، ڈڈیال ضلع کوٹلی

تحصیلیں: کوٹلی، نکیال، کھوئیرٹہ، سہنسہ، چڑھوی، درلیاجٹاں ضلع سدھنوتی

تحصیلیں: پلندری، بلوچ، تراڑکھل منگضلع پونچھ

تحصیلیں: راولاکوٹ، عباسپور، تھوراڑ، ہجیرہضلع باغ

تحصیلیں: باغ، ہاڑی گہل، دھیرکوٹضلع حویلی

تحصیلیں: خرشید آباد، ممتاز آباد، فارورڈ کہوٹہ ضلع جہلم ویلی

تحصیلیں: ہٹیاں بالا، لیپہ، چکار ضلع مظفرآباد

تحصیلیں: مظفرآباد، نصیرآباد ضلع نیلم

تحصیلیں: اٹھمقام، شاردہ

☆☆☆☆

انگریز کا خودکاشتہ پودا

برصغیر پاک وہند میں انگریزوں نے 1857 کی جنگ آزادی کے بعد مسلمانوں کے جذبات کو کچلنے کے لئے مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی کو کھڑا کیا جس نے انگریزوں سے وفاداری کا ثبوت دیتے ہوئے نہ صرف جہاد کو حرام قرار دیا بلکہ مغربی آقاؤں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اس بد بخت نے کئی باطل اور مردود دعوے بھی کیے۔ اس نے اپنے آپ کو کبھی ولی اللہ کہا کبھی مہدی ہونے کا دعوی کیا اور کبھی عیسیٰؑ ہونے کا دعوی کیا حتیٰ کہ اس مردود نے 1901 میں باقاعدہ طور پر اپنے لیے نبوت کا دعوی کیا اور اسلام کے متوازی ایک الگ دین پیش کیا اور اپنے آپ کو نبی کہلوانے لگا۔ کچھ ازلی بد بخت لوگوں نے اس کی دعوت کو قبول کیا دین اسلام اور نبی رحمت ﷺ کے دامن رحمت سے دور ہو کر اپنا ٹھکانہ جہنم بنالیا کچھ ضمیر فروشوں نے دین رحمت کو چھوڑ کر اس کے عقیدہ کو اختیار کیا اور انگریزوں کی سرپرستی میں ان کے مشن کی تکمیل کے لئے مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکے ڈالنا شروع کر دیے، تاکہ مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد ختم کیا جائے جوان کے آقا انگریز کا اصل مشن اور مقصد تھا اسی مشن کو

زندہ کرتے ہوئے مرزا غلام احمد نے جہاد کی حرمت کا فتوی دیا اور اصل مقصد انگریز سے مال وصول کرنا تھا چونکہ اس تحریک کی بنیاد ہی مفاد پرستی پر تھی جس کے لئے کچھ عرصہ بعد باقاعدہ چندہ وغیرہ جمع کرنے کا سلسلہ شروع ہوا اور ہر مرزائی کو اپنی آمدن کا معقول حصہ (نام نہاد) جماعت احمدیہ کو دینے کا پابند کیا گیا جس کی بنیاد پر آج بھی ہر مرزائی اپنی آمدن کا 10 سے 20 فیصد حصہ ضلعی امیر کو جمع کراتا ہے اور ضلعی امیر ہر ماہ یہ رقم چناب نگر میں جماعت مرتدہ کو جمع کراتا ہے اس فنڈ سے قادیانی قرآن پاک کے تحریف شدہ نسخے شائع کر کے مسلمانوں میں گمراہی کے لئے پھیلا رہے ہیں اور میڈیا میں اسی فنڈ کے ذریعے اپنے باطل عقیدے کو فروغ دینے کی کوشش کرتے ہیں اور مالی معاونت کے ذریعے سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے عقیدہ میں شامل کرنے کی دعوت دیتے ہیں ۔

قادیانی اور عام کافر میں فرق

قادیانی اور دوسرے غیر مسلموں میں فرق ہے اسی فرق کی بنا پر دوسرے غیر مسلموں کے ساتھ میل ملاپ اور ضروری تعلقات کی اجازت ہے اور قادیانیوں کے ساتھ ایسے کسی تعلق کی اجازت نہیں ہے۔ قادیانی مرتد اور زندیق ہیں، مرتد وہ ہوتا ہے جو اسلام کو ترک کر کے کوئی اور مذہب اختیار کر لے اور زندیق وہ ہوتا ہے جو اپنے کفریہ عقائد کو اسلام کا نام دے، لہذا یہ لوگ اسلام کے باغی ہیں، اور جس طرح کسی ملک کا باغی کسی رورعایت کا مستحق نہیں ہوتا بلکہ جو لوگ ان لوگوں کے ساتھ میل جول رکھیں وہ بھی قابل گرفت ہوتے ہیں، ٹھیک اسی طرح قادیانی بھی زندیق اور مرتد ہیں تو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں کسی رورعایت اور میل ملاپ کے مستحق نہیں، چنانچہ آنحضرت ﷺ نے یہود ونصاری کے ساتھ تعلق رکھا اور معاہدہ بھی کیا، مگر مدعیان نبوت (اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب) کے ساتھ نہ صرف تعلقات کو ناجائز قرار دیا، بلکہ حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ کے ذریعہ اسود عنسی کا کام تمام کرایا اور مسیلمہ کذاب کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی زیر امارت ٹھکانے لگایا گیا۔ اس لئے کہ دوسرے کافر اپنے کفر کا اعتراف کرتے ہیں اور اپنے آپ کو غیر مسلم اور مسلمانوں سے الگ قرار دیتے ہیں، جبکہ قادیانی عقائد پر ملمع سازی کر کے مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں ان ہر دو کو ایک مثال سے پیش کرتا

ہوں۔سب کو مسئلہ معلوم ہے کہ شریعت میں شراب ممنوع ہے۔شراب کا پینا، اس کا بنانا، اس کا بیچنا تینوں حرام ہیں اور یہ بھی معلوم ہیں کہ شریعت میں خنزیر حرام اور نجس العین ہے۔اس کا گوشت فروخت کرنا، لینا دینا، کھانا پینا قطعی حرام ہے۔اب ایک آدمی وہ ہے جو شراب فروخت کرتا ہے یہ بھی مجرم ہے، اور ایک دوسرا آدمی ہے جو شراب فروخت کرتا ہے اور مزید ستم یہ کرتا ہے کہ شراب پر زمزم کا لیبل چپکاتا ہے یعنی شراب بیچتا ہے اس کو زم زم کہہ کر، مجرم دونوں ہیں لیکن ان دونوں مجرموں کے درمیان کیا فرق ہے؟ وہ آپ خوب سمجھتے ہیں۔اسی طرح آدمی خنزیر فروخت کرتا ہے مگر اس کو خنزیر کہہ کر فروخت کرتا ہے۔وہ صاف صاف کہتا ہے کہ یہ خنزیر کا گوشت ہے جس کو لینا ہے لے جائے اور جو نہیں لینا چاہتا وہ نہ لے۔یہ شخص بھی خنزیر بیچنے کا مجرم ہے لیکن اس کے مقابلے میں ایک اور شخص ہے جو خنزیر اور کتے کا گوشت فروخت کرتا ہے بکری کا گوشت کہہ کر مجرم وہ بھی ہے اور مجرم یہ بھی۔دونوں مجرم ہیں لیکن ان دونوں کے جرم کی نوعیت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ایک حرام کو بیچتا ہے۔اس حرام کے نام سے، جس کے نام سے بھی مسلمان کو گھن آتی ہے اور دوسرا اسی حرام کو بیچتا ہے۔حلال کے نام سے، جس سے ہر شخص کو دھوکہ ہوسکتا ہے اور وہ اس کے ہاتھ سے خنزیر کا گوشت خرید کر اور اسے حلال اور پاک سمجھ کر کھا سکتا ہے۔پس جو فرق خنزیر کو خنزیر کہہ کر بیچنے والے کے درمیان اور خنزیر کو بکری یا دنبہ کہہ کر بیچنے والے کے درمیان ہے۔ٹھیک وہی فرق یہودیوں، عیسائیوں، ہندوں، سکھوں کے درمیان اور قادیانیوں کے درمیان ہے۔کفر ہر حال میں کفر ہے۔اسلام کی ضد ہے لیکن دنیا کے دوسرے کافر اپنے کفر پر اسلام کا لیبل نہیں چپکاتے اور لوگوں کے سامنے اپنے کفر کو اسلام کے نام سے پیش نہیں کرتے مگر قادیانی اپنے کفر پر اسلام کا لیبل چپکاتے ہیں اور مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں کہ یہ اسلام ہے۔

قادیانیوں کی خطہ کشمیر میں دلچسپی کی وجہ

مرزائیوں کو اپنی سیاسی حیثیت مستحکم کرنے کے لیے کسی ایسے الگ تھلگ علاقے کی ضرورت تھی جہاں ان کی اکثریت ہو اور وہاں کے پورے نظم ونسق کے مالک ہوں۔اس لیے ان کی نظر میں کشمیر سے بہتر کوئی مقام نہ تھا۔مرزا بشیرالدین محمود نے انگریزوں سے ساز باز کرنے کے بعد یہ طے

کرلیا تھا کہ کشمیر میں تحریک کا آغاز کرنے کے لیے روپیہ انگریز کا ہوگا اور تبلیغ مرزائیت کی ہوگی۔ گویا مرزا بشیر الدین محمود دوہری چال چل رہا تھا۔ مرزا غلام قادیانی نے حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں ثابت کرنے کے لیے دروغ گوئی اور کذب کے پہاڑ باندھے تھے۔ جب کہ مرزا بشیر الدین محمود نے پورے کشمیر کو مرزائی ریاست میں تبدیل کرنے کا پروگرام بنایا۔ لیکن یہ چال ایسی الٹی پڑی کہ معاملہ ہی الٹ ہو گیا اور قادیانیوں کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہوسکا۔

(قادیانیت کا سیاسی تجزیہ از صاحبزادہ طارق محمود صفحہ ۶۸۸، ۶۹۵)

خطہ کشمیر کو قادیانیوں نے ہر دور میں للچائی ہوئی نظروں سے دیکھا ہے اور پھر کئی بار اس خطہ پر قبضہ کر کے قادیانی ریاست بنانے کی سازشیں بھی کیں کیونکہ ان کی نبوت کا اندھا بیل کشمیر ہی کے گرد گھومتا ہے اس وجہ سے ان کے لئے خطہ کشمیر بہت اہمیت رکھتا ہے جتنا ان کی جھوٹی نبوت میں مرزا قادیانی کی شخصیت ہے۔ ان کو کبھی خطہ کشمیر میں سے حضرت عیسیٰؑ کی قبر ملتی ہے کبھی اسی خطہ سے حضرت مریمؑ کی قبر ملتی ہے کبھی اسی کشمیر سے حضرت عیسیٰؑ کے کفن کے ٹکڑے ملتے ہیں۔ اور یہ قادیانیوں کا مذہبی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ آسمانوں پر زندہ نہیں ہیں بلکہ وہ فلسطین سے کشمیر آئے تھے اور یہاں ہی فوت ہو گئے تھے اور محلہ خان یارسری نگر میں انکا مقبرہ موجود ہے۔ اور قادیانی کہتے ہیں کہ حدیث میں جس مسیح موعود کے آنے کی بشارت دی گئی تھی اس سے مراد مرزا قادیانی ہے اور وہ آچکا ہے۔ تاریخ احمدیت جلد نمبر 6 مولف دوست محمد شاہد صفحہ نمبر 445 پر بروایت مرزا بشیر الدین محمود مرقوم ہے کہ جماعت احمدیہ کو کشمیر سے دلچسپی اس لیے ہے کہ کشمیر میں 80 ہزار قادیانی ہیں اور وہاں مسیح اول دفن ہیں اور مسیح ثانی غلام قادیانی کی بڑی جماعت موجود ہے۔ اس لیے وہ خطہ کشمیر کو اپنے باپ مرزا کانے کی جاگیر سمجھتے ہیں ،قادیانیوں نے خطہ کشمیر پر قبضہ کرنے کی کئی بار کوشش کی مگر ہر بار ان کو منہ کی کھانی پڑی اور آئندہ بھی ہر ہر سازش پر پہلے سے زیادہ ذلیل وخوار ہونگے۔

کشمیر کمیٹی کے نام پر قادیانی سازشیں

25 جولائی 1931 کو شملہ میں مشہور قادیانی نواز سر فضل حسین کی زیر صدارت پہلا اجلاس

منعقد ہوا اور ایک سازش کے تحت مرزا کے بیٹے قادیانی سربراہ مرزا بشیر الدین کو کشمیر کمیٹی کا صدر اور قادیانی مبلغ عبدالرحیم کو سیکرٹری جنرل بنایا گیا جب کہ دھوکے سے شاعر مشرق جناب علامہ اقبال کو بھی کمیٹی کا رکن بنا کر کشمیر کمیٹی کا صدر دفتر قادیان میں رکھا گیا، جس کے بعد مرزا بشیر الدین میدان میں متحرک ہو گئے اور قادیانی مبلغین کی خطہ کشمیر کے ہر ہر شہر میں کشمیری مسلمانوں کو مرتد بنانے کیلئے آمد شروع ہو گئی تھی۔

قادیانیوں نے کشمیر کمیٹی کی آڑ میں کشمیر کے مسلمانوں کے ایمان پر حملہ آور ہو کر خطہ کشمیر کے اندر جو گل کھلائے اسکی کہانی کا کچھ نقشہ وطن عزیز کے نامور ادیب اور دانشور قدرت اللہ شہاب مرحوم نے کچھ یوں نقشہ کھینچا ہے۔

بدقسمتی سے صدارت مرزا بشیر الدین محمود نے کر ڈالی اور آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے صدر بھی وہی بن بیٹھے، یہ قادیانیوں کی ایک سوچی سمجھی چال ثابت ہوئی۔ اس کمیٹی کے قائم ہوتے ہی بشیر الدین محمود نے ہر خاص و عام کو یہ تاثر دینا شروع کر دیا کہ ان کی صدارت میں اس کمیٹی کو قائم کر کے ہندوستان بھر کے سرکردہ مسلمان اکابرین نے ان کے والد مرزا غلام احمد قادیانی کے مسلک پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ اس شرانگیز پروپیگنڈہ کی صورت میں قادیانیوں نے انتہائی عجلت کے ساتھ اپنے مبلغین کو جموں و کشمیر کے طول و عرض میں پھیلانا شروع کر دیا تاکہ وہ ریاست کے سادہ لوح عوام کو ورغلا کر انہیں اپنے خود ساختہ نبی کا حلقہ بگوش بنانا شروع کر دیں۔ یہ مہم کافی کامیاب رہی۔ کئی دوسرے مقامات کے علاوہ خاص طور پر ''شوپیاں'' میں مسلمانوں کی خاصی تعداد قادیانی بن گئی ''پونچھ'' کے شہر میں بھی مسلمانوں کی اکثریت نے قادیانی مذہب اختیار کر لیا۔

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی کشمیر آمد

یہ خبر سنتے ہی خطہ کشمیر کے عظیم محسن رئیس الاحرار حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ''پونچھ'' شہر پہنچے اور اپنی خطیبانہ آتش بیانی سے قادیانیت کے ڈھول کا ایسا پول کھولا کہ شہر کی جو آبادی مرزائی بن چکی تھی وہ تقریباً ساری کی ساری تائب ہو کر از سر نو مشرف بہ اسلام ہو گئی''۔ (شہاب نامہ'' قدرت اللہ شہاب صفحہ ۳۲۰)

اس وقت جو قادیانی خطہ کشمیر میں سرگرم عمل تھے اہل کشمیر کو وہ تاثر دینے کی بھرپور کوشش کررہے تھے کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی جماعت احمدیہ کی ذیلی شاخ ہے جو مرزا بشیرالدین نے کشمیریوں کی امداد کے لئے قائم کی ہے اس دھوکے سے وہ کشمیریوں کی ہمدردیاں حاصل کرنے کی مذموم کوشش کرتے رہے مگر خطہ کشمیر کے عاشقان رسول ﷺ خصوصاً تحریک تحفظ ختم نبوت کے بانی عظیم محدث مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ اور دیوبند کے عظیم محسن میر واعظ کشمیر مولانا محمد یوسف خانؒ فاضل دیوبند جن کے شاگردوں کی تعداد اس وقت کشمیر میں لاکھوں تھی ، نے بڑی جرأت اور بہادری سے قادیانیوں اور قادیانی نوازوں کے خفیہ عزائم کو بے نقاب کرکے ان کے خلاف پورے کشمیر میں ایک زبردست محاذ قائم کردیا انہوں نے شیخ عبداللہ جو کہ اُس وقت قادیانی ایجنٹ تھے اس کو اور دوسرے رہنماؤں کو مطلع کردیا کہ ہم کسی بھی صورت قادیانیوں کی سازش کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

میر واعظ کی اندورنی تحریک اور باہر سے مجلس احرار الاسلام سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی قیادت میں ''کشمیر چلو'' کی تحریک نے قادیانیوں اور قادیانی نوازوں کے ہوش اڑا دیئے پھر شاہ صاحبؒ نے کشمیر کے ہر شہر کا تفصیلی دورہ کیا ، پورے کے پورے شہر اور بستیاں جو مرتد ہوچکی تھیں وہ سارے دوبارہ مسلمان ہوئے۔سید عطاءاللہ شاہ بخاریؒ نے قادیانیوں اور قادیانی نوازوں کی سازشوں کو کشمیر کی مٹی میں ہی دفن کردیا آج تک وہ ہاتھ مل رہے ہیں اور قیامت تک ملتے رہیں گے۔حضرت بخاری رحمہ اللہ علیہ کے روحانی فرزند کارکنان تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کی صورت میں آج بھی الحمداللہ برسر میدان دفاع ختم نبوت کے لیے سب کچھ قربان کرنے کو تیار اور میدان عمل میں موجود ہیں۔

ان شاءاللہ

قادیانی مسئلہ کشمیر کے مجرم

مسئلہ کشمیر کے مجرم اعظم بھی قادیانی ہیں پہلی سازش قادیانیوں نے مسئلہ کشمیر کے خلاف 1940 میں کی جب ضلع گورداس پور کو مسلمانوں سے الگ کرنے کے لئے اس وقت قادیانیوں

نے اپنا ایک الگ نقشہ پیش کیا تھا کہ ہم مسلمانوں سے الگ رہنا چاہتے ہیں، بھارت کو پٹھانکوٹ کا زمینی راستہ قادیانیوں کی وجہ سے ملا جس سے مسئلہ کشمیر پیدا ہوا۔اور یہ بھی اسی سازش کا حصہ تھا کہ ۴ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو ڈان ہوٹل راولپنڈی میں قادیانی ریاست ''جمہوریہ کشمیر'' قائم کرنے کا اعلان کر کے جماعت احمدیہ کے صدر خواجہ غلام نبی گلکار کو جمہوریہ کشمیر کا صدر بنایا گیا۔اس سازش میں شامل مرکزی کابینہ کے تقریباً 13 افراد قادیانی یا پھر قادیانی نواز تھے۔مگر ان کی یہ حکومت زیادہ دن قائم نہ رہ سکی۔اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ انہوں نے آزاد علاقہ کے ساتھ ساتھ مقبوضہ علاقہ میں بھی انڈر گراونڈ قادیانی حکومت قائم کرنے کے خواب دیکھنے شروع کر دیئے۔وہ نام نہاد صدر ملعون گلکار اس سازش کو پروان چڑھانے کے لئے مظفر آباد سے سرینگر چلا گیا اور سرینگر میں شیخ عبداللہ سے بھی ملاقات کی مگر وہاں مجاہدین کا شکار ہو کر گرفتار ہو گیا اور اس کے تمام خواب چکنا چور کر دیے گئے۔

غلام نبی گلکار نے مارشل لاء کے دوران آزاد کشمیر کے صدارتی انتخابات میں کے ایچ خورشید مرحوم اور سردار عبدالقیوم مرحوم کے مقابلہ میں حصہ لیا۔مگر ذلت اور رسوائی اسکا مقدر تھی اور ہمیشہ رہے گی ان شاءاللہ (حوالہ: کلیم اختر، صفحہ: 143)

تیسری مرتبہ قادیانیوں نے آزاد کشمیر اسمبلی میں 1973 میں پاس ہونے والی قرارداد کے بعد پاکستان کے وزیر داخلہ خان عبدالقیوم خان اور خورشید حسن میر کے ذریعہ شب خون مار کر حکومت آزاد کشمیر پر قبضہ کرنے کی سازش کی مگر یہاں بھی قادیانی ناکام ہوئے،اس کے باوجود قادیانی آئے روز نت نئی سازشوں میں مصروف عمل ہیں،کشمیر کو عجمی اسرائیل بنانے کے لیے قادیانی پہلے سے تیار بیٹھے ہیں 4 اکتوبر 2008 روزنامہ امت کراچی کی رپورٹ کے مطابق 600 پاکستانی قادیانی اسرائیلی فوج میں بھرتی ہوئے۔اس وقت بھی تحریک آزادی کشمیر کے خلاف جتنی سازشیں ہو رہی ہیں ان میں قادیانی شامل ہیں۔

آزاد کشمیر میں قادیانیت کا آغاز

اسد اللہ قریشی قادیانی جماعت کا مربی ''تاریخ احمدیت جموں وکشمیر'' میں قادیانیت کے

ابتدائی حالات لکھتا ہے کہ مرزا غلام قادیانی کا خلیفہ محبوب عالم (جسے قادیانی نعوذ باللہ مرزا کا صحابی کہتے تھے) ضلع گجرات پنجاب کے گاوں چک پیرانہ کا رہنے والا تھا وہ وہاں سے مرزا قادیانی کے حکم پر 1875 میں کشمیر کے علاقے سونا گلی جو آج مقبوضہ کشمیر میں واقع ہے وہاں پہنچا اور پھر وہاں سے آزاد کشمیر کے علاقے ندھیری گوئی مرچیالی میں قیام کیا1875 سے لے کر 1897 تک فتنہ قادیانیت کی دعوت دیتا رہا اور 1897 میں اس علاقے سے مولوی اللہ دتہ والد حیات بخش اور پوتا حیات بخش، بقا محمد عرف بھگا والد مقدم گدی تین افراد نے ابتدائی زمانے میں گوئی سے محبوب عالم کے ساتھ قادیان جا کر مرزا غلام قادیانی کے ہاتھ پر بیعت کی اور واپس آ کر اپنے علاقے میں فتنہ قادیانیت کا درس کھولا اور قادیانیت کا پیغام گھر گھر پہنچایا اس دور میں آزاد کشمیر کے سرحدی علاقہ گوئی میں قادیانیت کی ابتداء سونا گلی سے ہوئی اور 5 سو سے 6 سو تک سادہ لوح مسلمانوں نے قادیانیت قبول کر لی ،مولوی اللہ دتہ کے والد حیات بخش اوران کے بیٹے چوہدری گدی نے مولوی اللہ دتہ کے کہنے پر قادیانیت قبول کی اور حیات بخش نے اپنے بیٹے کو یہ کہا کہ اگر حقہ پینے کی عادت چھوٹ جائے تو میں قادیانیت قبول کرلوں گا ،اور جب حیات بخش نے قادیانیت قبول کی تو اردگرد کے سادہ لوح مسلمان حیات بخش کے رعب اور ڈر سے قادیانیت قبول کرتے گئے اس دور میں اگر کوئی آدمی سونا گلی کے علاقے سے گزرتا تھا تو حیات بخش اس سے ٹیکس طلب کیا کرتا تھا حیات بخش کے دو بیٹے تھے چوہدری گدی اور مولوی اللہ دتہ،حیات بخش کے والد کا نام کما اور کما کے والد کا نام ملا تھا یہ دونوں مسلمان تحصیل مینڈھر موضع ٹرانہ کے رہنے والے تھے۔

مولوی اللہ دتہ نے قریبا 55 سال کی عمر میں وفات پائی اور سونا گلی کے مقام پر دفن ہوا مولوی اللہ دتہ کی بیوی کا نام شاکر بی بی تھا اوراس کے پانچ بیٹے مولوی امام دین ، فیروز دین ،کیپٹن جمال دین ،صوبیدار غلام دین ،ماسٹر غلام رسول اور تین بیٹیاں تھیں ،مولوی اللہ دتہ کے بڑے بیٹے مولوی امام دین نے سرحدی علاقوں میں قادیانیت کی بہت تبلیغ کی درہ شیر خان ،منکوٹ ، ٹائیں ، چھجلہ ، بھابڑاڈوگرہ عہد میں پنجائیت گوئی میں بلا مقابلہ ممبر مقرر ہوتا رہا۔پھر پنجائیت کا سیکرٹری مقرر ہوا

پاکستان بننے کے بعد پنچائیت گوئی کا سرپنچ رہا۔ 1931 کے ہندو مسلم فسادات میں مرزا بشیر الدین محمود احمد کو قادیان جا کر ملا اور 29 جون 1992ء کو فوت ہوا۔ اس کی 8 بیٹیاں تھیں۔

مولوی اللہ دتہ کا دوسرا بیٹا کیپٹن جمال دین نے ابتدائی تعلیم پرائمری تک گوئی سکول میں حاصل کی اس کے بعد مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخل ہوا اور درجہ ثالثہ تک وہاں تعلیم حاصل کی۔

1947 میں جب ڈوگرہ حکومت نے مسلمانوں کے خلاف قتل و غارت شروع کی تو کیپٹن جمال دین، خواجہ غلام نبی گلکار، ڈاکٹر بشیر محمود اور مولوی عبد الغفار نے مل کر مرزا بشیر الدین محمود احمد کی ہدایت پر متوازی حکومت کے قیام کی منصوبہ بندی کی اور اس سلسلہ میں کارونیشن ہوٹل سرینگر میں اجلاس ہوتے رہے اور یہ حصہ لیتے رہے۔ یہ جتنے نام ہیں سب اس دور کے خدام قادیانیت تھے جن کی عمر 18 سال سے 40 سال تھی، (بحوالہ۔ یادوں کے دیپ مصنف عبد اللطیف)

پاکستان میں تحریک ختم نبوت

1953 کو تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام اور مذہبی و سیاسی جماعتوں کے نمائندوں پر مشتمل آل پاکستان مسلم پارٹیز کنونشن میں مجلس تحریک تحفظ ختم نبوت قائم کی گئی۔ اس کنونشن میں طے پایا کہ اس وقت کے وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین سے مطالبہ کیا جائے کہ ایک ماہ میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور وزیر خارجہ ظفر اللہ خان سمیت کلیدی عہدوں پر فائز مرزائیوں کو برطرف کیا جائے، ورنہ سول نافرمانی کی تحریک کا آغاز کر دیا جائے گا۔

تحریک ختم نبوت 1953 کے تحقیقاتی کمیشن کے سربراہ جسٹس منیر کی انکوائری رپورٹ میں درج ہے کہ مسلم لیگ کی صوبائی کونسل کے اجلاس منعقدہ 12 جون 1952 میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد علامہ سید احمد سعید کاظمی ممبر صوبائی مسلم لیگ کونسل نے پیش کی تھی۔ اس قرارداد میں کہا گیا تھا کہ چونکہ قادیانی بالاتفاق خارج از اسلام ہیں، اس لیے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور حکومت کو اس اعلان میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔ چوہدری ظفر اللہ خان قادیانی ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کے نمائندے نہیں ہیں۔ اس لیے پنجاب صوبہ مسلم لیگ کونسل کو حکومت پاکستان سے یہ

مطالبہ کرنا چاہیے کہ انہیں اپنے عہدے سے فورا برطرف کر دیا جائے اور ان کی جگہ کوئی قابل اعتبار مسلمان وزیر خارجہ مقرر کیا جائے۔

آزاد کشمیر اسمبلی میں قرارداد ختم نبوت پیش کرنے کا فیصلہ

پاکستان میں 1953 اور پھر 1974 میں منکرین ختم نبوت اور فتنہ مرزائیت کے خلاف بھرپور تحریکیں چل رہی تھیں ہزاروں جانثاران آقا ﷺ کی عزت و حرمت اور ختم نبوت کی حفاظت کے لیے جان نچھاور کر چکے تھے، قادیانیت اس قدر ملک میں مضبوط تھی کہ ہر طرف ملک بھر میں ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگ رہے تھے اور ہزاروں شہداء کی قربانیوں کے باوجود اس کے نتائج سامنے نہیں آرہے تھے، ان حالات میں آزاد کشمیر کے ضلع باغ سے تعلق رکھنے والے میجر (ر) محمد ایوب خانؒ نے منکرین ختم نبوت کے خلاف آزاد کشمیر اسمبلی میں آئینی راستہ اختیار کرنے کا فیصلہ کیا قرارداد ختم نبوت کے محرک میجر (ر) محمد ایوب خان مرحوم نے 22 مارچ 1973ء کو آزاد جموں و کشمیر اسمبلی میں قادیانیوں سے متعلق ایک قرارداد جمع کرائی تھی۔

29 اپریل 1973ء کو مسلم کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس میرپور میں منعقد ہوا جس کی صدارت غازی ملت سردار محمد ابراہیم خان نے کی اور اس وقت کے صدر سردار محمد عبدالقیوم خان نے بھی اجلاس میں شرکت کی۔

اسمبلی میں پیش کردہ قرارداد کا متن

آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر اسلامی حکومت ہونے کے علاوہ ایکٹ 1970 کی رو سے قرآن و سنت کی روشنی میں اسلامی قوانین وضع کرنے کی پابند ہے یہ ایوان 1972 کے سہ ماہی اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت کو اسلامی قوانین فی الفور نافذ کرنے کا مطالبہ بھی کر چکا ہے تمام اسلامی ممالک کے فیصلوں کی روشنی میں یہ ایوان حکومت کو ان اقدامات کو بروئے کار لانے کی سفارش کرتا ہے۔

(الف) قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

(ب) ریاست میں جو قادیانی رہائش پذیر ہیں ان کی رجسٹریشن کی جائے اور ان کو اقلیت قرار دینے کے بعد ان کی تعداد کے مطابق مختلف شعبوں میں ان کی نمائندگی کا تعین کرایا جائے۔

(ج) ریاست میں قادیانیوں کی تبلیغ کو ممنوع قرار دیا جائے۔

(د) قادیانیوں کا داخلہ ریاست میں ممنوع قرار دیا جائے۔

اس شق کو خارج کر دیا گیا تھا۔انتہائی مخدوش حالات میں میجر (ر) محمد ایوبؒ کی جانب سے اس قرارداد کا اسمبلی میں پیش کیا جانا یقیناً بڑا کارنامہ تھا۔

1973 آزاد کشمیر اسمبلی ممبران کے نام!

آزاد کشمیر قانون ساز اسمبلی میں قادیانیوں سے متعلق پیش کی گئی قرارداد پر 29اپریل 1973ء کو بحث ہوئی اور اسمبلی ممبران کی اکثریت نے اس پر اتفاق رائے کیا،اس وقت اسمبلی ممبران میں میاں غلام رسول مظفر آباد ،حاجی خواجہ محمد عثمان مظفر آباد ،راجہ محمد لطیف خان مظفر آباد ،علی گوہر خان مظفر آباد ،کرنل منشا خان پونچھ ،راجہ ممتاز حسین راٹھور ،سردار خان بہادر خان ،راجہ محمد آزاد خان پونچھ ،سردار محمد ایوب خان باغ ،سردار سکندر حیات خان میر پور،سید نثار حسین شاہ قادری ، چوہدری محمد اعظم خان میر پور ،پیر علی جان شاہ میر پور، چوہدری خادم حسین میر پور، چوہدری نیاز احمد میر پور ،چوہدری صحبت علی میر پور،سید غلام حسن کرمانی کشمیر ویلی،خواجہ غلام حسن پنجابی کشمیر ویلی،سردار شیر احمد خان کشمیر ویلی، بشیر حسین خان کشمیر ویلی، شیخ منظر مسعود جموں، چوہدری وزیر علی جموں، چوہدری سلطان علی جموں، محمد شفیع صراف جموں،سعیدہ خانم خصوصی نشست برائے خواتین کے نام شامل ہیں، سابق وزیر اعظم سردار سکندر حیات کے علاوہ سب ممبران اس دار فانی سے رخصت ہو گئے ہیں،ان میں راجہ فاروق حیدر خان کی والدہ محترمہ سعیدہ خانم اور چچا لطیف خان بھی شامل تھے

لیکن ان میں سے سات ممبران جن کے نام چوہدری سلطان علی، شیخ منظر مسعود، خواجہ غلام حسن پنجابی، بشیر حسین خان، چوہدری وزیر علی، محمد شفیع صراف، پیر علی جان شاہ تھے انہوں نے میجر ایوبؒ کی قرارداد ختم نبوت پر دستخط نہیں کیے۔

اسمبلی کے باہر فائرنگ کا واقعہ

29اپریل 1973ءکو جب قرارداد ختم نبوت پر بحث ہونا تھی تو آزاد کشمیر اسمبلی کا اجلاس بجائے مظفر آباد کے میر پور میں رکھا گیا، اس اجلاس میں ’’قرارداد ختم نبوت‘‘ بحث کے بعد متفقہ طور پر پاس ہوئی۔

جمعیت علمائے برطانیہ کے راہنما مولانا رضاء الحق سیاکھوی کے بقول وہ اس واقعے کے عینی شاہد ہیں، کہ جب اسمبلی میں قرارداد ختم نبوت پیش ہوئی تو تمام ممبران نے اسے متفقہ طور پر منظور کیا سپیکر اسمبلی منظر مسعود نے جب ممبران سے کہا کہ کیا ’’کوئی ممبر اس کے خلاف بات کرنا چاہتا ہے؟ تو ایک اسمبلی ممبر جن کا نام ابھی یاد نہیں انہوں نے جواب دیا کہ ’’کوئی کافر ہی اس قرارداد کی مخالفت کرسکتا ہے مسلمان نہیں کرتا‘‘ جس کے بعد کسی ممبر کی طرف سے اس قرارداد پر مزید بات نہیں کی۔

اسی دوران اسمبلی کے باہر فائرنگ شروع ہوئی، جب بحث ختم ہوئی تو اس واقعہ کو دیکھنے کیلئے کچھ اسمبلی ارکان باہر آئے، اس فائرنگ کا قرارداد ختم نبوت سے کوئی تعلق نہیں تھا بلکہ اپوزیشن نے میر پور کے اندر سیاسی ماحول ناخوشگوار بنانے کی کوشش کی جب کہ پوری کشمیری قوم قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی حامی تھی، اور قرارداد ختم نبوت کو اسمبلی ممبران نے متفقہ طور پر منظور کیا جس کا مکمل متن آج بھی اسمبلی ریکارڈ میں موجود ہے۔

قرارداد ختم نبوت کی منظوری پر عالم اسلام میں خوشی

آزاد کشمیر اسمبلی نے جب یہ قرارداد پاس کی تو 30اپریل 1973ء کی صبح پاکستان و آزاد کشمیر کے اخبارات میں بڑی بڑی خبریں یہی تھیں کہ آزاد کشمیر اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے۔ جس سے پورے عالم اسلام میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی اور پاکستان بیرون پاکستان سے صدر آزاد کشمیر سردار محمد عبدالقیوم خانؒ، غازی ختم نبوت میجر محمد ایوب خانؒ اور ممبران اسمبلی آزاد کشمیر کے نام مبارکباد کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو گیا۔ مختلف اسلامی، مذہبی اور سیاسی جماعتوں کے قائدین نے

خیر مقدم اور مبارکبادوں کے بیانات جاری کیئے۔ اسی تناظر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین نے صدر مملکت مسٹر ذوالفقار علی بھٹوؒ سے بھی مطالبہ تیز کر دیا کہ آزاد کشمیر اسمبلی کی طرح پاکستان میں بھی مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اور یہ عوامی مطالبہ بن گیا مجلس تحفظ ختم نبوت اور دوسری جماعتوں کے قائدین نے صدر ریاست سردار محمد عبدالقیوم خانؒ سے ملاقاتیں کر کے مبارکباد دیتے ہوئے درخواست کی کہ اس قرارداد کی توثیق کرتے ہوئے فی الفور قانونی حیثیت دے کر قانونی تقاضے پورے کیئے جائیں اور ایک ایکٹ کی صورت میں سامنے لایا جائے۔ یہی وجہ تھی کہ اس قرارداد سے متاثر ہو کر کونسل مسلم لیگ کے میاں خورشید انور (ایم۔ پی۔ اے) نے پنجاب اسمبلی میں اور قومی اسمبلی میں جمعیت علمائے اسلام کے ممبر قومی اسمبلی حضرت مولانا عبدالحکیمؒ نے اسی مضمون کی قرارداد پیش کرنے کے نوٹس دے دیے تھے پنجاب اسمبلی اور قومی اسمبلی میں درخواستیں جمع کرانا یہ غیبی تائید و نصرت تھی۔

صدر پاکستان کے نام سیکرٹری جنرل رابطہ عالم اسلامی کا خط

رابطہ عالم اسلامی کے جنرل سیکرٹری محمد صالح التزاز نے صدر پاکستان ذوالفقار علی بھٹو کے نام ایک تار میں آزاد کشمیر اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے والی قرارداد کی تعریف کی ہے۔ مکہ المکرّمہ کے روزنامہ الندوۃ نے اپنی اشاعت میں صدر بھٹو کے نام کی اس تار کو شائع کیا تھا کہ رابطہ عالم اسلامی حکومت آزاد کشمیر کی اس قرارداد پر کہ ''قادیانی غیر مسلم اقلیت ہیں'' نہایت خوشی اور اطمینان محسوس کرتا ہے۔ یہ نہایت حکیمانہ موقف ہے کیونکہ جناب صدر پر یہ مخفی نہیں کہ قادیانی جماعت جو اسلام کا دعویٰ کرتی ہے ایسے فاسد عقائد کی حامل ہے جسکا دین اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ رابطہ عالم اسلامی نہ صرف اس قرارداد کی تائید کرتی ہے بلکہ دوسری اسلامی حکومتوں سے بھی اُمید کرتی ہے کہ وہ بھی اس قسم کی قراردادیں منظور کریں گی اور اس گمراہ فرقے کے شر سے مسلمانوں کو نجات دلائیں گی جو تمام مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں اور اس قرارداد کی منظوری پر میں آپ کی خدمت میں بحیثیت سیکرٹری جنرل رابطہ عالم اسلامی اپنا سلام اور احترام پیش کرتا ہوں۔

ہفت روزہ پاکستان، کراچی 12 جولائی 1973ء

قرارداد ختم نبوت کی منظوری پر قادیانی محلات میں زلزلہ

میجر محمد ایوبؒ کی پیش کردہ قرارداد ختم نبوت کے پاس ہونے کے بعد جہاں آزاد کشمیر، پاکستان، سعودیہ عرب سمیت عالم اسلام میں خوشی کی لہر دوڑ آئی وہاں اس نے قادیانی ذریت کے محلات میں زلزلہ برپا کر دیا اُن کی سازشیں ملیامیٹ ہوگئیں جس پر قادیانی جماعت کے سربراہ نے 4 مئی 1973 کو ربوہ چناب نگر میں جھوٹ پر مبنی من گھڑت طویل خطبہ دیا۔

اور کہا کہ جماعت احمدیہ ایمان کے ان سب تقاضوں کو پورا کرتی ہے جو خدا نے ایک مسلمان کے لئے ضروری قرار دیئے ہیں اور یہ خدائی فیصلہ ہے کہ احمدیت کے ذریعہ دنیا میں اسلام کا غلبہ ہوگا وغیرہ۔

پھر اس مرتد نے کشمیر اسمبلی کی قرارداد پر تفصیلا جھوٹی روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ یہ نو یا بارہ آدمیوں کا سفارشی فیصلہ ہے اگر اسے نافذ کیا گیا تو ہم نہیں مانیں گے یہ خدائی فیصلہ کے خلاف ہے اور مجھے کشمیر کے ذمہ داروں نے ربوہ آکر کہا کہ اس پر عمل نہیں کرایا جائے گا اس پر پمفلٹ بھی شائع کر کے پورے ، پاکستان وکشمیر میں تقسیم کئے گئے۔

اس کے ساتھ ساتھ حکومت پاکستان وحکومت آزاد کشمیر کو ڈرایا دھمکایا اور سازشوں میں مصروف ہوگئے جس میں وہ کامیاب نہیں ہوسکے، الحمد اللہ آزاد کشمیر میں تحریک تحفظ ختم نبوت کے ساتھیوں کی مسلسل جدوجہد اور محنت نے رنگ دکھایا اور 45 سال بعد وہ قرارداد ختم نبوت ایک بل کی صورت میں آزاد کشمیر اسمبلی سے منظور ہوکر آئین کا حصہ بن گئی۔

پاکستان کی اسمبلی میں ختم نبوت بل

آزاد کشمیر اسمبلی کی قرارداد کے بعد پوری دنیا کے مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور اس قرارداد کے تقریبا ایک سال بعد پاکستان کی مذہبی جماعتوں نے بھی قادیانی مسئلہ کو اسمبلی کے فورم پر لے جانے کی تیاری کی ، اور مرزائی فتنے کے خلاف اسمبلی سے رجوع کیا، چنانچہ پاکستان کی قومی اسمبلی میں طویل بحث ومباحثہ کے بعد متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا اور قانون سازی کر

کے قادیانیوں کے لیے حدود و قیود کا تعین کر دیا۔ 7 ستمبر 1974 کا دن قومی اور ملی تاریخ میں خاص اہمیت کا حامل ہے، جب مسلمانوں کے دیرینہ مطالبے پر قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو آئینی اور پارلیمانی بنیاد پر غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا تاریخ ساز فیصلہ کیا۔ جو مسلمانوں کی طویل جدوجہد کا نتیجہ تھا۔ پاکستان کی قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی تاریخی قرارداد پیش کرنے کا اعزاز جمعیت علمائے پاکستان کے سربراہ قائد اہل سنت علامہ شاہ احمد نورانیؒ کو حاصل ہوا۔

قومی اسمبلی میں قادیانی جماعت کے دونوں گروپوں قادیانی گروپ اور لاہوری گروپ کو اپنے عقائد اور جماعتی موقف پیش کرنے کو کہا گیا۔ اٹارنی جنرل یحیی بختیار نے بہترین صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہوئے قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر پر 11 روز جرح کی۔ علامہ شاہ احمد نورانیؒ، علامہ عبدالمصطفی الازہریؒ اور مولانا سید محمد علی رضویؒ سمیت ممتاز مذہبی و سیاسی رہنماؤں نے پوری تندہی اور جاں فشانی سے قومی اسمبلی میں قادیانیت کو اس کے منطقی انجام تک پہنچانے میں تاریخ ساز کردار ادا کیا۔ ان تمام امور میں پارلیمنٹ کے اندر اور باہر مفتی محمودؒ، نوابزادہ نصراللہ خانؒ، خان عبدالولی خانؒ، مولانا محمد یوسف بنوریؒ، مولانا سید ابوذر بخاریؒ سمیت جید علما اور اکابرین کی بھرپور معاونت حاصل رہی۔

وزیراعظم پاکستان ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے دوراندیشی اور اعلی تدبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس قرارداد کی مکمل حمایت کی، جس میں قادیانیوں اور مرزائیوں کو مکمل طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں اس قرارداد کی توثیق بھی کی گئی اور اس طرح مسلمانوں کی ایک سو سالہ جدوجہد رنگ لائی اور یہ مقدس دینی تحریک کامیابی کی منزل سے ہمکنار ہوئی۔

سات ستمبر 1974ء شام چار بج کر باون منٹ پر پاکستان کی قومی اسمبلی نے اعلان کیا کہ قادیانی آئینی طور پر غیر مسلم قرار دیئے گئے اس کے حق میں 130 ووٹ آئے اور مخالفت میں ایک ووٹ بھی نہیں ڈالا گیا قادیانی متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیئے گئے اس کے بعد تمام عدالتوں نے اسکی توثیق کی پھر جنوبی افریقہ کی عدالت نے بھی ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔

پاکستان میں امتناع قادیانیت آرڈیننس 1984ء

سات ستمبر 1974 قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بعد وہاں کی مذہبی جماعتوں اور اسمبلی میں موجود علمائے کرام کی محنت و کاوش کے نتیجے میں پاکستان میں عقیدہ ختم نبوت کو تحفظ دیتے ہوئے صدر اور وزیر اعظم کے حلف ناموں اور شناختی کارڈ کے فارموں میں حلف نامہ ختم نبوت شامل کیا گیا مگر اِس کے باوجود قادیانی اِسلامی شعائر کا بے دھڑک استعمال کرتے رہے۔ یہاں تک کہ 26 اپریل 1984 کو صدر پاکستان جنرل محمد ضیاالحقؒ نے امتناع قادیانیت آرڈی نینس جاری کر کے قادیانیوں کی طرف سے اِسلامی شناخت کے استعمال کا راستہ روک دیا، پاکستان کے آئین اور قانون کی رو سے قادیانی غیر مسلم ہیں وہ اسلامی شعائر کو استعمال نہیں کر سکتے ،اسمبلی میں بحثیت مسلمان نہیں جاسکتے ووٹ دیتے وقت الیکشن کمیشن آف پاکستان کی طرف سے ان کے لیے قادیانی کے نام سے علیحدہ خانہ بنایا گیا ہے۔فوج اور دیگر اداروں میں بھرتی ہوتے وقت بھی ان کے مذہب کو کلیئر کیا جاتا ہے۔

آزاد کشمیر میں امتناع قادیانیت آرڈ نینس 1985ء

آزاد جموں و کشمیر میں بھی پاکستان کے نافذ العمل قانونی دفعات کے مماثل صدر آزاد کشمیر ریٹائرڈ میجر سردار عبدالرحمٰن نے بھی اکتوبر 1985ء میں ایکٹ کے ذریعے ایک نئی دفعہ 298C کا اضافہ عمل میں لایا جس کے تحت کوئی قادیانی /احمدی/لاہوری گروپ جو بالواسطہ یا بلاواسطہ اپنے آپ کو مسلمان تصور کرتا ہو یا اپنے ایسے عقیدے اور نظریات کی ترویج میں مصروف ہو جن سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوتے ہوں تو اس کے لیے مذکورہ دفعات کی رو سے تین سال قید اور جرمانہ کی سزا مقرر کی گئی اور آزاد کشمیر میں بھی منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے لیے حدود و قیود مقرر کی گئیں ان کے لیے تبلیغی کفریہ سرگرمیوں ،شعائر اسلام کے استعمال ،مرتد خانوں کے نام اور تعمیر مساجد کی طرز پر رکھنے پر پابندی عائد کی گئی۔خلاف ورزی کی صورت میں 298.A.B.C دفعات کے تحت جرمانہ اور قید کی

سزا مقرر کی گئیں لیکن اس آرڈیننس پر عمل درآمد اس لیے نہیں ہو رہا تھا چونکہ آزاد کشمیر کے آئین میں اس سلسلے میں سقم تھا جس کی وجہ سے قادیانیوں نے کشمیر خصوصاً کوٹلی ،میر پور ،مظفر آباد میں ارتدادی سرگرمیاں جاری رکھیں۔

آزاد کشمیر میں قانونی سقم

آزاد کشمیر کی قانون ساز اسمبلی نے اگرچہ 1973 میں ایک قرارداد کے ذریعے قادیانیوں کی غیر مسلم حیثیت کا تعین کر دیا تھا،مگر بعض خفیہ عناصر اور قادیانی نواز مفاداتی ہتھکنڈوں کی بدولت اسمبلی کی یہ قرارداد ختم نبوت آزاد کشمیر کے آئین کا حصہ نہ بن سکی۔آزاد کشمیر میں مذہبی سیاسی جماعتوں کی اسمبلی میں نمائندگی نہ ہونے کے باعث اس اہم ایشو کی طرف کسی نے توجہ ہی نہیں کی عوام وخواص کی اکثریت کے ذہن میں یہی بات تھی کہ جب پاکستان میں قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار دیے جا چکے ہیں تو آزاد کشمیر میں بھی غیر مسلم ہیں لیکن یہ بات کسی کے وہم وخیال میں بھی نہیں تھی کہ آزاد کشمیر کے آئین میں قادیانیوں سے متعلق کوئی قانون یا ترمیم موجود ہے قادیانی اِسی دستوری سقم کا فائدہ اٹھاتے ہوئے آزاد کشمیر میں اسلامی شعائر کے استعمال اور اپنی اِرتدادی سرگرمیوں میں آزادی سے مصروف عمل رہے۔6 فروری 2018 سے قبل آزاد کشمیر میں آئین اور قانون کی رو سے قادیانیوں کو غیر مسلم ڈیکلیئر نہیں کیا گیا تھا۔چنانچہ قادیانی اور عام مسلمانوں میں سرکاری سطح پر کوئی فرق نہیں کیا جاتا تھا آزاد کشمیر کے قادیانی بطور مسلمان الیکشن میں حصہ لے کر مسلمان کی حیثیت سے اعلی عہدوں پر بھی فائز ہوتے رہے مسلمان عورتوں سے شادیاں اور دیگر شعائر اسلام کو استعمال کرتے رہے۔حالانکہ آزاد کشمیر اسمبلی نے پاکستان سے پہلے 29 اپریل 1973 کو قادیانیوں کے خلاف قرارداد پاس کی تھی اور پاکستان اسمبلی نے 7 ستمبر 1974 کو قادیانیوں کو غیر مسلم ڈیکلیئر کیا تھا مگر آزاد کشمیر اسمبلی میں قادیانیوں کے خلاف پیش کی جانے والی قرارداد پر مکمل قانون سازی نہیں کی جا سکی تھی۔جس کی وجہ سے آزاد کشمیر میں قادیانی مسلمانوں کو گمراہ اور اسلامی شعائر کی توہین کرتے رہے۔

کوٹلی میں قادیانی سرگرمیاں

آزاد کشمیر کے مختلف اضلاع میں قادیانی خفیہ طور پر اپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے تھے لیکن بالخصوص میرپور ڈویژن کے ضلع کوٹلی میں قادیانی نیٹ ورک منظّم طریقے سے سرگرم تھا لائن آف کنٹرول کے علاقوں کو قادیانیوں نے اپنے نشانے پر رکھا ہوا تھا صرف ضلع کوٹلی میں قادیانیوں کے 18 کفریہ مراکز قائم تھے، جہاں یہ سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرتے رہے اور دن بدن ان کی سرگرمیوں میں اضافہ ہی ہوتا جا رہا تھا جب کہ مدمقابل کھل کر کوئی جماعت یا تنظیم قادیانی فتنے کے خلاف برسرمیدان میں نہیں تھی جو عوام الناس کو قادیانیت اور ان کے کفریہ عقائد ونظریات سے آگاہ کرتی، عوام الناس تو کیا خواص طبقہ بھی قادیانی فتنے کے تعاقب اور ان کی سرگرمیوں سے لاعلم تھا اور قادیانی فتنہ بے لگام گھوڑے کی طرح مسلمانوں کے ایمان کو لوٹ رہا تھا، ضلع کوٹلی کے سرحدی علاقوں میں عجیب سی صورت حال کا سامنا تھا، گوئی اور نواح میں قادیانیوں کے عقائد ونظریات سے لاعلمی کا یہ عالم تھا کہ ایک ہی گھر میں رہتے ہوئے آپس میں رشتے اور شادیاں رچائی جا رہی تھیں درجنوں ایسے گھرانے تھے، جن میں خاوند مسلمان اور بیوی قادیانی اور اسی طرح والدین مسلمان اور اولاد قادیانی یا اس کا برعکس تھا۔

سرحدی علاقہ گوئی کی صورتحال

کوٹلی کے سرحدی علاقہ گوئی کو قادیانی سرگرمیوں کا گڑھ سمجھا جاتا تھا اسی علاقے سے قادیانیت کی ابتداء ہوئی اور قادیانیوں کے مضبوط نیٹ ورک کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ کنٹرول لائن پر واقع اس چھوٹے سے علاقے میں قادیانیوں کے تقریباً 8 کے قریب ارتدادی کفریہ مراکز قائم ہیں جہاں شب و روز سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کیا جاتا تھا گوئی کا علاقہ بارڈر سے متصل ہونے کی وجہ سے دفاعی لحاظ سے بھی قادیانیوں کا اس علاقہ میں مراکز قائم کرنا تشویش ناک عمل کے ساتھ تحریک کشمیر کو سبوتاژ کرنے کے لیے بھی دشمن کی ایک بڑی چال ہے۔

لائن آف کنٹرول پر رہنے والے قادیانیوں کے براہ راست تعلق بھارت کی ایجنسیوں کے ساتھ ہیں یہاں سے تحریک آزادی کے متوالوں اور سرفروشان اسلام کی جب بھی مخبری اور جاسوسی ہوئی تو اس میں قادیانی شامل ہوتے ہیں اس علاقے میں قادیانی بڑی بدمعاشی کے ساتھ علاقہ کے غریب مسلمانوں کو اپنے زیرنگین رکھے ہوئے ہیں بعض غریب مسلمانوں کو قرض کی رقم دے کر ذریعہ عتاب بنایا ہوا ہے جس کی وجہ سے وہاں کے مقامی مسلمان قادیانیت کے خلاف آواز اٹھانے سے قاصر ہیں لیکن حقیقت میں وہ قادیانیوں کی بدمعاشیوں سے بہت تنگ ہیں قادیانی اس علاقہ میں پیسے اور شادی کا جھانسہ دے کر بھی نوجوان نسل کو گمراہ کر رہے ہیں قادیانیوں کی جوان لڑکیاں چناپ نگر اور دوسرے علاقوں سے آکر یہاں کئی کئی ماہ قیام پذیر رہتی ہیں

کوٹلی کا پہلا سفر اور حافظ قرآن قادیانی سے ملاقات

جامعہ نصرت العلوم گوجرانوالہ سے درس نظامی کی تکمیل کے بعد 2001ء میں جب میری ایک مذہبی جماعت کی طرف سے شعبہ دعوت میں کام کرنے کے لیے کوٹلی تشکیل ہوئی تو یہ میرا کوٹلی کا پہلا سفر تھا مقامی حالات سے لاعلمی اور ناواقفیت تھی، کوٹلی پہنچ کر وہاں کے مقامی ساتھیوں سے ملاقات کے بعد حالات کا جائزہ لیا اور شعبہ دعوت کے کام کو منظّم کرنے کے لیے کچھ دوستوں سے مشاورت کی تو مجھے شہر کے ایک معروف بزرگ حاجی محمد عارف مغل مرحوم کے بارے میں بتایا گیا کہ ان سے ملاقات کریں وہ اس سلسلے میں درست راہنمائی کریں گے، حاجی صاحب مرحوم ایک کاروباری شخصیت تھے، عشق رسالت ﷺ اور عقیدہ ختم نبوت کی محبت ان کے دل میں بسی ہوئی تھی جس کا اظہار ان کے افعال واقوال سے ہوتا تھا، حاجی صاحب مرحوم نے پہلی ملاقات میں جس خوشی اور محبت کا اظہار کیا وہ آخری وقت تک الحمدللہ ساتھ رہی، کوٹلی کے مقامی حالات اور قادیانیوں کی سرگرمیوں کے متعلق تشویش اور پریشانیوں کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ یہاں ایمان کے ڈاکو اور لٹیرے مسلمانوں کے روپ میں قادیانیت پھیلا رہے ہیں، اسی دوران انہوں نے اپنے پاس بیٹھے ایک نوجوان سے بھی ملاقات کرائی اور اس کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ یہ حافظ قرآن ہے اور قادیانی فتنے کا شکار ہو کر اس نے بھی

مرزائیت اختیار کر لی تھی ابھی چند روز قبل قادیانیت سے تائب ہوکر دوبارہ اسلام قبول کیا ہے، جب حافظ صاحب سے پوچھا کہ آپ کیسے قادیانی ہو گئے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے قادیانیت کے کفریہ عقائداور دجل وفریب کا علم نہیں تھا جب مجھے ان کے کفریہ عقائد ونظریات کا علم ہوا تو میں نے توبہ کرتے ہوئے دوبارہ اسلام قبول کرلیا۔

حاجی صاحبؒ نے تفصیل کے ساتھ قادیانی شرانگیزیوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ قادیانی فتنہ کوٹلی میں خطرناک حد تک پھیل رہا ہے اور آنے والی نسلوں کا ایمان بچانا بھی مشکل ہو گیا ہے۔اس فتنے کے خلاف جہد مسلسل اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے چوکیداری کی اشد ضرورت ہے، اس صورتحال کے بعد راقم نے بھی حاجی صاحبؒ سے یہ گزارش کی کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے آپ کی راہنمائی اور مقامی دوست واحباب کے تعاون کی ضرورت ہے ہم ان شاء اللہ مل کر اس فتنے کے خلاف کام کریں گے۔

حاجی عارف مغلؒ سے وابستہ کچھ یادیں

تحریک تحفظ ختم نبوت کوٹلی کے سرپرست حاجی محمد عارف مغلؒ کوٹلی شہر کے رہنے والے تھے راقم کی فروری 2001ء میں شہید چوک کوٹلی میں دوکان پر بیٹھے ایک سفید ریش بزرگ سے پہلی ملاقات اور تعارفی نشست ہوئی سفید چمکتی زلفیں، گھنی ڈاڑھی اور لبوں پر مسکراہٹ لیے انہوں نے خوش آمدید کہا ان کی اس پہلی ہی مشفقانہ ملاقات نے راقم کو کوٹلی میں کام کرنے کا حوصلہ دیا اور بہت جلد ہی ان سے تعلق بڑھتا گیا جب راقم نے کوٹلی میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے کام کرنے کا عزم اور ارادہ ظاہر کیا تو حاجی صاحب مرحوم نے اپنی دوکان کی دوسری منزل پر کمرہ دفتر کے لیے وقف کر دیا حالانکہ اس وقت وہ دفتر کرائے پر لگا ہوا تھا لیکن حاجی صاحب نے اس کی پرواہ نہ کرتے ہوئے کرائے داروں سے کمرہ خالی کرا کر اپنے ملازمین سے صفائی کرائی اور چابیاں راقم کے سپرد کیں تین سال تک شہید چوک میں دفتر قائم رہا اور حاجی صاحب دن کو اکثر و بیشتر اپنا وقت دفتر میں گزارتے۔ جب کبھی راقم کہیں سفر سے واپس دفتر پہنچتا تو حاجی صاحب دفتر تشریف لاتے اور ساتھ ہی کچھ نہ کچھ کھانے پینے

کے لیے منگواتے اور فرماتے کہ کئی دنوں سے آپ نظر نہیں آئے میں ساتھیوں سے آپ کا پوچھتا رہا۔ختم نبوت کے کام کی وجہ سے حاجی صاحب راقم سے بہت ہی شفقت اور عزت واکرام والا معاملہ فرماتے اور کئی معاملات میں مشورہ بھی کرتے ۔اسی شفقت ومحبت کا عالم یہ تھا کہ انہوں نے راقم کی کسی بات کو نظر انداز نہیں کیا 2004ء میں کچھ حالات کی وجہ سے جب راقم نے حاجی صاحب سے گزارش کی کہ اب اس دفتر میں کام نہیں ہوسکتا آپ مین بازار والی دوکان اس دینی کام کے لیے وقف کریں تو اس پر بھی انہوں نے راقم کو مایوس نہیں کیا جب کہ کئی دوسرے لوگ لاکھوں روپے ایڈونس کی پیشکش کر چکے تھے لیکن حاجی صاحب نے انہیں خاطر میں نہ لایا۔آنے والے مہمانوں کا اکرام کرنا ہمیشہ ان کا خاصہ رہا مہمان اور سائل دن بھر ان کے پاس آتے لیکن انہوں نے کبھی کسی کو خالی ہاتھ واپس نہیں کیا۔

حاجی صاحب رحمہ اللہ کا اصلاحی تعلق اور عشق رسول ﷺ

حاجی محمد عارف مغلؒ کسی مدرسے کے عالم فاضل نہیں تھے لیکن اکابر علمائے کرام مولانا قاضی مظہر حسینؒ ،مولانا عبداللطیف جہلمیؒ کی نسبت سے اللہ نے انہیں دین کا درد،محبت اور سمجھ عطا کی ہوئی تھی وہ اپنی دوکان پر بیٹھے ہوتے تو بھی ان کی گفتگو دینی موضوع پر ہی ہوتی خصوصا منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے کفریہ عقائد ونظریات کے بارے میں سادہ لوح مسلمانوں کو سمجھاتے اور حاجی صاحب مرحوم کی بڑی خوبی یہ تھی کہ انہیں حضور ﷺ کی ختم نبوت سے عشق تھا اس معاملے میں انہوں نے کبھی لچک کا مظاہرہ نہیں کیا اپنے عزیز اقارب میں جن کا تعلق مرزائیت سے تھا حاجی صاحب نے ان سے قطع تعلق کر لیا ان کے کسی پروگرام میں نہ وہ خود شریک ہوتے اور نہ اپنے گھر کے کسی فرد کو شریک ہونے کی اجازت دیتے۔تحریک تحفظ ختم نبوت کے ساتھ تاحیات انہوں نے سرپرستی کا معاملہ جاری رکھا۔جب کسی بھی موقع پر ختم نبوت کے مسئلہ میں کہیں جانا ہوتو فورا تیار ہو جاتے رولی ہائی سکول کے ماسٹر عبدالجبار قادیانی کی جانب سے طالب علموں کو قادیانیت کی تبلیغ کا معاملہ جب پیش آیا تو فوری مقامی دوستوں کو ساتھ لیا اور ہائی سکول رولی کے پرنسپل اور سٹاف سے ملاقات کی اور ساری معلومات حاصل کر کے اس مرتد کے خلاف عدالتی کاروائی کے لیے تیار ہو گے اس دوران جتنے بھی اخراجات

ہوئے خود حاجی صاحب نے برداشت کیے۔

کوٹلی میں قادیانیوں کو پہلی شکست کا سامنا

2004 میں قادیانیوں کو کوٹلی میں پہلی شکست کا سامنا اس وقت ہوا جب قادیانیوں نے بڑالی جنگلات کی زمین پر قبضہ کے بعد وہاں ارتدادی کمپلیکس کی تعمیر کا سلسلہ شروع کیا تو اس وقت یہ مسئلہ عدالت میں پیش ہوا تو مقامی ساتھیوں کے ساتھ حاجی صاحب بھی ہر تاریخ پر عدالت میں پیش ہو جاتے اور کئی تاریخوں کے بعد عدالت نے قادیانیوں کے خلاف فیصلہ دیا تو اس خوشی میں عدالت سے واپسی پر شہید چوک میں ہی حاجی صاحب نے مٹھائی منگوا کر تقسیم کی۔اس کے علاوہ بھی اگر کہیں قادیانیوں کے ظلم کا ستایا ہوا کوئی شخص بھی ان کے پاس آجاتا تو حاجی صاحب اس کی مدد کرتے اور مقامی احباب کے ساتھ مل کر عدالت پہنچ جاتے ،اس معاملے میں انہوں نے کبھی بھی اپنی دوکان یا کسی مصروفیت کا بہانہ نہیں بنایا،قادیانیوں کے خلاف جب مقامی احباب نے عدالت میں کیس دائر کیا تو بارہا حاجی صاحب مرحوم تنہا بھی تاریخ پر پیش ہوتے پہلی مرتبہ جب راقم نے کوٹلی سے قادیانیوں کی سرگرمیوں پر ایک سروے رپورٹ روزنامہ اسلام کے لیے تیار کی تو حاجی صاحبؒ نے اس کی اشاعت کے اخراجات اور پھر خود اسے تقسیم کرنے میں بھرپور کردار پیش کیا اپنی دوکان پر بیٹھے ہوئے بھی وہ ہمیشہ اپنے پاس بیٹھنے والوں کو مسئلہ ختم نبوت اور قادیانیت کے دجل وکفر سے آگاہ کرتے رہتے 2005ء میں حاجی صاحب مرحوم اور جمیل احمد مغل صاحب کی طویل کوشش اور محنت سے مرکز ختم نبوت کے لیے کوٹلی میں جگہ وقف ہوئی اس وقت بھی حاجی صاحب پیش پیش تھے اللہ پاک انہیں کروٹ کروٹ پر راحت اور سکون نصیب فرمائے

تحفظ ختم نبوت کی چوکیداری اور قابل رشک موت

حاجی صاحب مرحوم کی تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں خدمات اور والہانہ جذبہ لائق تحسین اور قابل رشک تھا،اس لیے ان کی موت بھی قابل رشک ہوئی۔کچھ اللہ کے نیک بندے ایسے ہوتے ہیں جن کی زندگی اور موت دونوں ہی قابل رشک ہوتی ہیں ان کے چلے جانے کے بعد ہی کمی محسوس ہوتی ہے اور خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کی زندگی دین اور شریعت کے مطابق گزرے اور وہ دینی امور کی بجا آوری میں

فخر محسوس کریں ساتھ ان پر یہ انعام بھی ہو کہ وہ فخر کونین سرور کائنات حضور ﷺ کی ختم نبوت کا محافظ بن کر منکرین ختم نبوت اور گستاخان رسول ﷺ کی آنکھوں کا کانٹا بن جائیں اور ختم نبوت کے نام کی نسبت سے ہی ان کا تعارف ہو اور پھر آخری وقت باوضو حالت میں اللہ کی وحدانیت اور حضور ﷺ کی ختم نبوت کی گواہی دیتے ہوئے اس جہاں فانی سے رخصت ہو جائیں ایسے خوش نصیب لوگ کم ہی ہوتے ہیں جنہیں یہ اعزاز اللہ پاک نصیب فرماتے ہیں۔

حاجی صاحب رحمہ اللہ کا سفر آخرت

8 ذی الحجہ 7 دسمبر 2008 کی رات راقم مظفر آباد اپنے گاؤں میں تھا کہ کوٹلی سے برادر محترم جمیل احمد صاحب نے فون پر حاجی صاحب کے اس دار فانی سے رخصتی کی خبر سنائی جسے سن کر یقین ہی نہیں آ رہا تھا کیونکہ اگلے دن ہی میری فون پر ان سے بات ہوئی تھی اور وہ بالکل ٹھیک تھے اور مجھے کوٹلی آنے کی دعوت دے رہے تھے۔ جمیل صاحب تفصیل بتانے لگے کہ حاجی محمد عارف صاحب نے جامع مسجد خلفائے راشدین میں مغرب کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد گھر میں کھانا کھایا اور بعد ازاں گھر میں ہی عشاء کی نماز کی تیاری کر رہے تھے کہ خالق حقیقی کی جانب سے بلاوا آ گیا حاجی صاحب نے اپنے بیٹے ڈاکٹر ابرار اور دیگر کو کہا کہ کلمہ طیبہ کا ورد کرو اور خود بھی اونچی آواز میں کلمہ طیبہ پڑھنے لگے، اسی اثناء میں ان کے بیٹے ڈاکٹر ابرار صاحب انہیں گاڑی میں لے کر ہسپتال جا رہے تھے کہ راستے میں ہی اس دنیا سے اپنی اصل منزل مقصود کی جانب روانہ ہو گئے ان کی اچانک اس دار فانی سے رخصتی جہاں عزیز و اقارب کے لیے ایک بہت بڑا صدمہ تھی وہاں تحریک تحفظ ختم نبوت کے جملہ کارکنوں کو بھی شدید صدمہ پہنچا، ان کی وفات سے کارکنان ختم نبوت اہم سایے اور دست شفقت سے محروم ہو گئے، تاہم ان کے بیٹے ڈاکٹر ابرار احمد مغل نے اپنے والد مرحوم کے مشن کو نہیں چھوڑا، بلکہ ان سے بڑھ کر محنت اور جذبے سے ایک کارکن کے طور پر کوٹلی میں تحفظ ختم نبوت کے کام میں مصروف عمل رہتے ہیں

کوٹلی میں قادیانی سرگرمیوں کی وجوہات

ضلع کوٹلی کو اگرچہ مدینۃ المساجد کے نام سے یاد کیا جاتا ہے تاہم اس کے باوجود عقیدہ

ختم نبوت کی اہمیت اور فتنہ قادیانیت کے خلاف کھل کر کسی نے بھی کام کی زحمت نہیں کی ، قادیانی اپنے اثر ورسوخ کی وجہ سے نظریہ محنت جاری رکھے ہوئے تھے، نہ صرف سادہ لوح غریب مسلمان ان کے دجل و فریب کا شکار ہوتے تھے بلکہ کئی پڑھے لکھے ڈاکٹر، وکیل، پروفیسر، محکمہ تعلیم جیسے شعبوں سے وابستہ لوگ بھی قادیانیوں کے کفریہ عقائد اور دینی علم نہ ہونے کی وجہ ان کا شکار ہو چکے تھے، ان حالات میں پاکستان سے سال میں ایک دو دن کے لیے کسی مبلغ کی آمد سے قادیانی فتنے کا راستہ نہیں روکا جا سکتا تھا جب کہ ضرورت اس بات کی تھی کہ کوٹلی جیسے شہر میں فتنہ قادیانیت کے سدباب کے لیے کچھ مبلغ ساتھی مستقل تحفظ ختم نبوت کے لئے دن رات محنت کریں اور لوگوں کو قادیانیت کے کفریہ عقائد و نظریات سے آگاہ کرتے ہوئے ان کے ایمان کو محفوظ کر سکیں ، پاکستان میں تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر فتنہ قادیانیت کے خلاف کام کرنے والی جماعتوں کی جانب سے آزاد کشمیر میں ختم نبوت کا نہ تو کسی شہر میں دفتر قائم تھا اور نہ ہی فتنہ قادیانیت سے بچانے کے لیے کوئی مبلغ مستقل طور پر موجود تھا جو مقامی صورت حال کو مدنظر رکھتے ہوئے یہاں کے احباب کی مشاورت سے کام کا لائحہ عمل طے کرتا ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے چند ماہ بعد مفتی خالد میر صاحب تشریف لاتے اور اپنی بساط کے مطابق ختم نبوت کی دعوت اور لٹریچر تقسیم کر دیتے ۔ یہ بات قادیانیوں کے علم میں بھی تھی کہ آزاد کشمیر میں اگر قانونی طور پر انہیں کسی پابندی کا سامنا نہیں تو مذہبی حلقوں کی جانب سے بھی کسی خاص رد عمل کا خطرہ نہیں جس کی وجہ سے وہ بآسانی فتنہ قادیانیت سے لاعلم عوام الناس کو گمراہ کرتے ، اور ہر گزرتے دن کے ساتھ کسی نہ کسی علاقے سے مسلمانوں کے ارتداد کی افسوس ناک اطلاعات موصول ہوتیں ، مسلمان عورتوں کو دھوکہ دے کر ان سے شادیاں کی جا رہی تھیں ۔ سرعام خاتم الانبیا رحمتہ للعالمین ﷺ کی شان اقدس میں گستاخیاں ہوتی رہیں ۔ جب ان کو روکنے کی کوشش کی جاتی تو آزاد کشمیر کے قادیانی سینہ تان کر کہتے ہیں کہ ہم آزاد کشمیر کے آئین کے تحت مسلمان ہیں ۔ آزاد کشمیر کی حکومتی اور سیاسی حلقوں کی طرف سے مسلمانوں کو قادیانیوں کی شرانگیزیاں روکنے کے لیے یقین دہانیاں تو کروائی جاتیں مگر عملی طور پر کچھ

نہیں کیا گیا تھا۔

ارتدادی کمپلیکس کی تعمیر اور قادیانیوں کے خلاف عدالتی فیصلہ

ضلع کوٹلی میں قادیانیوں کے 18 کفریہ مراکز کے بعد آزاد کشمیر کے مرکزی ہیڈ کواٹر کی تعمیر کے لیے قادیانیوں نے خفیہ طور پر کوشش شروع کر دیں اور 2004 میں کوٹلی کے نواحی علاقہ بڑالی کے مقام پر جنگلات کی 8 کنال اراضی پر قبضہ کر کے ارتدادی مرکز قائم کرنے کے لیے پلاننگ شروع کر دی جس کا علم کچھ مقامی دوستوں کو ہوا تو انہوں نے باہمی مشاورت سے قادیانیوں کی سازش ناکام بنانے کے لیے عدالت سے رجوع کیا۔ عقاب ہاشمی ایڈووکیٹ کی سربراہی میں تین رکنی وکلاء کا پینل تشکیل دیا اس وقت تاریخوں پر درجنوں قادیانی عدالت میں سینہ تانے حاضر ہوتے جب کہ مسلمانوں کی جانب سے شعیب ہاشمی، جمیل مغل، حاجی عارف، راقم الحروف اور زاہد الحسن چوہدری تاریخوں پر پیش ہوتے رہے اور الحمد للہ عدالت سے فیصلہ مسلمانوں کے حق میں ہوا اور قادیانیوں سے جنگلات کا 8 کنال رقبہ واگزار کرا دیا گیا اس طرح کوٹلی میں قادیانیوں کے مرکزی ہیڈ کواٹر کی تعمیر کی کوشش ناکام ہو گئی، جو عدالتی محاذ پر قادیانیوں کی پہلی شکست تھی۔

کوٹلی میں قادیانیت کی رسوائی کا آغاز

2004ء کوٹلی شہر میں دفاع پاکستان وافغان کونسل کے زیر اہتمام ایک اجتماع منعقد کیا گیا جس میں ہزاروں کی تعداد میں عوام شریک تھی، سٹیج پر تمام جماعتوں کے اکابر موجود تھے اور قادیانی بھی بڑھ چڑھ کر پیش پیش تھے، تو اس وقت ایک مذہبی راہنماء مولانا عصمت اللہ صاحب کی توجہ قادیانیوں کی طرف دلائی تو پھر انہوں نے اپنے خطاب میں فتنہ مرزائیت کو خوب للکارا، مرزائیوں کے خلاف علی الاعلان مجمع عام میں پہلی مرتبہ کسی نے کھل کر قادیانیت کے کفر کو واضح کیا تو مرزائیت کانپ گئی جتنے بھی قادیانی سٹیج پر موجود تھے وہ سب دم دبا کر بھاگ گئے کوٹلی میں قادیانیوں کی بدمعاشی اس قدر بڑھ چکی تھی کہ انہیں یہ اندازہ ہی نہیں تھا کہ کوئی انہیں للکار سکتا ہے،

مسلمان میت کو غسل دینے والا قادیانی

چھنی محلّہ ختم نبوت میں ایک مسلمان کی فوتگی پر تحریک کے ذمہ داران کو اطلاع ملی کہ مسلمان میت کو قادیانی غسل دے رہا ہے، جس پر تحریک کے ساتھی موقع پر پہنچے تو واقعی قادیانی میت کو غسل دے رہا تھا تحریک کے ساتھیوں نے موقع پر موجود مسلمانوں کو شرم دلائی کہ اپنے مرحوم بھائی کی میت کو ایک کافر اور مرتد سے ناپاک کروا رہے ہیں اور غصے سے اس قادیانی کو بازو سے پکڑ کر اٹھایا تو وہ کانپتے ہوئے میت والوں کے گھر سے بھاگا۔

قادیانی کے فرار کیساتھ ہی تحریک کے ذمہ داران کی جانب سے واضح اعلان کیا گیا کہ کوئی بھی قادیانی اور مرزائی مسلمان کے جنازے میں شرکت نہیں کر سکے گا، چونکہ اس سے پہلے قادیانی بھی مسلمانوں کے جنازوں، غمی، خوشی میں برابر شریک ہوتے تھے اور مسلمان بھی اسے کوئی عیب نہیں سمجھتے تھے، جنانچہ جب نماز جنازہ کے وقت صفیں سیدھی ہوگئیں تو تحریک کے کارکنان نے پورے مجمع میں ہر صف کے اندر اعلان کیا کہ اگر کوئی قادیانی ہے تو وہ باہر نکل جائے، الحمدللہ اس دن کوٹلی میں یہ پہلا موقع تھا کہ قادیانیوں کو جنازہ میں آنے کی ہمت نہیں ہوئی انہیں پہلے ہی یہ پیغام مل گیا تھا کہ میت کو غسل دیتے ہوئے جو حشر قادیانی کے ساتھ ہوا عین جنازہ کے موقع پر بھی ذلت اور رسوائی کا سامنا ہوگا۔

کوٹلی میں ارتدادی مرکز کے خلاف مظاہرہ

کوٹلی شہر میں قادیانیوں کے تین ارتدادی مراکز قائم ہیں محلّہ بلیاہ میں واقع مرکز کو اہمیت حاصل ہے جو پورے ضلع کا ہیڈ کوارٹر سمجھا جاتا ہے اس کی شکل وصورت مسجد کی طرح ہے اور اوپر چھ مینار ساتھ ڈش انٹینا بھی لگا ہوا ہے 2010 میں قادیانیوں نے اس مرکز کی خفیہ توسیع شروع کی تو تحریک تحفظ ختم نبوت کوٹلی کے ذمہ داران نے پہلے مقامی انتظامیہ کو آگاہ کیا جب انتظامیہ کی جانب سے کوئی روکاٹ پیدا نہیں کی گئی تو پھر تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے دوستوں نے کوٹلی میں قادیانیوں کی غیر قانونی سرگرمی کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا، قادیانیوں نے شہر کے گنجان آباد محلّہ بلیاہ میں آئین کی بدترین خلاف ورزی کرتے ہوئے ارتدادی مرکز کی توسیع کر دی۔ اس احتجاج میں تحریک تحفظ ختم نبوت

،انجمن طلباء اسلام، انجمن فدائیان رسول ﷺ کے کارکنان اور راہنماؤں نے شرکت کی۔

قادیانیوں کی جانب سے غیر قانونی اسلحہ دکھانے اور سنگین دھمکیاں دینے اور ختم نبوت کے پروانوں کو ڈرانے دھمکانے کے خلاف تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے علمائے کرام سکول و کالج کے طلباء ، انجمن تاجران اور سول سوسائٹی کی جانب سے کوٹلی شہید چوک میں احتجاجی مظاہرہ کرتے ہوئے شہر بھر میں قادیانیوں کی شرانگیزیوں کے خلاف شٹر ڈاون ہڑتال کر دی ۔

اس سارے واقعہ پر مقامی انتظامیہ نے چشم پوشی کا مظاہرہ کیا۔ انتظامیہ کو قادیانیوں کی خلافِ قانون اور خلافِ آئین سرگرمیوں کے بارے میں آگاہ کیا گیا لیکن انتظامیہ نوکری بچانے کی خاطر مسلمانوں کے مطالبات پر خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہی تھی۔ قادیانیوں نے محلّہ بلیاہ میں اپنے مرکز کی توسیع کر کے مین روڈ پر بہت بڑا گیٹ نصب کر کے آئین کی مکمل دھجیاں بکھیر کے رکھ دیں ۔مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت قادیانیوں نے کئی مراکز قائم کر رکھے ہیں جن کی شکل وصورت مسجد کی طرح ہے۔ جو کہ آئین و قانون کی کھلم کھلی خلاف ورزی اور قانون کو چیلنج کرنے کے مترادف ہے، مقامی انتظامیہ سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کو آئین و قانون کا پابند بنایا جائے اور ان کو ارتدادی سرگرمیوں اور ارتدادی مراکز کی تعمیر و توسیع سے روکا جائے اور جن مراکز کی شکل وصورت مساجد کی طرح ہے ان کے مینار و محراب کو مسمار کرے اور قادیانیوں کی دکانوں پر جہاں پر قرآنی آیات لکھی گئی ہیں انہیں بھی مٹایا جائے، انتظامیہ مسلمانوں کے جذبات کو مجروع نہ کرے۔ ہم ہر صورت جانوں کے نذارنے پیش کر کے ختم نبوت اور ناموس رسالت ﷺ کا تحفظ کریں گے۔

تحریک تحفظ ختم نبوت کا قیام

کوٹلی کے علاقہ رولی میں ایک سرکاری سکول کے سائنس ٹیچر نے جب سر عام قادیانیت قبول کرنے کے بعد طلباء کو بھی مرتد بنانے کی کوشش شروع کی تو اس پر کوٹلی کے مذہبی کارکنان کافی پریشان ہوئے اور صورتحال دن بدن تشویشناک ہوتی گئی۔ کوٹلی اور کشمیر کے بعض مقامی احباب کی طرف سے پاکستان میں ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والی تمام جماعتوں کے قائدین کو اس نازک صورتحال سے زبانی

وتحریری طور پر آگاہ کیا جاتا رہا تاہم پاکستانی جماعتوں کی آزاد کشمیر میں عدم دلچسپی کی وجہ سے ریاست کشمیر کے مقامی ساتھیوں نے اپنے رب کے بھروسہ پر فتنہ قادیانیت کے خلاف کام کرنے کا فیصلہ کرلیا ،عدالت سے مسلمانوں کے حق میں فیصلے کے بعد کوٹلی میں قادیانیوں کی کفریہ یلغار اور بڑھتی ہوئی سرگرمیاں روکنے کے لیے مقامی طور پر بھائی جمیل احمد مغل ،مولانا ساجد الرحمٰن ،بھائی غلام ربانی ، جناب شعیب ہاشمی ،حافظ ظہیر عباس ،ودیگر دوستوں کی مشاورت سے 2003 میں تحریک تحفظ ختم نبوت کی بنیاد رکھتے ہوئے حاجی محمد عارف مغل مرحوم کو تحریک کا سرپرست مقرر کیا گیا،اور شہید چوک کوٹلی میں ایک دفتر بھی قائم کیا گیا اس وقت تحریک کا دائرہ کار صرف ضلع کوٹلی تک ہی محدود تھا۔

اس سارے واقعہ کی اطلاع اسلام آباد میں جب قاری عبدالوحید قاسمی مدظلہ کو ہوئی تو سب سے پہلے ان کی طرف سے ڈھیروں دعاؤں سے مزین خط موصول ہوا جس میں انہوں نے قادیانیت کے گڑھ میں منظّم کام شروع کرنے پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اپنے ہر ممکنہ تعاون کا یقین دلایا اور حوصلہ افزائی بھی فرمائی ان کی راہنمائی اور معاونت میں الحمدللہ کارواں جاری رہا۔

2007 میں آزاد کشمیر کے دیگر مکاتب فکر کے دوستوں سے باہمی مشاورت کرتے ہوئے ریاست کے اندر ختم نبوت کے محاذ پر کام کا فیصلہ کیا گیا معروف بزرگ ولی کامل پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزارویؒ خلیفہ مجاز شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کی زیرسرپرستی تحریک تحفظ ختم نبوت کا دائرہ پورے آزاد کشمیر میں پھیلا دیا،قاری عبدالوحید قاسمی مدظلہ کو تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کا صدر مقرر کیا گیا،جب کہ محرک قرارداد ختم نبوت میجر (ر) محمد ایوبؒ کے داماد کرنل (ر) عبد القیوم خان کی زیرسرپرستی نوجوان علمائے کرام پر ایک مجلس شوری تشکیل دی گی جس میں مولانا عبداللہ شاہ مظہر،مولانا عتیق الرحمٰن دانش ،مولانا رضوان حیدر،ڈاکٹر ابرار احمد مغل ،قاری عبدالقیوم فاروقی ، علامہ عبدالخالق نقشبندی،مفتی عمر فاروق ،مولانا حسین احمد مدنی ،حافظ ابرار احمد کے نام شامل تھے،اس وقت سے یہ کارواں اپنی منزل کی جانب گامزن رہا اور آج الحمدللہ آزاد کشمیر کے ہر اضلاع سے کارکنان اس تحریک کا حصہ ہیں

تحریک کے قیام کا مقصد

تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کی مقامی اور غیر سیاسی تنظیم ہے جس کا مقصد خطہ کشمیر میں منکرین ختم نبوت قادیانی سرگرمیوں کی قانونی دائرہ کار میں رہتے ہوئے روک تھام کرنا، سادہ لوح مسلمانوں کو عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت بتانا، قادیانیوں کے کفر و دجل کو طشت از بام کرنا اور خطہ کشمیر میں ہونے والی قادیانی سازشوں سے آگاہ کرنا ہے تاکہ مسلمانوں کا ایمان اور خطہ کشمیر کی دینی ثقافت محفوظ رہے، تحریک کے پلیٹ فارم سے آزاد کشمیر و پاکستان سے مختلف علمائے کرام اور اکابرین ختم نبوت کو وقتا فوقتا دورہ کوٹلی پر بلایا جاتا اور عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت و ردقادیانیت پر پروگرامز منعقد کرائے جاتے، سکول و کالجز اور دینی مدارس مساجد میں اہمیت ختم نبوت پر کورسز منعقد کرائے گئے تاکہ فتنہ قادیانیت کی سازشوں کے خلاف عوام الناس میں بیداری کی لہر پیدا کی

جاسکے، تحریک کے پلیٹ فارم سے تمام مذہبی وسیاسی جماعتوں کو بلاتفریق کوٹلی میں ہونے والے اجتماعات ختم نبوت میں بلایا جاتا آزاد کشمیر و پاکستان سے کئی بزرگ اور اکابر علماء کرام کوٹلی تشریف لاتے اور کارکنان ختم نبوت کو اپنی دعاؤں سے نوازتے۔

کوٹلی میں مرکز ختم نبوت کی تعمیر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مفتی خالد میر صاحب نے 2004ء میں اکابرین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا صاحب اور مولانا اسماعیل شجاع آبادی صاحب کو ۲ روزہ تبلیغی دورہ پر کوٹلی دعوت دی۔ عوامی سطح کے پروگرام کے لیے سرکاری کونسل ہال میں ختم نبوت کانفرنس کو منعقد ہونا تھا تاہم سرکاری اداروں میں قادیانیوں کے اثر و رسوخ کی وجہ سے ہال کی اجازت نہ مل سکی، جب کہ دونوں مہمان بزرگ حضرات کوٹلی تشریف لا چکے تھے، شہر بھر کی مرکزی مساجد میں بھی کانفرنس کی اجازت نہ ملی تو چھنی محلّہ میں ختم نبوت کے ہر دلعزیز کارکن بھائی جمیل احمد مغل نے اپنے محلے کی چھوٹی سی مسجد میں اکابرین کا بیان بعد نماز مغرب رکھا ایسی صورتحال یقینی طور پر افسوسناک اور پریشان کن تھی کہ ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کے لیے کوٹلی میں کوئی جگہ میسر نہیں جہاں کھل کر فتنہ قادیانیت کے خلاف کام کیا جائے، بزرگان

ختم نبوت کے سفر کے بعد تحریک تحفظ ختم نبوت کوٹلی کے احباب نے آپس میں مشورہ کیا کہ شہر میں مستقل طور پر مرکز ختم نبوت کے لیے جگہ تلاش کی جائے اور وہیں ساتھ ہی جامع مسجد خاتم النبین ﷺ بھی تعمیر کی جائے تاکہ تحفظ ختم نبوت کے لیے مستقل بنیادوں پر کام کیا جاسکے اور پاکستان سے آنے والے بزرگ علمائے کرام کو کوٹلی میں کام کے سلسلے میں پریشانی نہ ہو اپنا مرکز نہ ہونے کی وجہ سے منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے خلاف موثر کام نہیں ہوسکتا تھا چنانچہ 2003 سے تحریک تحفظ ختم نبوت کے مقامی ساتھیوں سے مل کر مرکز ختم نبوت کے لیے جگہ کی تلاش شروع کر دی۔ دو سال کی کوشش کے باوجود جب کوٹلی میں کوئی جگہ مرکز ختم نبوت کے لیے نہ ملی تو تحریک کے سیکرٹری اطلاعات بھائی جمیل مغل نے اپنے نانا سے بات کرنے کی حامی بھر لی، چند دنوں بعد انہوں نے یہ نوید سنائی کہ اہل محلّہ کی جانب سے مسجد کے تمام انتظام وانصرام تحریک تحفظ ختم نبوت کے سپرد کیے جانے پر اتفاق ہوگیا ہے اور مزید پانچ مرلہ بھی ساتھ وقف کی جائے گی، جس کے بعد تحریک کے ساتھیوں نے سابقہ مسجد کو شہید کر کے اسی جگہ کو مرکز ختم نبوت کے نام سے تعمیر کرنے کا فیصلہ کرتے ہوئے تین منزلہ خوبصورت مسجد و مدرسہ کا نقشہ بنا کر تعمیر شروع کرادی اگست 2005 میں مرکز ختم نبوت کوٹلی کی تعمیر کے لیے سنگ بنیاد رکھا گیا۔

ضلع کوٹلی میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے سدباب اور عوام الناس کو قادیانی فتنے سے آگاہ کرنے کے لیے ایسے مرکز کی اشد ضرورت تھی جسے تحریک تحفظ ختم نبوت کے مقامی ساتھیوں نے شب و روز محنت اور کوشش کے بعد حاصل کیا۔

مرکز کی تعمیر اور سفر حرمین شریفین

کوٹلی میں مرکز ختم نبوت کی تعمیر شروع ہوئے دو ماہ ہو چکے تھے بنیادوں کی تکمیل آخری مراحل میں تھی کہ اللہ پاک نے کرم فرمایا کہ سفر حرمین شریفین کا پروانہ مل گیا جو دل کی حسرت اور آرزو تھی کہ بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضری نصیب ہو جائے، چنانچہ 14 اکتوبر 2005 رمضان المبارک کی تراویح کے وقت بیت اللہ شریف میں حاضری ہوئی، عمرہ کی ادائیگی کے بعد ابھی مکہ مکرمہ میں قیام کا تیسرا دن تھا کہ 8 اکتوبر سانحہ زلزلہ پیش آیا، دوسرے روز عشاء کے بعد مدینہ منورہ حاضری کے لیے سفر

کیا اور فجر مسجد نبوی شریف میں ادا کی اور بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضری کے چند دن بعد ہی واپسی ہوگئی، زلزلے کی وجہ سے تقریباً چھ ماہ کے تعطل کے بعد دوبارہ تیز رفتاری سے جب کام شروع کیا گیا تو الحمد للہ مختصر سے وقت میں دو منزلہ عمارت پایہ تکمیل کے قریب پہنچ گئی اور تعمیراتی کام کے ساتھ ساتھ درس وتدریس کا نظام بھی شروع کردیا ،ستمبر 2007 میں تحریک تحفظ ختم نبوت کی دعوت پر انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ پاکستان کے صدر مولانا محمد الیاس چینوٹی چھ دن کے لیے کوٹلی تشریف لائے اور پہلی مرتبہ کوٹلی میں ردقادیانیت کورس پڑھایا، جب کہ آخری تقریب میں مکہ مکرمہ سے شیخ المشائخ مولانا عبدالحفیظ مکیؒ بھی تشریف لائے اور درس وتدریس کا سلسلہ الحمد للہ شروع ہوا مرشد گرامی ولی کامل پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا پیرعزیز الرحمٰن ہزارویؒ ،مولانا سعید یوسف خان ،سینٹر سید ہدایت اللہ شاہ، مفتی ابراہیم عزیز اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دیگر علمائے کرام بھی گاہے بگاہے کوٹلی تشریف لاتے رہے جس محلے میں مرکز ختم نبوت تعمیر ہوا اس محلے کا نام ''محلّہ ختم نبوت'' اور ساتھ سے گزرنے والی سڑک کا نام بھی ''شارع ختم نبوت'' رکھا گیا۔

مرشد گرامی حضرت ہزارویؒ کی سر پرستی اور شفقت

تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر سمیت درجنوں دینی تحریکوں اور سینکڑوں دینی مدارس کے سرپرست اعلی ولی کامل محبوب العلماء مرشد گرامی مولانا پیرعزیز الرحمٰن ہزارویؒ کا شمار قطب الاقطاب حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ مہاجر مدنی کے محبوب خلفاء میں ہوتا تھا 1994ء میں راولپنڈی کی جامع مسجد صدیق اکبرؓ آلہ باد میں حضرتؒ سے پہلی ملاقات اور پھر جنوری 2020ء میں مدینہ منورہ مسجد نبوی شریف میں گنبد خضریٰ کے سامنے اپنے بیٹے محمد ابوبکر کے ہمراہ آخری ملاقات ہوئی ان کے درمیان زندگی کا طویل عرصہ حضرت مرشد گرامیؒ کی سرپرستی، محبتیں، اور شفقتیں سمیٹیں یقینی طور پر اُن کی وفات ایسا صدمہ ہے جو زندگی بھر نہیں جائے گا مریدین سمیت لاکھوں علماء، طلباء اور کارکنان ختم نبوت بھی حضرتؒ کی جدائی پر اپنے آپ کو یتیم ہی سمجھ رہے ہیں آپؒ روایتی پیر ہی نہیں بلکہ بیک وقت کئی خصوصیات کے حامل انسان تھے، آپؒ نے ہمیشہ اہل حق کی تمام تحریکوں میں اہم کلیدی کردار ادا کیا،

تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کی سرپرستی

2003ء میں کوٹلی سے تحریک تحفظ ختم نبوت کے نام سے کام کا آغاز کیا تو راقم الحروف اپنے مخدوم مکرم تحریک کے صدر مولانا قاری عبدالوحید قاسمی مدظلہ کے ہمراہ حضرت مرشد گرامیؒ کے پاس حاضر ہوا اور انہیں کوٹلی میں فتنہ قادیانیت کی شرانگیزیوں اور ختم نبوت کے لیے کام شروع کرنے کی کوشش وسعی کی ساری صورتحال سے آگاہ کیا حضرتؒ نے بہت دعائیں فرمائیں اور خود بھی ان علاقوں میں تحفظ ختم نبوت کے لیے حاضری کا وعدہ فرمایا کہ جب اور جہاں میری ضرورت ہو تو میں آقا ﷺ کی عزت وناموس کے لیے حاضر ہوں۔ حضرت اس موقع پر اکثر یہ جملہ فرمایا کرتے تھے کہ آقا ﷺ کی ناموس پر جان مال ماں باپ اور بیوی بچے سب قربان ہو جائیں، تو یہ سعادت ہے۔ حضرت مرشد گرامیؒ نے کوٹلی ،چکسواری، راجدھانی، باغ، مظفر آباد، ہٹیاں بالا، شاریاں کے اسفار بھی کیے، اور ہر جگہ ختم نبوت کی آواز لگائی اور مسلمانوں کے دلوں میں محبت رسول ﷺ کو اجاگر کیا۔ 2016ء جب آزاد کشمیر اسمبلی میں قرارداد ختم نبوت کو آئین کا حصہ بنانے کی تحریک چلی تو پھر دوبارہ مولانا قاری عبدالوحید قاسمی مدظلہ کے ساتھ حضرت جیؒ کے پاس حاضر ہوئے دعاؤں کی درخواست کے ساتھ تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کی مستقل سرپرستی کی بھی گزارش کی تو فوری طور پر بلا حیل وحجت تحریری طور پر لکھ دیا کہ میں تو ختم نبوت کا ادنی رضا کار اور خادم ہوں جب اور جہاں میری ضرورت ہو تو مجھے حکم کریں۔ یہ حضرتؒ کی عاجزی وانکساری اور آقا ﷺ سے عشق ومحبت تھا۔ جب بھی کوئی ختم نبوت یا ناموس صحابہ واہلبیت رضوان اللہ علیہ اجمعین کی بات کرتا حضرتؒ بہت خوش بھی ہوتے اور دعائیں بھی دیتے حضرتؒ سے جب بھی ملاقات ہوتی تو شفقتا اپنے پاس بٹھا کر کام کے سلسلے میں پوچھتے اور مفید مشورے دیتے۔

مظفر آباد مرکز ختم نبوت کا افتتاح

مظفر آباد چھلہ بانڈی میں تحریک کے ڈویژنل ناظم قاری عبدالقیوم کی شبانہ روز محنت وکاوش سے 2014 میں مرکز ختم نبوت کے لیے جگہ ملی، تو تحریک کے کارکنان نے اللہ کے بھروسے پر اس مرکز

کی تعمیر شروع کردی اور ڈیڑھ سال کے عرصے میں جامع مسجد حسنین کریمینؓ ایک منزل تعمیر ہوئی۔

2016 میں جب مسجد کے افتتاح کے لیے حضرت ہزارویؒ سے خصوصی طور پر وقت لیا گیا کانفرنس سے ایک دن قبل میں جب حضرت جیؒ سے ملاقات کے لیے دارلعلوم زکریا ترنول پہنچا تو حضرتؒ کی کمر میں درد تھا اور وہ لیٹے ہوئے تھے۔ مجھے دیکھ کر فرمایا ہاں جی آ گئے ہیں؟

یہ مٹھائی کیسی؟ تو میں نے عرض کیا کہ 26 اپریل 2016ء کو دوسری مرتبہ آزاد کشمیر اسمبلی میں قرارداد ختم نبوت دوبارہ پاس ہوئی ہے اس کی خوشی میں مٹھائی ساتھ لایا ہوں۔ حضرتؒ نے جب یہ بات سنی تو خوشی سے جھوم گئے اور بیٹھ گئے اور آزاد کشمیر اسمبلی ممبران کو مبارکباد دیتے ہوئے فرمایا کہ کل مظفر آباد میں ہونے والی ختم نبوت کانفرنس کی کیا ترتیب ہے؟ میں نے گزارش کی کہ پروگرام تو مغرب کے بعد ہے لیکن اگر سفر صبح جلدی کریں گے تو کچھ آرام بھی ہو جائے گا۔ حضرتؒ فرمانے لگے میری کمر میں کافی درد ہے سفر ناممکن تھا میں نے یہی ارادہ کر لیا تھا کہ کسی اور کو اپنی جگہ بھیج دوں گا، لیکن اس خوشخبری کے بعد میں خود مظفر آباد جا کر ممبران اسمبلی کو مبارکباد دوں گا اگرچہ لیٹ کر ہی سفر کرنا پڑے۔ تو پھر دوسرے دن علی الصبح حضرتؒ راولپنڈی سے گاڑی میں لیٹ کر مظفر آباد پہنچے۔ حضرتؒ سے جب بھی راقم نے آزاد کشمیر کے لیے وقت مانگا تو اپنی جیب سے ڈائری نکال کر دیتے کہ بیٹا اس میں دیکھیں کہ وہ دن اگر خالی ہے تو نوٹ کر دیں۔

کارکنان ختم نبوت کا اکرام اور تبرکات کی زیارت

. یہ حضرت جیؒ کی شفقت اور محبت ہی تھی کہ ہم جیسے بے عملوں اور نکموں کو بھی حوصلہ دیتے اور اپنے بچوں کی طرح دعاؤں سے نوازتے۔ جو بھی شخص دین کے کسی بھی شعبے میں لگا ہوتا حضرت اس کے لیے دعائیں فرماتے اور ہر شخص یہی سمجھتا کہ حضرتؒ مجھ سے ہی پیار کرتے ہیں، وہ سادگی، عاجزی انکساری کا پیکر تھے، کسی دوسرے کے لیے کبھی بوجھ بن جانا پسند نہیں فرماتے تھے، 6 فروری 2018ء کو جب آزاد کشمیر اسمبلی سے ختم نبوت بل پاس ہوا تو اسلام آباد میں تین دن کے بعد 9 فروری کو تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کی شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا جس میں وزیر اعظم راجہ فاروق حیدر خان سے

ملاقات اور حکومت آزاد کشمیر کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے آل آزاد کشمیر ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا، اجلاس کے بعد راقم الحروف، مظفرآباد ڈویژن کے ناظم قاری عبدالقیوم اور تحریک کے فعال رکن راجہ آصف خان سمیت تین رکنی وفد حضرتؒ سے ملاقات اور اجلاس کے فیصلے سے آگاہ کرنے اور دعاؤں کے لیے دارلعلوم زکریا ترنول حضرتؒ کے پاس حاضر ہوا، مہمان خانے میں دور دراز سے کافی لوگ حضرتؒ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جیسے ہی ہم کمرے میں داخل ہوئے تو حضرتؒ نے بڑی خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے آزاد کشمیر اسمبلی سے ختم نبوت بل کی منظوری پر ہمیں مبارکباد دی اور پورے مجمع سے فرمایا کہ یہ آزاد کشمیر ختم نبوت کے کارکن ہیں ہماری حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے پہلے مٹھائی کھلائی اور اس کے بعد فرمایا کہ اس عظیم کام کی نسبت اور برکت سے سب کو آج تبرکات شریف کی زیارت کرواتا ہوں چنانچہ خادم کو گھر بھیج کر تبرکات والا بکس منگوایا گیا اور سب کو روضہ اقدس ﷺ کے غلاف مبارک اور موئے مبارک سمیت غلاف کعبہ کی زیارت کروائی، پھر فرمایا کہ میں 26 اپریل کو ہونے والی کانفرنس میں خود شرکت کروں گا، چنانچہ آپؒ کانفرنس کی کامیابی کے لیے دعائیں کرتے رہے اور اپنے سب متعلقین کو کانفرنس میں شرکت کی ہدایت بھی فرمائی، خود بھی کانفرنس میں تشریف لائے۔

حضرت ہزارویؒ سے تحریک کے کارکنان کی آخری ملاقات

جب کبھی مرکزی شوریٰ کا اجلاس ہوتا تو حضرتؒ سے درخواست کرتے تو ضرور اجلاس کی صدارت فرماتے، دسمبر ۲۰۱۹ میں مرکزی شوریٰ کا سالانہ اجلاس کورنگ ٹاؤن جامع مسجد فاروق اعظمؓ میں منعقد ہوا۔ اجلاس سے دو دن قبل فون پر حضرتؒ کے خادم مولانا عبدالروف صاحب کے ذریعے حضرتؒ سے اجلاس میں شرکت کی گزارش کی تو حضرتؒ نے درخواست قبول کرتے ہوئے وقت کا پوچھا اور دوسرے دن قبل از وقت کورنگ ٹاؤن مقررہ مقام پر پہنچے، شرکائے اجلاس سے محبت رسول ﷺ اور عشق رسالت ﷺ پر دل سوز بیان فرمایا، حضرتؒ صرف روایتی طور پر تحریک کی سرپرستی نہیں بلکہ تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کے زیر اہتمام ہونے والی ختم نبوت کانفرنسوں میں بخوشی تشریف لے جاتے۔

قادیانی سرگرمیوں کا تعاقب اور میڈیا مہم!

سرکاری اداروں میں قادیانیوں کی سرگرمیوں اور ضلع کوٹلی میں قادیانی کفریہ نیٹ ورک کو بے نقاب کرتے ہوئے 2003 میں ایک رپورٹ اس وقت روزنامہ اسلام میں شائع ہوئی اور کوٹلی کی تاریخ میں پہلی مرتبہ قادیانیت کے کفر کے خلاف 2500 کی تعداد میں اخبار تقسیم ہوا، قادیانی کفر بے نقاب ہونے پر کوٹلی کی قادیانیت بوکھلاہٹ کا شکار ہوئی اور اپنے روایتی انداز میں بے نام دھمکی آمیز خطوط کے ذریعے ڈرانے کی کوشش کی گئی ،لیکن اللہ پاک نے اس کے بعد حوصلہ دیا اور پھر چند ہی دنوں کے بعد دوبارہ نئے اضافے کے ساتھ 24 صفحات پر مشتمل ایک رسالہ پانچ ہزار کی تعداد میں شائع کر کے تقسیم کیا گیا جس سے کوٹلی کے مسلمانوں میں ایک جذبہ پیدا ہوا اور کھل کر کچھ دوست فتنہ قادیانیت کے خلاف کام کے لیے سامنے آئے ،گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ ضلع بھر سے قادیانیوں کی سرگرمیوں کو مانٹیر کیا گیا اور تیسری مرتبہ قادیانیت کے منصوبوں اور ارتدادی مراکز کی تعداد سمیت سرکاری محکموں میں قادیانی ملازمین اور ان کی کفریہ سرگرمیوں کو بے نقاب کرتے ہوئے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضلیت سمیت تمام مکاتب فکر کے جید علمائے کرام شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف خانؒ ، پیر عتیق الرحمٰن فیض پوریؒ ،مفتی عبدالخالق راولاکوٹ ،علامہ وسیم رضا ، علامہ عبدالخالق نقشبندی اور محرک قرارداد ختم نبوت میجر محمد ایوب خانؒ کے خصوصی انٹرویو شامل کیے گئے اور دس ہزار کی تعداد میں رسالہ شائع کر کے پورے آزاد کشمیر میں قادیانیت کے کفر کو بے نقاب کرنے کے لیے مفت تقسیم کیا گیا ، پھر گاہے بگاہے مختلف جماعتوں سے ختم نبوت لٹریچر منگوا کر اس کی تقسیم کا عمل بھی جاری رہا، تاکہ قادیانیت کا کفر عوام کے سامنے بے نقاب کیا جائے۔

پیر عتیق الرحمٰن فیض پوریؒ کی کانفرنس اور ”صدائے ختم نبوت“ اخبار کی تقسیم

تحریک تحفظ ختم نبوت کی جانب سے کوٹلی میں وقتاً فوقتاً مختصر لٹریچر کی اشاعت اور تقسیم کا سلسلہ جاری رہتا تھا بعض اوقات کسی اہم مواقع پر خصوصی اشاعت کے ذریعے قادیانی سرگرمیوں کو بے نقاب

کیا جاتا، 2007 میں وزیر مذہبی امور پیر عتیق الرحمٰن فیض پوریؒ کی جانب سے کوٹلی ڈگری کالج گراؤنڈ میں آل آزاد کشمیر ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس میں بھمبر سے نیلم تک ہزاروں افراد شریک ہوئے اس موقع پر تحریک تحفظ ختم نبوت کے کارکنان نے ''صدائے ختم نبوت'' کے نام سے چار صفحات پر مشتمل اخبار 10 ہزار کی تعداد میں شائع کر کے کانفرنس کے شرکاء میں تقسیم کیا جس میں کوٹلی کے اندر چھپے قادیانیوں کی تمام تر تفصیلات اور ان کے کفریہ مراکز اور تمام شعبوں میں سرکاری و غیر سرکاری قادیانی ملازمین، قادیانی دوکانداروں کی ایک فہرست شائع کر کے قادیانیت کو سر عام بے نقاب کیا، اخبار تقسیم ہونے کے بعد پہلی مرتبہ کھل کر کوٹلی میں قادیانیت پوری طرح بے نقاب ہوگئی، ہر طرف ''صدائے ختم نبوت'' کا چرچا تھا جو گمنام غازیان ختم نبوت کی محنت و کاوش کا ایک ثمر تھا، تاہم مقامی حالات اور قادیانی لٹریچر کے سد باب میں دوست واحباب کی مشاورت سے مستقل ایک رسالہ کی اشاعت کا فیصلہ کیا گیا اور ستمبر 2008 میں پہلا سہ ماہی مجلّہ ''ندائے ختم نبوت'' کے نام سے شائع کیا گیا جو تقریباً چھ سال تک مسلسل شائع ہوتا رہا اور بعد میں سوشل میڈیا و دیگر جماعتی مصروفیات کے باعث اس مجلّے کی اشاعت کو روک کر دیگر ضروری لٹریچر کی اشاعت جاری کی جو الحمدللہ آزاد کشمیر بھر میں ہونے والی ختم نبوت کانفرنسوں اور کورسز کے مواقع پر مفت تقسیم کیے جاتے ہیں۔

مجلّہ ''ندائے ختم نبوت'' کی اشاعت اور ترسیل

مورخہ 26 ستمبر 2008 کو تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کا سہ ماہی ترجمان مجلّہ ''ندائے ختم نبوت'' کا پہلا پرچہ کوٹلی پہنچا جس کی تقسیم اور ترسیل کی ذمہ داری مقامی رکن سیکرٹری جنرل کوٹلی جمیل احمد مغل کی تھی جنھوں نے بیرون ملک برطانیہ، دوبئی، کویت کے علاوہ پاکستان و آزاد کشمیر کے تمام مکاتب فکر کے اکابر علمائے کرام، مشائخ عظام، مدارس دینیہ، ممبران اسمبلی، صحافیوں اور ختم نبوت کے مشن پر کام کرنے والی تمام تنظیموں کے ذمہ داران کو خصوصی ڈاک کے ذریعے ارسال کیے جن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر شیخ المشائخ خواجہ خان محمدؒ، انٹرنیشنل ختم نبوت موؤمنٹ کے امیر الشیخ عبدالحفیظ مکیؒ، مولانا محمد الیاس چنیوٹی مدظلہ ممبر پنجاب اسمبلی، سابق جسٹس مفتی تقی عثمانی مدظلہ، شیخ

الحدیث مولانا محمد یوسف خانؒ، صاحبزادہ پیر عارف شاہ گیلانی مدظلہ، پیر نصیر الدین گولڑوی، صاحبزادہ پیر عتیق الرحمٰن فیض پوریؒ، پیر محمد صادقؒ درسگاہ گلہار شریف کوٹلی خصوصی طور پر قابل ذکر ہیں جب کہ کوٹلی کے تمام صحافیوں، وکلاء، آئمہ مساجد، اور عقیدہ ختم نبوت سے دلچسپی رکھنے والے حضرات تک بھی ''مجلّہ ندائے ختم نبوت'' پہنچایا گیا ندائے ختم نبوت کی اشاعت پر علمائے کرام، صحافی اور سماجی حلقوں نے خوشی ومسرت کا اظہار کرتے ہوئے تحریک تحفظ ختم نبوت کی انتظامیہ کو خراج تحسین پیش کیا۔

صاحبزادہ صاحب گلہار شریف سے ملاقات اوران کے نام خط

''مجلّہ ندائے ختم نبوت'' کی اشاعت کے بعد تحریک تحفظ ختم نبوت کوٹلی کے ایک وفد نے درس شریف گلہار کے جانشین صاحبزادہ زاہد سلطانی صاحب سے 2009. میں خصوصی ملاقات کی تا کہ انہیں کوٹلی میں قادیانیوں کی شرانگیزیوں سے آگاہ کیا جائے، مختصر سی نشست میں تحریک کی جانب سے صاحبزداہ صاحب کو یہ خط بھی پیش کیا گیا تھا

محترمی مکرمی جناب حضرت مولانا صاحبزادہ زاہد سلطانی صاحب جانشین درس شریف گلہار کوٹلی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیریت ہوں گے

بصورت احوال ! آپ کے والد گرامی حضرت محترم الحاج پیر صادق صاحبؒ کی وفات سے ہونے والے خلاء کی وجہ سے آزاد کشمیر میں بالخصوص اور دینی حلقوں میں بالعموم ایک سوگواری کی کیفیت چھائی ہوئی ہے کسی دینی اور روحانی شخصیت کا اس دنیا سے رخصت ہو جانا اس کے حق میں تو بہتر ہوتا ہے کہ وہ اپنے محبوب حقیقی سے ملاقات کا شرف حاصل کر لیتا ہے جس کے لیے وہ ہمیشہ بے تاب رہتا ہے لیکن پیچھے رہ جانے والے متعلقین کے لیے ان کی جدائی کسی سانحہ سے کم نہیں ہوتی۔ محترم الحاج پیر صادق صاحبؒ کی وفات سے امت مسلمہ ایک عظیم روحانی شخصیت سے محروم ہو گئی اور یہ خلاء صدیوں تک پورا نہیں ہو سکے گا اللہ پاک کروٹ کروٹ انہیں اپنی رحمت سے نوازے اس فانی دنیا سے ہر انسان نے اپنی اصلی منزل مقصود کی طرف روانہ ہونا ہے اور کامیابی وکامرانی صرف انہی کے لیے ہے جنہوں

نے اس فانی دنیا سے بے نیاز ہو کر اپنے محبوب حقیقی کی پیروی میں، اس کی منشا اور رحمت کائنات آقا دو جہاں محبوب کبریاء حضورﷺ کی پاکیزہ زندگی اور اسوہ حسنہ کے مطابق اپنی زندگی بسر کی ہو اور مخلوق خدا کو کسی نہ کسی طرح نفع پہنچایا ہو۔ اس لحاظ سے آپ کے والد گرامیؒ کی دینی خدمات اظہر من الشمس ہیں انہوں نے ضلع کوٹلی میں بالخصوص مساجد کا ایک وسیع جال بچھایا ان کی محنت و کوشش سے کوٹلی کو مدینۃ المساجد کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور یہ ان کے لیے بہت بڑا صدقہ جاریہ ہے اللہ پاک اس میں مزید ترقی نصیب فرمائے، ہم تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کی جانب سے آپ کے والد گرامی پیر صاحبؒ کی وفات پر آپ کے دکھ اور صدمہ میں برابر کے شریک ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ پاک آپ کو صبر جمیل اور ہمت عطا کرے اور حضرتؒ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ اور حضور خاتم النبیینﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے۔

اس موقع پر ہم آپ کی توجہ کوٹلی میں ایک اہم دینی مسئلے کی جانب مبذول کرانا اپنا ایک فرض سمجھتے ہیں چونکہ اس وقت حضرتؒ کے جانشین ہونے کے ناطے آپ پر ایک بھاری ذمہ داری عائد ہو چکی ہے اور کوٹلی کی عوام کے اندر آپ کا ایک مقام بھی ہے اگر آپ اس مسئلہ کی طرف تھوڑی سی توجہ بھی مبذول کریں تو یہ روز محشر ہماری نجات بنے گا (انشاءاللہ)

محترم جناب : آپ کے علم میں یہ بات ہو گی کہ گستاخان رسول اور منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے کوٹلی میں 18 کے قریب ارتدادی مراکز ہیں جہاں شب روز قادیانی حضورﷺ کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالتے ہیں اور سرحدی علاقوں میں وسیع پیمانے پر مفت ارتدادی لٹریچر کی تقسیم کے ذریعے قادیانی سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرر ہے ہیں تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر نے تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام سے مل کر قادیانیوں کے کفر کو بے نقاب اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے موضوع پر کوٹلی سے پہلی مرتبہ مستقل میگزین ''ندائے ختم نبوت'' کی اشاعت کا ایک مستحسن قدم اٹھایا ہے جس کا دوسرا شمارہ الحمدللہ شائع ہو چکا ہے۔ تحریک تحفظ ختم نبوت نے اہمیت ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوع پر اپنا لٹریچر شائع کرنے اور تقسیم کا پروگرام بھی ترتیب دیا ہے۔ چند احباب نے بے سروسامانی

کے عالم میں ''ندائے ختم نبوت'' کی اشاعت اور تقسیم کا سلسلہ الحمدللہ جاری ہے۔اس صورتحال کے بعد گزارش ہے کہ آپ جیسے مشائخ عظام اور علمائے کرام اگر کارکنان ختم نبوت کی سرپرستی اور حوصلہ افزائی فرماتے رہیں گے تو ان شاءاللہ آزادکشمیر میں قادیانیت کے خلاف موثر تحریک چل سکتی ہے فتنہ قادیانیت کے خلاف کام کرنا جہاں ہمارا دینی فرض ہے وہاں حضورﷺ کی ختم نبوت اور ناموس کا بھی معاملہ ہے۔اس وقت بھی اگر ہم قادیانی فتنے کے خلاف بیدار نہ ہوئے تو کل قیامت کے دن حضور رحمۃ للعالمین ساقی کوثرﷺ کے سامنے کیا جواب دیں گے ؟

امید ہے کہ جناب تحفظ ختم نبوت کی اہمیت کے پیش نظر اپنے متعلقین اور احباب کی توجہ اس جانب مبذول کرائیں گے اور اپنی خصوصی دعاؤں میں بھی ہمیں یاد رکھیں گے تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں ایک لمحہ کا کام بھی انشاءاللہ ہماری نجات کا ذریعہ بنے گا۔آخر میں پھر تحریک تحفظ ختم نبوت آزادکشمیر کے جملہ ذمہ داران وکاکنان کی جانب سے محترم حضرت پیر صاحبؒ کی وفات پر گہرے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں اللہ پاک ان کے درجات بلند فرمائے اور جملہ متعلقین کو صبر نصیب فرمائے ہمیں بھی سنت رسولﷺ اور بزرگان دین کے نقشہ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

والسلام : حافظ محمد مقصود کشمیری 08.01.2009

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یوسف خانؒ سے ملاقات

مجھے 2001ء کا وہ لمحہ بہت اچھی طرح یاد ہے کہ جب میں پہلی مرتبہ حضرت شیخ الحدیثؒ کی زیارت کے لیے پلندری گیا حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف خانؒ کا نام تو سنا تھا لیکن ملاقات کبھی نہیں ہوئی تھی جب میں دارلعلوم تعلیم القرآن پلندری پہنچا تو میرے ذہن میں مختلف وسوسے تھے کہ اتنے بڑے شیخ الحدیث ہیں پتہ نہیں ایک ادنی طالب علم سے ملاقات ہوگی بھی یا نہیں؟ جب حضرت شیخ الحدیثؒ کے بارے میں پوچھا تو پتہ چلا کہ وہ اس وقت دورہ حدیث شریف کی کلاس میں درس بخاری شریف دے رہے ہیں اس وقت دارالحدیث کی نئی عمارت زیر تعمیر تھی تو راقم بھی دورہ حدیث کی کلاس

میں طلباء کے ساتھ بیٹھ گیا کلاس روم میں تعداد کم تھی جس کی وجہ سے نئے آنے والے شخص کی پہچان باآسانی ہو جاتی حضرتؒ نے اپنا درس جاری رکھا، جب سبق ختم ہوا تو حضرتؒ نے ازراہ شفقت اپنے پاس بلوایا اور تعارف پوچھا کہاں سے اور کیسے آئے ہیں؟ جب حضرتؒ سے گزارش کی کہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ سے گزشتہ سال درس نظامی کی تکمیل کے بعد کوٹلی شہر میں فتنہ مرزائیت کے خلاف کرنے کا ارادہ ہے آپؒ سے دعاؤں کے لیے حاضری ہوئی ہے، حضرتؒ نے بہت خوشی کا اظہار کیا اور دعاؤں سے نوازتے ہوئے آزاد کشمیر کے علاقوں میں فتنہ قادیانیت کے خلاف کام پر اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا اور حوصلہ افزائی فرمائی اس کے بعد جب بھی حضرتؒ کی خدمت میں حاضری ہوتی تو حضرتؒ ہمیشہ اپنے پاس ازراہ شفقت بٹھاتے اور اکرام فرماتے تھے۔ وہ پہلی مجلس آج بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے اس کے بعد گاہے بگاہے حضرتؒ کی خدمت میں حاضری ہوتی رہی راقم نے جب کوٹلی میں ختم نبوت کے حوالے سے کام شروع کیا اور کوٹلی میں قادیانیوں کی سرگرمیوں اور سازشوں پر خصوصی رپورٹ ''روزنامہ اسلام'' میں شائع کی تو حضرتؒ نے بہت خوشی کا اظہار کیا اس کے بعد جب بھی ملاقات کے لیے حاضری ہوتی تو خصوصی شفقت فرماتے۔

ستمبر 2008ء میں جب آزاد کشمیر میں تحریک تحفظ ختم نبوت کا ترجمان مجلّہ ندائے ختم نبوت کا پہلا شمارہ شائع ہو کر حضرت کی خدمت میں پیش کیا تو بہت ہی خوشی کا اظہار فرمایا اور اپنا خصوصی پیغام تحریر کر کے مجلّہ کے لیے بھجوایا اور ساتھ ہی کارکنان ختم نبوت کی حوصلہ افزائی بھی فرمائی اس کے بعد جب بھی ملاقات ہوتی تو مجلّہ کی اشاعت اور کام کے سلسلہ میں ضرور پوچھتے بیماری کے عالم میں بھی راقم نے خود حضرت شیخ الحدیثؒ کو دیکھا کہ ندائے ختم نبوت کا مجلّہ اپنے سرہانے رکھا ہوا ہے اور اس کا خصوصی مطالعہ فرماتے۔

ایک مرتبہ ملاقات کے لیے جب حاضری ہوئی تو اپنے تکیے سے مجلّہ ''ندائے ختم نبوت'' کا پرچہ نکال کر فرمایا کہ کوٹلی میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے خلاف ہونے والی رپورٹس پڑھ کر آپ ساتھیوں کے لیے دلی طور پر دعائیں نکلتی ہیں میں ہر آنے والے مجلّے کو پوری توجہ سے پڑھتا

ہوں یہ حضرات اکابر علمائے کرام کی محبت وشفقت اوران کی دعائیں تھیں جو ہمارے لیے باعث سرمایہ تھیں۔

حضرت رحمہ اللہ کے اس دنیا سے چلے جانے کے بعدان کے جانشین مولانا سعید یوسف خان صاحب اوران کے بھائی مولانا ارشد یوسف صاحب نے بھی ہمیشہ تحریک کے ساتھیوں کے ساتھ شفقت ومحبت والا معاملہ رکھا دارلعلوم پلندری کے ممبر ومحراب بھی پیش کیے تحریک کی جانب سے کئی مرتبہ دارلعلوم پلندری میں ختم نبوت کورسز منعقد کیے گئے جس میں سینکڑوں طلباء سمیت ہزاروں افراد نے شرکت کی۔

یوم قرارداد ختم نبوت'' اجتماعات کا فیصلہ

تحریک تحفظ ختم نبوت آزادکشمیر کے قیام کے بعد 2007 میں شوریٰ کا پہلا سالانہ اجلاس اسلام آباد میں صدر تحریک قاری عبدالوحید قاسمی صاحب کے پاس منعقد ہوا جس میں آزادکشمیر میں تبلیغی واصلاحی اجتماعات کے ساتھ ساتھ تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں آئینی وقانونی جدوجہد شروع کرنے کا بھی فیصلہ ہوا، اس سلسلے میں محرک قرارداد ختم نبوت میجر (ر) محمد ایوب خان مرحوم کے سیاسی جانشین اور داماد کرنل (ر) عبدالقیوم خان صاحب سے خصوصی ملاقات کی اورانہیں تحریک تحفظ ختم نبوت آزادکشمیر کے قیام واغراض ومقاصد سے آگاہ کیا۔ میجر (ر) محمد ایوب خانؒ 8 اکتوبر 2005 کے زلزلے میں شہید ہوئے تھے چنانچہ اسی مناسبت سے ان کے خاندان کی جانب سے سالانہ برسی کا اجتماع کیا جاتا ہے۔ جب تحریک کے وفد نے کرنل صاحب سے ملاقات کی اوراس خواہش کا اظہار کیا کہ میجر شہیدؒ کوخراج تحسین پیش کرنے کے لیے ان کی ختم نبوت کے لیے کی جانے والی کوشش کو پایہ تکمیل پہنچانے کے لیے ان کے مشن کوآگے بڑھایا جائے۔ کرنل عبدالقیوم صاحب نے ہماری اس بات سے اتفاق کرتے ہوئے اپنے آپ کوتحریک کا ایک خادم اور رکن کے طور پر پیش کرتے ہوئے کہا کہ تحریک کے ساتھیوں کی تجویز اور فیصلہ قبول ہے چنانچہ یہ طے ہوا کہ آئندہ برسی کا پروگرام نہیں بلکہ جس تاریخ کو میجر محمد ایوب شہیدؒ نے اسمبلی میں قرارداد پیش کی تھی اسی تاریخ کو''یوم قرارداد ختم نبوت'' کے عنوان سے

خالصتاً مذہبی اجتماع منعقد کیا جائے جس میں تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام، مشائخ عظام، سیاسی و سماجی زعماء، صدر ریاست، وزیر اعظم سمیت آزاد کشمیر اسمبلی کے ممبران کو دعوت دی جائے اور میجر مرحوم کے ادھورے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے، چنانچہ 2008 کو باغ میں پہلی ''قرارداد ختم نبوت'' کانفرنس منعقد ہوئی۔

باغ میں پہلی ''یوم قرارداد ختم نبوت'' کانفرنس

19 مارچ 2008 کو اسلام آباد میں تحریک تحفظ ختم نبوت کے ایک مشاورتی اجلاس میں 29 اپریل کو محرک قرارداد میجر محمد ایوب کو خراج تحسین پیش کرنے اور ان کی یاد میں یوم قرارداد ختم نبوت کے عنوان سے باغ میں پہلی کانفرنس کے فیصلے کے بعد ''ایوب میموریل ٹرسٹ'' کے صدر اور تحریک کے سرپرست کرنل (ر) عبدالقیوم نے دیگر رفقاء کے ہمراہ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لیے تیاریاں شروع کر دیں اس کانفرنس میں سیاسی، سماجی، زعماء اور علمائے کرام کے علاوہ آزاد کشمیر کے صدر، وزیر اعظم، ممبران اسمبلی، بھی شریک تھے، تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کی دعوت پر مجلس احرار کے مرکزی راہنما مدیر نقیب ختم نبوت مولانا سید محمد کفیل شاہ بخاری صاحب، انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے نائب صدر قاری شبیر احمد عثمانی صاحب، صدر ریاست راجہ ذوالقرنین، وزیر اعظم سردار محمد یعقوب خان، سپیکر اسمبلی شاہ غلام قادر، صدر مسلم کانفرنس راجہ فارق حیدر، وزیر تعمیرات عامہ کرنل نسیم خان، وزیر صحت سردار قمر الزمان، امیر جماعت اسلامی عبدالرشید ترابی کے علاوہ دیگر سیاسی و سماجی راہنماء بھی تشریف لائے۔ اس کانفرنس میں وزیر اعظم سردار یعقوب خان اور صدر ریاست راجہ ذولقرنین ہیلی کاپٹر سے خصوصی طور پر کانفرنس میں شریک ہوئے، مجلس احرار کے مرکزی راہنما مدیر نقیب ختم نبوت مولانا سید محمد کفیل شاہ بخاری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جب آزاد کشمیر اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تو مجلس احرار نے ملتان میں یوم تشکر منانے اور کشمیری قوم کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے جلوس نکالا جس پر لاٹھی چارج کیا گیا انھوں نے کہا کہ کشمیر سے قادیانیوں کے خلاف بلند ہونے والی آواز نے پوری دنیا کے مسلمانوں میں بیداری کی روح پھونک دی اور یہ اعزاز اللہ نے کشمیری قوم کے سپوت میجر

محمد ایوب مرحوم کو بخشا جنہیں آج ہم سب خراج تحسین پیش کرنے کے لیے جمع ہیں۔

مجلّہ ندائے ختم نبوت کی اشاعت ممبران اسمبلی کی توجہ کا مرکز

یوم قرارداد ختم نبوت کانفرنس میں مجلّہ ''ندائے ختم نبوت'' کے تیسرے شمارے کی خصوصی اشاعت کا اہتمام کیا گیا 29 اپریل 1973 کی قرارداد ختم نبوت کی ساری کاروائی تفصیلی طور پر شائع کی گئی تھی جس میں اس وقت کے تمام ممبران کے نام بھی شامل تھے اس مجلّے کو شرکائے کانفرنس میں مفت تقسیم کیا گیا۔ صدر، وزیراعظم، سپیکر اور دیگر ممبران اسمبلی سٹیج پر گہری دلچسپی سے ''ندائے ختم نبوت'' کا مطالعہ کرتے رہے، جب اپوزیشن لیڈر راجہ فاروق حیدر خان کے خطاب کی باری آئی تو انہوں نے اپنے بیان میں اس بات کا ذکر کیا کہ مجلّہ ''ندائے ختم نبوت'' میں شائع ہونے والی رپورٹ میں میجر (ر) محمد ایوبؒ کی پیش کردہ قرارداد ختم نبوت پر دستخط کرنے والوں میں جس سعیدہ خانم نامی خاتون کا نام لکھا گیا ہے مجھے یہ بتاتے ہوئے فخر محسوس ہو رہا ہے کہ وہ سعیدہ خانم میری والدہ ماجدہ تھیں اور دوسرا نام میرے چچا راجہ لطیف خان کا ہے۔

اس کانفرنس میں ختم نبوت اکیڈمی کے ڈائریکٹر جناب عبد الرحمٰن باوا صاحب کے تعاون سے رد قادیانیت اور عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر مفت لٹریچر فراہم کرنے کے لیے اجتماع گاہ کے باہر ایک سٹال بھی لگایا گیا جہاں سے عوام الناس کو مفت لٹریچر فراہم کیا جاتا رہا۔ اس موقع پر مجلس احرار اسلام کے راہنما مولانا سید محمد کفیل شاہ بخاری نے صدر ریاست راجہ ذولقرنین اور وزیراعظم سردار محمد یعقوب خان سے ملاقات کی اور انہیں تحفظ ختم نبوت پر مشتمل کتابوں کا سیٹ پیش کیا۔

وزیراعظم سردار یعقوب خان سے تحریک کے وفد کی ملاقات اور مطالبات

2009 باغ میں ہونے والی کانفرنس کے موقع پر تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کے وفد نے وزیراعظم سردار محمد یعقوب خان اور صدر راجہ ذوالقرنین خان سے ملاقات کی اور انہیں آزاد کشمیر میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر تفصیلی رپورٹ کے ساتھ چند مطالبات تحریری شکل میں پیش کیے جن میں 29 اپریل کو سرکاری طور پر یوم قرارداد ختم نبوت مناتے ہوئے عام تعطیل کا اعلان، آزاد کشمیر

میں قادیانیوں کے مراکز مسمار، ختم نبوت اسلامی یونیورسٹی کے لیے سرکاری طور پر جگہ اور قادیانیوں کی آزادکشمیر میں علیحدہ شناخت کا مطالبہ شامل تھا، تحریک تحفظ ختم نبوت کی جانب سے پیش کی جانے والی قرارداد میں حکومت سے کیے گئے مطالبات کو کھلے خط کے نام سے بھی شائع کر کے تقسیم کیا گیا۔

تحریک کی جانب سے پیش کیا گیا خط اور مطالبات

عزت مآب محترم جناب سردار محمد یعقوب خان صاحب وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ !

سب سے پہلے تحریک تحفظ ختم نبوت کی جانب سے آپ کو آزادکشمیر اسمبلی میں قائد ایوان منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اور اللہ رب العزت سے بھی یہی دعا ہے کہ وہ آپ کو خطہ کشمیر کے عوام کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

محترم جناب ! آپ کا تعلق جس خاندان یا علاقہ سے ہے اس کی دینی وسماجی خدمات اور تحریک آزادی کشمیر کے لیے دی جانے والی قربانی کسی سے پوشیدہ نہیں آج بھی منگ کے درخت سدھن قبیلے سے تعلق رکھنے والے سرفروشان اسلام کی قربانیوں کی گواہی دے رہے ہیں جہاں زندہ افراد کی کھالیں اتاری گئیں تھیں انہوں نے شہادت کا جام تو نوش کر لیا لیکن اپنے دین، مذہب اور اپنی دھرتی سے بے وفائی نہیں کی آج بھی ان کا نام ادب سے لیا جاتا ہے اور وہ ہمیشہ کے لیے زندہ وجاوید ہو گئے اسی قبیلے اور دھرتی کے ایک چراغ شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف خان صاحب ہیں جن کی دینی خدمات اس پورے علاقے میں روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔

جناب والا ! آج پھر اسی خاندان اور دھرتی سے تعلق رکھنے والے ایک عظیم سپوت کو اللہ رب العزت نے عزت بخشی اور اسے وزیر اعظم کے منصب پر پہنچایا شاید اس لیے کہ وہ مالک الملک اپنے دین کا کوئی کام اس قبیلے سے لینا چاہتا ہے اور اس کے لیے آپ کو منتخب کیا ہے۔

محترم جناب وزیر اعظم صاحب !

بات کو زیادہ طول نہیں دینا چاہتا میں اپنے اصل مقصد کی طرف آنا چاہوں گا اور اللہ رب

العزت سے التجاء کرتے ہوئے کہ وہ ذات قدوس آپ کو ہمت اور استقامت دے آپ کی خدمت میں تحریک تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے امت مسلمہ کی نمائندگی کرتے ہوئے جو مطالبات پیش کیے جا رہے ہیں اللہ پاک آپ کو یہ مطالبات پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔

اما بعد : بحیثیت مسلمان ہم سب کا بنیادی عقیدہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری رسول ہیں ان کے بعد کسی بھی قسم کا دعوی نبوت کفر ہے جس کو قرآن کریم کی ایک سو آیات اور 210 سے زائد مقامات پر حدیث نبوی ﷺ میں ذکر کیا گیا ہے یہ عقیدہ اسلام کی اساس اور بنیاد ہے جس کے بغیر ایمان نامکمل ہے

محترم جناب ! اس وقت آپ کی توجہ آزاد کشمیر میں ایک اہم مسئلہ کی جانب مبذول کرانی ہے اگر فی الفور اس مسئلہ کا سنجیدگی سے نوٹس نہ لیا گیا تو پھر کسی بھی وقت تحریک آزادی کشمیر کے بیس کیمپ اور ریاست جموں وکشمیر کے استحکام کو شدید نقصان پہنچ سکتا ہے ریاست جموں وکشمیر میں قادیانی فتنہ کی بڑھتی ہوئی سرگرمیاں خصوصاً میرپور ڈویژن کوٹلی ،مظفرآباد اور پورا آزاد کشمیر عموماً اس وقت قادیانی سازشوں کی لپیٹ میں ہے ۔

جناب والا ! آپ جس ایوان کے قائد اور رکن ہیں اس تاریخ ساز اسمبلی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے 29 اپریل 1973ء کو مسلم کانفرنس کے دور حکومت میں ممبر اسمبلی میجر محمد ایوب مرحوم کی قادیانیوں کے خلاف پیش کی جانے والی قرارداد متفقہ طور پر پوری دنیا میں سب سے پہلے سرکاری طور پر پاس کی اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا آج اسی نسبت سے میجر محمد ایوبؒ کو ہم خراج تحسین پیش کرنے کے لیے جمع ہوئے ہیں بلاشبہ یہ اللہ رب العزت کا ان پر انعام تھا اللہ پاک انہیں کروٹ کروٹ پر جنت الفردوس میں راحت نصیب فرمائے اور ہمیں بھی حضور ﷺ کا سچا عاشق بنائے۔

آزاد کشمیر اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد کے بعد پاکستان کی قومی اسمبلی نے بھی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور 1984 میں ایک ایکٹ کے ذریعے ان کے لیے حدود و قیود مقرر کی گئیں ان کی تبلیغی کفریہ سرگرمیوں اور شعائر اسلام کے استعمال پر پابندی لگائی

لیکن اس کے باوجود قادیانی آزاد کشمیر میں آزادانہ طور پر کفریہ تبلیغ کر رہے ہیں اور آئے روز ارتدادی مراکز تعمیر کر رہے ہیں اس وقت صرف ضلع کوٹلی میں تقریباً 18 کے قریب ارتدادی مراکز قائم کر رکھے ہیں اور سرحدی علاقوں میں خصوصی طور پر قادیانی سرگرم ہیں جہاں سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈال کر انہیں مرتد بنانے کے ساتھ ساتھ تحریک آزادی کشمیر کے خلاف بھی سازشیں کر رہے ہیں

محترم جناب! آپ اس سے بخوبی واقف ہوں گے کہ قادیانیت کوئی نیا فتنہ یا نئی سازش نہیں ہے بلکہ مسئلہ کشمیر کے مجرم اعظم بھی قادیانی ہیں انہوں نے 1940 میں ضلع گورداس پور کو مسلمانوں سے الگ کرنے کے لئے اس وقت ایک الگ نقشہ پیش کیا تھا کہ ہم مسلمانوں سے الگ رہنا چاہتے ہیں پٹھانکوٹ کا زمینی راستہ قادیانیوں کی وجہ سے بھارت کو ملا جس سے مسئلہ کشمیر پیدا ہوا یہ قادیانیوں کی مسئلہ کشمیر کے خلاف ایک سازش تھی۔ دوسری سازش قادیانیوں نے اکتوبر 1947 کو راولپنڈی کے ڈان ہوٹل میں بیٹھ کر جمہوریہ کشمیر کا اعلان کر کے کی اور محمد انور نامی شخص کو صدر بنا دیا گیا جو ایک فرضی نام تھا حقیقت میں وہ غلام نبی گلکار قادیانی جماعت کا امیر تھا جس نے اپنی 13 رکنی کابینہ کا بھی اعلان کیا جو سارے کے سارے قادیانی تھے مگر وہ اس سازش میں کامیاب نہ ہو سکے۔

آزاد کشمیر اسمبلی میں قادیانیوں کے خلاف 1973 کے فیصلے کے بعد پاکستان کے وزیر داخلہ خان عبدالقیوم خان اور خورشید حسن میر کے ذریعہ شب خون مار کر حکومت آزاد کشمیر پر قبضہ کرنے کی سازش کی گئی مگر پہلی سازشوں کی طرح یہ سازش بھی ختم نبوت کی برکت سے ناکام ہوئی لیکن قادیانی اپنی سازشوں سے باز نہ آئے بلکہ آئے روز نئی نئی سازشوں میں مصروف عمل ہیں۔ کشمیر کو عجمی اسرائیل بنانے کی سازشیں بھی شروع ہیں جس کے لیے قادیانی پہلے سے تیار بیٹھے ہیں 4 اکتوبر 2008 روزنامہ امت کراچی کی رپورٹ کے مطابق 600 پاکستانی قادیانی اسرائیلی فوج میں بھرتی ہوئے۔ اس وقت بھی تحریک آزادی کشمیر کے خلاف جتنی سازشیں ہو رہی ہیں ان میں قادیانی شامل ہیں اگر ان سازشوں کو نہ روکا گیا تو خطہ کشمیر میں کسی بھی وقت حالات سخت کشیدہ ہو سکتے ہیں جو حکومت اور ریاست کے مسلمانوں کے لئے انتہائی نقصان دہ ثابت ہو سکتے ہیں۔

ان مختصر حقائق کے بعد ریاست جموں وکشمیر کے مسلمانوں کی طرف سے تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کے پلیٹ فارم سے متفقہ چند مطالبات پیش خدمت ہیں جنہیں فوری طور پر پورا کر کے ریاست جموں وکشمیر کے مسلمانوں میں پائی جانے والی تشویش ختم کی جائے یہ کوئی سیاسی مسئلہ نہیں جسے نظر انداز کیا جائے بلکہ ہم سب مسلمانوں کے ایمان کا مسئلہ ہے کہ حضور خاتم النبین ﷺ کی ختم نبوت اور ناموس کا تحفظ کیا جائے تا کہ کل روز محشر ہماری نجات کا ذریعہ بن جائے۔

مطالبات

☆ رکن اسمبلی میجر محمد ایوبؒ کی یاد میں 29 اپریل کو پورے آزاد کشمیر میں سرکاری سطح پر یوم ختم نبوت منایا جائے اور اس دن عام سرکاری تعطیل کا بھی اعلان کیا جائے

☆تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کو کوٹلی میں سرکاری طور پر جگہ الاٹ کی جائے جہاں تحریک اپنے مخیّر احباب کے تعاون سے ایک ختم نبوت اسلامی یورنیورسٹی قائم کرے ۔

☆ 1973 میں پاس ہونے والی قرارداد کو قانون اور 1984 میں جاری ہونے والے امتناع قادیانیت آرڈیننس (ایکٹ) کو نافذ العمل بنایا جائے

☆ آزاد کشمیر میں قادیانیوں کو غیر مسلم کی حیثیت سے رجسٹر اور ان کی علیحدہ شناخت بنائی جائے

☆ سرکاری سکولوں اور نجی تعلیمی اداروں میں ختم نبوت کے موضوع پر کتاب شامل نصاب کی جائے

۔☆ قادیانیوں کے ارتدادی مراکز جن کی شکل وصورت مساجد کی طرح ہیں انہیں فی الفور مسمار کیا جائے اور قادیانیوں کے اخبار روزنامہ الفضل MTA ٹی وی چینل ودیگر لٹریچر پر آزاد کشمیر میں پابندی لگائی جائے۔

☆ قادیانی سرکاری ملازمین کی فہرست جاری کر کے کلیدی عہدوں خصوصاً محکمہ تعلیم سے انہیں فارغ کیا جائے

☆مسلمان اور قادیانیوں کے درمیان منعقد ہونے والے نکاح فوراً منسوخ کیے جائیں ۔

امید ہے کہ جناب آج کی محفل میں ان مطالبات کی منظوری دے کر اپنے عشق اور محبت رسول کا ثبوت

دیتے ہوئے میجر محمد ایوبؒ کی روح کو خوش کرتے ہوئے اپنے لیے نجات اخروی حاصل کریں گے اور جناب کا یہ عظیم کارنامہ کل روز محشر شفاعت محمدی ﷺ کا ذریعہ بھی بن جائے گا۔

والسلام قاری عبدالوحید قاسمی

صدر: تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر

کوٹلی ختم نبوت سیمینار میں تمام مکاتب فکر علمائے کرام کی شرکت

تحریک تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مجاہد ختم نبوت حاجی محمد عارف مغل مرحوم کی یاد میں تعزیتی ریفرنس کا اہتمام 16 جولائی 2009ء کو کونسل ہال کوٹلی میں کیا گیا تھا جس میں تمام مکاتب فکر کے مرکزی قائدین اور سپیکر اسمبلی شاہ غلام قادر کو خصوصی طور پر مدعو کیا تھا، تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر نے اپنے قیام کے ساتھ ہی واضح منشور کا اعلان کیا کہ عقیدہ ختم نبوت امت مسلمہ کا اجتماعی عقیدہ ہے اور تحریک تحفظ ختم نبوت تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام سے مل کر منکرین ختم نبوت قادیانیوں کا تعاقب جاری رکھے گی اسی فکر کو لے کر تحریک کے کارکنان نے شب وروز محنت کے بعد ایک مجلّے کا آغاز کیا اور ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر تمام مکاتب فکر کی نمائیندگی کو یقینی بنانے کی عملی جدوجہد کی جس کا ظہور حاجی محمد عارف مغل مرحوم کی یاد میں ہونے والے تعزیتی ریفرنس کے موقع پر سامنے آیا جب سٹیج پر تمام مکاتب فکر کی قیادت ایک متفقہ مسئلہ پر متحد ہو کر پیغام دے رہی تھی کہ ختم نبوت کے مسئلے پر کسی بھی مسلمان کا اختلاف نہیں اور قادیانی تمام مکاتب فکر کے نزدیک غیر مسلم اقلیت ہیں۔

سپیکر اسمبلی شاہ غلام قادر کا کوٹلی ختم نبوت سیمینار سے خطاب

آزاد کشمیر کے قائم مقام صدر وسپیکر اسمبلی شاہ غلام قادر نے کوٹلی میں ختم نبوت سیمینار سے بحیثیت مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت کا مسئلہ واضح ہے اس میں بحث کی کوئی گنجائش نہیں حضور ﷺ کی ختم نبوت کا منکر کافر اور مرتد ہے اسلام نے اس مسئلے کو پہلے ہی حل کر دیا ہے انہوں نے کہا کہ جو لوگ حضور ﷺ کی عزت وناموس کے تحفظ کے لیے کام کر رہے ہیں وہ بلاشبہ مبارکباد کے مستحق ہیں حاجی محمد عارف مغل مرحوم کی یاد میں منعقدہ سیمینار میں آج انہیں جو خراج تحسین

پیش کیا جا رہا ہے وہ اسی لیے ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی کو اس نیک کام کے لیے وقف کیا ہوا تھا بحیثیت مسلمان ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کریں اس موقع پر قائم مقام صدر و سپیکر اسمبلی شاہ غلام کے ساتھ تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کے صدر قاری عبدالوحید قاسمی اور سیکرٹری جنرل نے خصوصی ملاقات کی اور کوٹلی میں قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں پر تفصیلی بریفنگ دی اور تحریری طور پر تحریک تحفظ ختم نبوت کی جانب سے چند مطالبات بھی پیش کیے جن میں قادیانیوں کی علیحدہ شناخت، سرکاری ملازمین کی فہرست جاری کرنے اور قادیانیوں کے ارتدادی مراکز جن کی شکل وصورت مساجد کی طرح ہے انہیں مسمار کرنے کا بھی مطالبہ شامل تھا تحریک کے سیکرٹری جنرل نے سپیکر اسمبلی کو مجلّہ ''ندائے ختم نبوت'' کا تازہ شمارہ بھی پیش کیا۔ ختم نبوت سیمینار سے جمعیت علمائے اسلام کے امیر مولانا سعید یوسف خان، مرکزی جمعیت علمائے جموں کشمیر کے صدر و سجادہ نشین پناگ دربار سید عارف حسین شاہ گیلانی، تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کے صدر قاری عبدالوحید قاسمی، انٹرنیشنل ختم نبوت مومومنٹ کے مرکزی راہنماء قاری شبیر احمد عثمانی، نومسلم بھائی شمس الدین سمیت سیکرٹری جنرل مرکزی جمعیت علمائے جموں کشمیر علامہ عبدالخالق نقشبندی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مفتی خالد میر، مغل ایسوسی ایشن کے صدر جمیل احمد مغل، سجادہ نشین سائیں رکن دین علامہ الیاس القمر القادری، ڈاکٹر ابرار احمد مغل نے بھی خطاب کیا۔

شبان ختم نبوت کے راہنماؤں سے ملاقات اور آزاد کشمیر کی دعوت

مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کے مبلغ مولانا رضوان حیدر کے ساتھ زمانہ طالب علمی سے ہی برادرانہ اور بے تکلفانہ تعلق تھا وہ سٹیج کے بے بدل خطیب اور فعال دینی ورکر رہے آزاد کشمیر میں تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں ہونے والے اجتماعات اور کانفرنسوں میں بے لوث کارکن کی طرح راقم کی درخواست پر شریک ہوتے اور گوئی و دیگر علاقوں میں درس ختم نبوت کے لیے جب بھی ان سے گزارش کی تو انہوں نے بغیر کسی حیل وحجت کے کئی کئی دنوں تک راقم کے ساتھ آزاد کشمیر بھر میں موٹر سائیکل پر سفر کیا اور اجتماعات میں پہنچے۔ تحریک تحفظ ختم نبوت کی بنیادوں میں مولانا رضوان کا کردار شامل ہے وہ

ہر دم راقم کے ساتھ رابطے اور مشورے میں رہتے آزاد کشمیر میں فتنہ قادیانیت کے خلاف کام کو منظم کرنے کے لیے مکمل تعاون اور راہنمائی بھی کرتے۔ ان کی وساطت سے 2009ء میں شبان ختم نبوت کے ذمہ دار ساتھیوں مولانا انیس شاہ صاحب، مولانا منیر احمد علوی صاحب، مولانا شفیع الرحمٰن صاحب سے لاہور میں ملاقات ہوئی اور آزاد کشمیر میں فتنہ قادیانیت کی سرگرمیوں کے بارے میں تفصیلی بات چیت اور مل جل کر کام کرنے کا حوصلہ دیا پہلی ملاقات کے بعد شبان ختم نبوت پاکستان کی ٹیم مولانا شفیع الرحمٰن اور مولانا محمد ابوبکر شیخوپوری نے آزاد کشمیر میرپور ڈویژن کا دورہ کیا اور تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کے دوستوں کے ساتھ مل کر فتنہ قادیانیت سے مسلمانوں کے ایمان کو بچانے کے لیے اپنی معاونت پیش کی اس وقت تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر بے سروسامانی کے عالم میں کام کر رہی تھی۔ شبان ختم نبوت کے ساتھیوں کی جانب سے فوری طور پر آزاد کشمیر بھر کے لیے ہزاروں کی تعداد میں لٹریچر فراہم کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ دور حاضر کے جدید تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے آزاد کشمیر کے تمام شہروں میں ملٹی میڈیا پروجیکٹر کے ذریعے مختلف موضوعات پر درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ ان کورسز کی وجہ سے لٹریچر، دعوتی اور تبلیغی میدان میں الحمد للہ ہزاروں افراد کو عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت سے آگاہ کیا اور صرف ضلع کوٹلی میں سینکڑوں قادیانیوں کو قادیانیت کے کفر سے تائب ہو کر قبول اسلام کی توفیق نصیب ہوئی اس وقت تحریک کے ناظم شعبہ تبلیغ مولانا جمیل احمد جامی شب و روز آزاد کشمیر کے مختلف علاقوں میں

''ختم نبوت کورس'' پڑھاتے ہیں۔ جب کہ شبان ختم نبوت کے ذمہ داران بھی بے لوث کارکن کی طرح آزاد کشمیر میں تحریک کے ذمہ داران کی دعوت پر تشریف لاتے ہیں۔

مولانا محمد الیاس چینوٹی کا دورہ کوٹلی اور دفتر ختم نبوت کا افتتاح

تحریک کی دعوت پر 2013 میں دوسری مرتبہ ممبر پنجاب اسمبلی ابن سفیر ختم نبوت و فاتح ربوہ مولانا محمد الیاس چنیوٹی کوٹلی تشریف لائے مقامی ہوٹل میں مختلف جماعتوں کے ذمہ داران سے گفتگو کی اور اس کے بعد کوٹلی میں تحریک تحفظ ختم نبوت کے ضلعی آفس کا افتتاح کیا۔ کوٹلی میں حاجی عارف مغلؒ کی وفات کے بعد ان کے صاحبزادے ڈاکٹر ابرار احمد مغل صاحب نے نئی عمارت بنا کر ایک کمرہ تحریک کو د

فتر ختم نبوت کے لیے وقف کر دیا جس کا افتتاح مولانا الیاس چنیوٹی نے اپنے ہاتھ سے کیا اور دعا بھی کی اس موقع پر انہوں نے ایک مبلغ مولانا ظفر اللہ صاحب کو بھی تحریک کے ذمہ داران کے سپرد کیا جسے کوٹلی دفتر میں بطور ناظم ذمہ داری سونپی گئی جو مقامی طور پر تحریک کے ساتھیوں کے ساتھ مل کر کوٹلی میں فتنہ قادیانیت کے خلاف کام میں مصروف عمل رہے۔

امیر انٹرنیشنل ختم نبوت ڈاکٹر سعید عنایت اللہ مدظلہ سے مکہ مکرمہ میں پہلی ملاقات

2017 میں سفر حرمین شریفین کے دوران مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ کے مدرس اور انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے نائب صدر الشیخ ڈاکٹر مولانا سعید عنایت سے مولانا سہیل باوا کی معرفت فون پر گفتگو ہوئی تو شیخ نے اپنے گھر مکہ مکرمہ کی دعوت دی دوسرے روز جب حسب معمول صبح دس بجے حرم پہنچ کر شیخ کو فون کیا تو ڈاکٹر سعید عنایت صاحب تھوڑی دیر میں خود اپنی گاڑی پر لینے حرم آ گئے۔ پہلی ملاقات اور گفتگو سے ہی ان کی شخصیت کا اندازہ ہوا کہ اتنی مصروفیات کے باوجود بندہ ناچیز کے لیے ٹائم نکالنا اور خود حرم سے لیکر آنا اور واپس پھر حرم میں چھوڑنا میرے لیے اعزاز اور ان کی دین کے ساتھ لگاؤ بالخصوص دنیا بھر میں تحفظ ختم نبوت کا کام کرنے والے کارکنان سے محبت عقیدت کی واضح اور عملی مثال تھی۔ دفاع ختم نبوت اور آزاد کشمیر کے مختلف علاقوں میں قادیانی فتنے کی سرگرمیوں سمیت تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کا تعارف اور کام کی نوعیت کے بارے میں مولانا سے تفصیلی گفتگو ہوئی جس پر انہوں نے بہت خوشی اور مسرت کا اظہار فرماتے ہوئے کارکنان ختم نبوت کو دعاؤں سے نوازا۔ حکومت آزاد کشمیر کے خلاف آئین میں عقیدہ ختم نبوت اور ووٹرز لسٹوں میں مسلم وغیر مسلم فرق نہ ہونے کے خلاف ہائی کورٹ مظفر آباد میں دائر ہونے والی رٹ پر بھی تفصیلی گفتگو ہوئی۔ شیخ نے شارع منصور پر قائم اپنے دفتر کا بھی وزٹ کرایا جہاں تصنیف وتالیف اور سوشل میڈیا کے زریعے تحفظ ختم نبوت کا کام ہوتا ہے راقم کو اپنے تمام کام کا مشاہدہ کراتے ہوئے اپنی تصانیف ہدیتاً عنایت فرمائی تقریباً تین گھنٹوں سے زائد شیخ سے نشست جاری رہی اور مختلف امور پر تبادلہ خیال ہوتا رہا اس کے بعد جب بھی سفر حرمین جانا ہوتا تو ان سے ملاقات ضرور ہوتی۔

آزاد کشمیر کی مقامی جماعت کی حمایت کا اعلان

انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے مرکزی ذمہ داران مختلف اوقات میں تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کی دعوت پر پروگرامات میں تشریف لاتے رہے۔ شیخ المشائخ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکیؒ کی وفات کے بعد انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے نومنتخب امیر الشیخ مولانا ڈاکٹر سعید احمد عنایت صاحب مکہ مکرمہ سے اور سیکرٹری جنرل ڈاکٹر احمد علی سراج صاحب مدینہ منورہ سے تحریک کے ساتھیوں اور ذمہ داران سے رابطے میں رہتے۔ جب کچھ احباب نے آزاد کشمیر میں انٹرنیشنل ختم نبوت کی تنظیم سازی کے لیے مرکزی قائدین سے رابطہ کیا تو انہوں نے کہا کہ آزاد کشمیر میں کسی نئی تنظیم سازی کی ضرورت نہیں وہاں کے مقامی ساتھیوں سے مل کر کام کیا جائے بلکہ امیر مرکزیہ کی ہدایت پر سیکرٹری جنرل ڈاکٹر احمد علی سراج صاحب خصوصی طور پر مظفر آباد مرکز ختم نبوت تشریف لائے اور تحریک کے ساتھیوں پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے مکمل حمایت کا اعلان کیا۔

آئینی وقانونی جدوجہد کا فیصلہ

تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کے میڈیا سیل نے قادیانیوں کی آزاد کشمیر میں سرگرمیوں پر تفصیلی رپورٹ تیار کر کے ''صدائے ختم نبوت'' کے نام سے ایک اخبار شائع کر کے ہزاروں کی تعداد میں مفت تقسیم کیا جس میں قادیانیوں کے ارتدادی مراکز، سرکاری ملازمت بالخصوص شعبہ تعلیم میں ان کی سرگرمیاں منظر عام پر لائیں تو تحریک کے راہنماؤں نے باہمی مشاورت سے دعوتی وتبلیغی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ قادیانیوں کو قانونی طور پر بھی نکیل ڈالنے کا فیصلہ کیا جب آزاد کشمیر کے آئین اور قانون کی طرف غور کیا گیا تو حیرانگی کے طور پر یہ بات سامنے آئی کہ آزاد کشمیر کے آئین میں عقیدہ ختم نبوت کے حوالے سے سُقم ہے اور 29 اپریل 1973ء کو میجر (ر) محمد ایوب مرحوم کی قرارداد پر بھی کوئی قانون سازی نہیں ہوسکی تو تحریک کے راہنماؤں نے اس قرارداد کو آئین کا حصہ بنوانے کے لیے جدوجہد شروع کرتے ہوئے پہلے مرحلے میں ریاست بھر میں تبلیغی اور دعوتی میدان میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیت کے کفریہ عقائد ونظریات سے عوام الناس میں بیداری مہم شروع کی مختلف علاقوں

میں کانفرنسیں شروع کیں اس طرح 29 اپریل 1973 کی قرارداد ختم نبوت کی تاریخی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لیے ہر سال 29 اپریل کو تاریخی دن کے نام سے ''یوم قرارداد ختم نبوت'' کا عنوان دیا اور ریاست بھر میں 2008ء سے ''یوم قرارداد ختم نبوت'' اجتماعات کا سلسلہ شروع کیا اور آزاد کشمیر کے تمام اضلاع وتحصیل تک ان اجتماعات کا دائرہ بڑھا دیا۔

یوم قرارداد ختم نبوت اجتماع میں راجہ فاروق حیدر کا خطاب

راجہ فاروق حیدر خان جب پہلی مرتبہ وزیر اعظم منتخب ہوئے تو انہیں حسب روایت تحریک کے مرکزی راہنماء کرنل (ر) عبدالقیوم خان نے وزیر اعظم کو ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی وزیر اعظم جب سٹیج پر تشریف لائے تو انہیں سپاس عقیدت پیش کیا گیا اور تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کی جانب سے قاری عبدالوحید قاسمی نے خطہ کشمیر میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر مشتمل پانچ صفحات کی تفصیلی رپورٹ پیش کی جس میں چند مطالبات درج تھے۔ راجہ فاروق حیدر نے اس رپورٹ کو خصوصی توجہ سے پڑھا اور ساتھ بیٹھے وزیر اوقاف ومذہبی امور پیر عتیق الرحمٰن فیض پوری مرحوم کو بھی وہ رپورٹ دکھائی۔ کوٹلی میں قادیانیوں کی کفریہ سرگرمیوں سے متعلق سنسنی خیز رپورٹ نے سٹیج پر موجود حکومتی زعماء کی آنکھیں کھول کر رکھ دیں جس کے بعد راجہ محمد فاروق حیدر خان نے غیرت دینی اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت دیتے ہوئے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت میرا ایمان ہے اس پر کوئی سودے بازی نہیں کی جاسکتی۔ ماں، باپ سے زیادہ اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ومحبت نہیں تو ایسے شخص کا ایمان ہی نہیں اقتدار آنے جانے والی چیز ہے جب تک اللہ کی مدد شامل حال ہے تو کوئی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا اس پر میرا ایمان ہے مجھے آج بھی اسلام آباد میں کچھ لوگوں نے کہا کہ آپ اسلام آباد سے باہر نہ جائیں حکومت کے خلاف سازشیں ہو رہی ہیں تو میں نے انہیں یہی جواب دیا کہ حکومت جاتی ہے تو جائے مجھے ہیلی کاپٹر مہیا کیا جائے میں نے باغ ختم نبوت کانفرنس میں جانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 1973ء میں جب میجر محمد ایوب مرحوم نے قرارداد ختم نبوت پیش کی تھی اس وقت میرے چچا جان اور میری والدہ محترمہ نے بھی اس قرارداد پر دستخط کیے تھے ہمیں اللہ نے اس اعزاز سے

نوازا۔آزاد کشمیر میں قادیانیوں کی سرگرمیوں اور رپورٹ پر بات کرتے ہوئے راجہ فاروق حیدر کہا کہ کفر واسلام کی جنگ ہمیشہ ساتھ ساتھ رہے گی لیکن ہمیں حق کا ساتھ دے کر کفر کو کچلنے کی کوشش کرنی ہے اور اس فتنہ قادیانیت کا سد باب کرنا ضروری ہے انہوں نے تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کی جانب سے پیش کردہ مطالبات پر کہا کہ وہ انشاء اللہ عملی طور پر اسمبلی میں قادیانیوں کے خلاف جلد قانون سازی کریں گے۔مسلم اور غیر مسلم میں فرق ہونا ضروری ہے اس لیے آزاد کشمیر میں مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان فرق واضح کروں گا انہیں شعائر اسلام کا استعمال نہیں کرنے دیں گے بہت جلد اسمبلی فورم میں اس مسئلہ کو حل کیا جائے گا تا کہ منکرین ختم نبوت دور سے پہچانے جاسکیں انہیں آئین اور قانون سے تجاوز نہیں کرنے دیا جائے گا غیر مسلموں کے جو حقوق ہیں وہ انہیں پورا پورا دیں گے، وزیر اعظم نے کہا کہ قادیانیوں کو یہود و نصاریٰ کی پشت پناہی حاصل ہے جنہیں مسلمانوں کے سینوں میں خنجر گھونپنے کے لیے پروان چڑھایا جارہا ہے انہوں نے کہا کہ ایمان کا تقاضا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سپاہی اس فتنے کا ڈٹ کر مقابلہ کریں وزیر اعظم نے کہا کہ اس وقت ہمارے ایمان خطرے میں ہیں اور اس فتنے سے بچنے کا واحد حل رسول ﷺ کی سنت اور طریقہ پر عمل کرنا ہے انہوں نے کہا کہ ابھی دجال نے بھی آنا ہے اور وہ بھی قادیانیوں میں سے ہی ہوگا وزیر اعظم کے اس جرات مندانہ خطاب سے کارکنان ختم نبوت اور عاشقان رسول ﷺ کو ایک حوصلہ ملا پہلی مرتبہ کسی وزیر اعظم نے بغیر خوف و خطر اور لالچ کے مرزائیت کے خلاف دوٹوک اور واضح موقف اپنایا جس سے مسلمانوں اور کشمیری قوم کے سر فخر سے بلند ہوگئے اور ان کی ایمانی کیفیت میں سرور آگیا۔

کشمیری اخبارات کے ایڈیٹرز اور مالکان سے ملاقات

تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر نے ایک طرف رائے عامہ کو ہموار بنانے کے لیے کانفرنسوں ،عوامی اجتماعات ،کورسز کے ذریعے عوام الناس میں یہ شعور بیدار کرنے کی کوشش کی کہ آزاد کشمیر کے آئین میں سقم ہے اس کے ساتھ ساتھ دوسری طرف عقیدہ ختم نبوت کے حوالے سے آئینی و قانونی سقم کو ایوان اقتدار تک پہنچانے کے لیے میڈیا کے دوستوں کا سہارا لیا اس سلسلہ میں تحریک کے مرکزی

صدر مولانا عبدالوحید قاسمی مدظلہ کی دعوت پر کشمیری اخبارات کے چیف ایڈیٹر اور ایڈیٹر صاحبان کے ساتھ ایک نشست کا اہتمام اسلام آباد جامع مسجد فاروق اعظمؓ میں کیا اور انہیں قادیانیت کے کفریہ عقائد کے بارے میں شبان ختم نبوت کے مرکزی راہنماء مولانا منیر احمد علوی نے تفصیلی لیکچر دیا اور تحریک کے صدر قاری عبدالوحید قاسمی نے آزاد کشمیر کے آئین میں ختم نبوت کے سقم اور آزاد کشمیر میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کی ساری صورتحال سے آگاہ کیا۔ میڈیا سے وابستہ دوستوں بالخصوص روزنامہ کشمیر لنک کے ایڈیٹر راجہ کفیل، روزنامہ کشمیر ٹائمز کے ایڈیٹر خواجہ متین، روزنامہ صدائے چنار کے ایڈیٹر اعجاز عباسی، سب ایڈیٹر شاہد راٹھور، روزنامہ اوصاف سے مفتی عمر فاروق، ڈیلی خبر نامہ کے ایڈیٹر عبد الواجد خان اور روزنامہ جموں وکشمیر کے ایڈیٹر شہزاد راٹھور کا اس عرصہ میں تحریک کے ساتھ خصوصی تعاون رہا اور کشمیری اخبارات تحریک کے مطالبات اور نیوز کو موثر انداز میں حکومت تک پہنچانے میں مددگار ثابت ہوئے۔

گوئی میں قادیانیوں کا صد سالہ جشن اور چیلنج

مئی 2008 میں مرزا غلام قادیانی کی موت کو ایک سو سال پورا ہونے پر قادیانیوں نے پاکستان میں صد سالہ جشن منانے کی تیاریاں شروع کیں، چناب نگر اور پاکستان کے دوسرے علاقوں میں تحفظ ختم نبوت کے مشن پر کام کرنے والی جملہ جماعتوں کی بروقت محنت اور کوشش سے پاکستان کے علاقہ چناب نگر میں قادیانیوں کو صد سالہ جشن کی تقریبات منانے کی جب اجازت نہ ملی تو قادیانیوں نے آزاد کشمیر کوٹلی کے علاقہ گوئی کا رخ کیا۔ پنجاب اور آزاد کشمیر کے قادیانیوں کے بڑے بڑے سرغنے تتلیوں کے ہمراہ خاموشی سے راتوں رات گوئی پہنچے اور اس علاقہ میں بڑی بدمعاشی سے جشن رسوائیت منایا اور قادیانی مربیوں نے گوئی میں مسلمانوں کو کھلم کھلا قادیانیت کی دعوت دیتے ہوئے مناظرے کا بھی چیلنج دیا جب وہاں کے کچھ مسلمانوں نے تحریک تحفظ ختم نبوت کوٹلی کے ذمہ داران کو صورتحال سے آگاہ کیا تو تحریک کے وفد نے اس وقت ہی کوٹلی کی مقامی انتظامیہ کو آگاہ کر کے حالات کی سنگینی سے مطلع کیا لیکن انتظامیہ نے اس وقت کوئی توجہ نہیں دی اور نہ ہی منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے اس کھلے

عام تبلیغی اور ارتدادی اجتماع کے انعقاد کرنے والوں پر کوئی پابندی لگائی اور نہ ہی اشتعال انگیزی پھیلانے والوں کے خلاف کوئی راست قدم اٹھایا گیا جو مقامی مسلمانوں کے لیے سخت تشویش کا باعث بنا، قادیانیوں نے قانون کی کھلی خلاف ورزی، اسلام اور آئین کو پامال کرتے ہوئے گوئی میں اجتماع منعقد کیا، سرعام اسلحے کی نمائش کی گئی اور علاقہ کے مسلمانوں کو ڈرایا دھمکایا گیا، وسیع پیمانے پر کفریہ لٹریچر تقسیم کیا گیا اور سادہ مسلمانوں کو چیلنج اور مناظرے کی دعوت دے کر انہیں گمراہ کرنے کی کوشش کی گئی

کل جماعتی ختم نبوت کانفرنس کا اعلان اور پابندی

قادیانیوں کی کھلم کھلا بدمعاشی اور چیلنج کے بعد سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان کو بچانے اور قادیانیت کے کفر کا راستے روکنے کا فیصلہ کرتے ہوئے ایک مقامی جماعت انجمن جانباز اسلام اور تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر نے تمام جماعتوں سے مل کر اس ارتدادی اور کفریہ سرگرمیوں کے گڑھ میں کل جماعتی ختم نبوت کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ علاقہ کے سادہ لوح مسلمانوں کو قادیانیوں کے فتنے سے آگاہ کیا جائے اور ان کا ایمان محفوظ رہے 12 اکتوبر 2008 کو گوئی میں کل جماعتی ختم نبوت کانفرنس کا اعلان کیا گیا اور تمام جماعتوں کو اس کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی گئی، اس اعلان کے ساتھ ہی گوئی سے لے کر کنیڈا تک کے قادیانیوں کی نیندیں اڑ گئیں اور کفرلرز نے لگا قادیانیت کے محلات اور ایوانوں میں موت نے بھی رقص کرنا شروع کر دیا ہے کیونکہ جب حق آتا ہے تو باطل خود بخود مٹ جاتا ہے ایسی ہی کیفیت قادیانیوں کے لیے ان دنوں بنی ہوئی تھی جس کے باعث پوری قادیانیت نے چیخنا اور چلانا شروع کر دیا اور کل جماعتی ختم نبوت کانفرنس پر پابندی لگانے کے لیے قادیانی ٹولہ متحرک ہو گیا اور کانفرنس سے ایک دن پہلے کنیڈا حکومت کی جانب سے پاکستان پر دباؤ کی وجہ سے چیف سیکرٹری کے حکم پر آزاد حکومت نے ختم نبوت کانفرنس پر پابندی لگائی اس بات کا انکشاف حکومت پاکستان کے ایک اہم مشیر نے کیا اور کانفرنس سے چند دن قبل کوٹلی کے ایک متعصب قادیانی قیصر داؤد نے کنیڈا میں پریس کانفرنس بھی اس سلسلے میں کی تھی۔ ختم نبوت کانفرنس پر پابندی لگ جانے سے بظاہر

قادیانی اور قادیانی نوازوں نے خوشی منائی لیکن درحقیقت ختم نبوت کے جانثاروں کو ایک عزم اور حوصلہ ملا کہ اللہ رب العزت نے ان کی چھوٹی سی کاوش کو قبول فرمایا جس سے کفر لرز اٹھا۔

گوئی میں قادیانیت مردہ باد کے نعرے

حکومت کی جانب سے گوئی میں ختم نبوت کانفرنس پر پابندی اور گوئی جانے والے تمام راستوں کو کانفرنس سے ایک دن قبل ہی سیل کر دینے کے باوجود الحمدللہ عاشقان مصطفیٰ ﷺ کا قافلہ نہ رک سکا پورے ضلع کوٹلی کی ناکہ بندی اور جگہ جگہ پولیس کی بھاری نفری لگا کر حکومت اور انتظامیہ نے سمجھا کہ شاید ناموس رسالت کا تحفظ کرنے والے رک جائیں گے لیکن یہ ان کی غلط فہمی تھی ایک جگہ پابندی لگنے کے بعد بارہ اکتوبر کو تمام ناکوں اور چوکوں میں ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہوئیں گوئی میں پولیس نے کانفرنس والی جگہ کو ایک دن قبل ہی گھیرے میں لے لیا تھا۔شرکائے کانفرنس کو روکنے کے لیے گوئی کی طرف جانے والے مختلف راستوں تتہ پانی ،نکیال اور دھنواں کے مقام پر پولیس کی بھاری نفری تعینات کر دی گئی گوئی میں گھر گھر چھاپے مار کر عوام میں خوف وہراس پیدا کیا جاتا رہا تاکہ کوئی شخص باہر سے آنے والے کسی مہمان کو اپنے گھر رات کو نہ ٹھہرا سکے ایک طرف پولیس اور انتظامیہ کی جانب سے خوف پھیلانے کا یہ منظر اور دوسری طرف ناموس رسالت کے پروانوں کا جوش وجذبہ بھی قابل فخر تھا تمام تر پابندیوں کو ناکوں کے باوجود تقریبا 400 کے قریب عاشقان مصطفیٰ ﷺ مختلف علاقوں سے دشوار گھٹن اور طویل راستوں سے پیدل سفر کر کے رات کے وقت گوئی کے مقام پر پہنچ گئے اور علاقہ کے مسلمانوں نے ختم نبوت کے پروانوں کی مہمانی کو اپنے لیے اعزاز سمجھا اتنی پابندیوں کے باوجود مہمانوں کی گوئی میں داخلے کی خبر سن کر علاقے کے مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور مختلف مساجد سے مہمانوں کی آمد کے اعلانات کیے جاتے رہے ان اعلانات پر بھی کفر لرزتا رہا جس پر پولیس نے تمام مساجد کے سپیکر اتار لیے اور علمائے کرام کو گرفتار کیا جاتا رہا رات گئے شرکائے ختم نبوت کانفرنس کی پیدل آمد کا سلسلہ جاری رہا خصوصا پیر عارف شاہ گیلانی صدر مرکزی جمعیت علمائے جموں کشمیر، صاحبزادہ الیاس القمر القادری، کانفرنس کے میزبان حافظ عبدالغفور تابانی وغیرہ کی گوئی آمد پر کارکنان

کے حوصلے بلند ہوئے اور فضاء ختم نبوت زندہ باد، قادیانیت مردہ باد، غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے کے نعروں سے گونجتی رہی۔

کارکنان ختم نبوت کی حکمت عملی اور نیا فیصلہ

کانفرنس پر پابندی کی خبر تحریک تحفظ ختم نبوت کی انتظامیہ کو دو دن قبل موصول ہو چکی تھی اور پولیس کی جانب سے پورے ضلع کی ناکہ بندی سے یہ واضح ہو رہا تھا کہ انتظامیہ کسی صورت باہر سے قافلوں کو گوئی نہیں جانے دے گی تاہم نئی حکمت کے تحت یہ فیصلہ کیا گیا کہ گوئی کے قرب وجوار والے دوست رات کو پیدل راستوں سے گوئی میدان میں ہر صورت پہنچیں اس مشن کی تکمیل کے لیے حافظ عبدالغفور تابانی کو ایک دن پہلے گوئی بھیج دیا گیا جب کہ باقی اطراف سے قافلے اپنے مقررہ وقت پر نکل پڑیں اور اپنے ساتھ لاؤڈ سپیکر کا انتظام رکھیں جہاں جہاں پولیس نے روکنے کی کوشش کی تو وہاں ہی ختم نبوت کانفرنس شروع کی جائے۔ کانفرنس والے دن بارہ اکتوبر کو صبح سات بجے مختلف علاقوں سے عاشقان مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے کارواں نے اپنا سفر گوئی کی طرف شروع کر دیا حلقہ چکسواری کے قافلے کی قیادت نائب صدر مرکزی جمعیت علمائے جموں کشمیر علامہ عبدالخالق نقشبندی، ڈڈیال سے قافلے کی قیادت صدر اہلسنت والجماعت مفتی عبدالواحد ڈڈیالوی، اور سیاکھ کے بڑے قافلے کی قیادت ڈپٹی سیکرٹری جمعیت علمائے اسلام مولانا مسعودالحق سیاکھوی کر رہے تھے یہ قافلے جب جرائی کے مقام پر پہنچے تو پولیس کی بھاری نفری سڑک میں رکاوٹیں کھڑی کر کے پہلے سے ہی ناموس رسالت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے کارواں کو روکنے کے لیے تیار تھی۔ کارواں کے شرکاء جب ناکہ والی جگہ پہنچے تو بغیر کسی وقفے کے میرپور کوٹلی روڈ مکمل بند کر کے سڑک پر ہی ختم نبوت کانفرنس شروع کر دی۔ چار گھنٹے تک ٹریفک جام رہی موقع پر موجود پولیس اور انتظامیہ سے کانفرنس کے راہنماؤں نے کوٹلی جانے کے لیے راستہ کھولنے کی اپیل کی لیکن وہ اپنی بے بسی کا اظہار کرتے رہے جس پر علماء نے اسی جگہ شرکائے کانفرنس سے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیت کے کفر دجل کے موضوع پر خطاب کیے اور قادیانی نواز انتظامیہ کی شدید الفاظ میں مذمت کی۔ تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کے صدر قاری عبدالوحید قاسمی، عالمی مجلس تحفظ ختم

نبوت اسلام آباد کے مبلغ مولانا محمد طیب ، کاروان اسلام کے ناظم قاری عثمان صدیقی ، پیر اورنگزیب بادشاہ دربار عالیہ موہڑہ شریف نے بھی اپنے احباب و متعلقین کے ہمراہ شرکت کی ۔ جب کہ میڈیا کے نمائندے بھی اس موقع پر موجود تھے پلندری سے ایک قافلہ جمعیت علمائے اسلام کے مرکزی امیر مولانا سعید یوسف کی ہدایت پر ضلعی صدر جمعیت علمائے اسلام پلندری مولانا رشید کی قیادت میں کوٹلی شہر میں ہونے والے پروگرام میں پہنچا۔

کارکنان ختم نبوت کی گرفتاریاں

ادھر گوئی میں بھی عاشقان مصطفی ﷺ نے گھروں سے نکل کر میدان کی طرف جیسے ہی رخ کیا تو سینکڑوں کی تعداد میں پولیس نے قائدین کو گھیر لیا اور گرفتاری کا مطالبہ کیا حالات سنگینی کی طرف جا رہے تھے لیکن قائدین نے حالات کے پیش نظر کارکنوں کے باہمی مشورے سے انتظامیہ اور موقع پر موجود پولیس اہلکاروں سے بات چیت کی کہ وہ عاشقان مصطفی ﷺ کے کارواں کو جلسہ گاہ میں جانے کی پرامن اجازت دے تو قائدین بھی پرامن گرفتاریاں دیں گے ۔ مذاکرات کے بعد قائدین جلوس کی صورت میں جلسہ گاہ پہنچے جسے سینکڑوں کی تعداد میں پولیس نے گھیرا ہوا تھا جلسہ گاہ میں پہنچتے ہی فضاء ختم نبوت زندہ باد، قادیانیت مردہ باد، گستاخ رسول کا ایک ہی علاج الجہاد الجہاد کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی اس وقت مسلمانوں کے چہرے خوشی سے چمک رہے تھے مقامی طور پر مسلمان خواتین وحضرات ان عاشقان مصطفی ﷺ کی جھلک دیکھنے کے لیے گھروں کی چھتوں پر موجود تھے بازار میں سنسانی تھی جب کہ قادیانیت کے گھروں میں رسوائی چھائی ہوئی تھی ۔ پولیس نے قائدین کو گرفتار کرنا شروع کیا پیر عارف شاہ گیلانی صدر مرکزی جمعیت علمائے جموں کشمیر، صاحبزادہ الیاس القمر القادری ،کانفرنس کے میزبان حافظ عبدالغفور تابانی اور اے ٹی آئی کے صدر وسیم مصطفائی سمیت درجنوں کارکنوں کو حراست میں لے لیا قائدین کی گرفتاری کی خبر ملتے ہی کوٹلی شہید چوک میں تحریک تحفظ ختم نبوت کی ہنگامی اپیل پر جماعت اسلامی کے امیر حبیب الرحمٰن آفاقی کی زیر قیادت ایک احتجاجی جلوس نکلا جس میں صدر جمعیت علمائے اسلام کوٹلی مولانا ساجد الرحمٰن ، حافظ ظہیر عباس، تحریک تحفظ ختم نبوت

کوٹلی کے سیکرٹری جنرل جمیل احمد مغل، ڈاکٹر ابرار احمد مغل انجمن تاجران اور دیگر جماعتوں کے کارکنان نے شرکت کی اور شہید چوک میں جلسہ منعقد کر کے حکومت آزاد کشمیر اور قادیانی نواز انتظامیہ کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت کانفرنس پر پابندی قادیانیوں کی بوکھلاہٹ اور رسوائی کی کھلی دلیل ہے جس کے بعد تحریک کی جانب سے جمعہ کے اجتماعات میں بھی قادیانیوں کی کفریہ سرگرمیوں اور کوٹلی انتظامیہ کی قادیانیت نوازی کے خلاف شہر کی تمام مساجد میں علمائے کرام اور خطباء کے نام خط جاری کر کے ان سے اپیل کی گئی کہ مساجد کے ممبر و محراب سے منکرین ختم نبوت کے خلاف آواز بلند کی جائے۔

گوئی کانفرنس پر پابندی اور علمائے کوٹلی کے نام تحریک کا خط

محترم و مکرم معزز علمائے کرام ضلع کوٹلی.........السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت ضلع کوٹلی میں قادیانیوں نے تقریبا 18 کے قریب مراکز قائم کر رکھے ہیں اور سرحدی علاقوں میں سرعام قادیانی تبلیغی سرگرمیاں اور کفریہ لٹریچر تقسیم کر کے مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں گوئی میں قادیانیوں نے صد سالہ جشن اور عید کے موقع پر بڑا لی میں اجتماع منعقد کر کے سادہ لوح مسلمانوں کو مرتد بنانے کی سرگرمیاں شروع کر رکھی ہیں۔ان حالات میں سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان کو بچانے اور انہیں قادیانیوں کے کفر سے آگاہ کرنے کے لیے 12 اکتوبر 2008 کو گوئی کے مقام پر کل جماعتی ختم نبوت کانفرنس رکھی گئی تھی جس پر قادیانی نواز انتظامیہ نے پابندی عائد کر کے پورے ضلع کو سیل کر دیا اور اس موقع پر علماء و مشائخ کی گرفتاری اور شرکائے ختم نبوت کانفرنس پر لاٹھی چارج بھی کیا گیا جس پر تحریک تحفظ ختم نبوت نے کل جمعہ کے دن آزاد کشمیر بھر کے علمائے کرام ،مشائخ عظام سے تمام مساجد میں خطبہ جمعہ کے موقع پر یوم احتجاج کے طور پر منانے کی اپیل کی ہے ۔قادیانیوں کی ایما پر حکومت آزاد کشمیر، کوٹلی انتظامیہ اور چیف سیکرٹری نے کل جماعتی ختم نبوت کانفرنس پر پابندی لگا کر قادیانیت نوازی کا ثبوت دیا ہے علمائے کرام اپنے خطبہ جمعہ میں قادیانی نواز انتظامیہ اور چیف سیکرٹری کی پرُ زور مذمت کے ساتھ عوام الناس کو قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں سے آگاہ کریں۔

جب تک حکومت قادیانیوں کو لگام نہیں دیتی اور قادیانیوں کے کوٹلی میں قائم مراکز جن کی شکل وصورت مساجد کی طرح ہے کو مسمار نہیں کرتی عاشقان مصطفیٰ ﷺ کا کاروان چلتا رہے گا اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لیے اب کفن باندھ کر قادیانیت کا تعاقب کریں گے قادیانی اسلام اور ملک کے غدار ہیں ان کے کفر میں کوئی ذرہ شک کرنے والا شخص بھی کافر ہے۔ ہماری آپ حضرات سے ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کے لیے اللہ کے نام پر اپیل ہے کہ آپ مساجد کے ممبر ومحراب سے قادیانی فتنے کا تعاقب کریں تا کہ سادہ لوح مسلمانوں کا ایمان بچ سکے۔

16/10./2008

از دفتر تحریک تحفظ ختم نبوت شہید چوک کوٹلی آزاد کشمیر

گوئی:10 خاندانوں کا قادیانیت چھوڑ کر قبول اسلام

ضلع کوٹلی میں ایک عرصے سے قادیانیت کی بڑھتی ہوئی سرگرمیاں باعث تشویش تھیں لیکن مشکل وکٹھن حالات میں بے سروسامانی کے عالم میں چند نوجوانوں نے اس بات کا عزم کیا کہ ریاست کے مسلمانوں کو فتنہ قادیانیت سے بچائیں گے اور قادیانیت کے ناسور سے اس دھرتی کو پاک کریں گے۔ الحمدللہ تحریک تحفظ ختم نبوت کی محنت وکاوش سے ریاست بھر میں قادیانیت کی حقیقت عیاں ہو رہی تھی اور منکرینِ ختمِ نبوت اپنے منطقی انجام کی طرف بڑھ رہے تھے قادیانی کفر عیاں ہونے پر قادیانیت چھوڑ کر اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد میں روز بروز الحمدللہ اضافہ ہو رہا ہے۔

کوٹلی سے تقریبا25 کلومیٹر مشرقی جانب کے نواحی سرحدی علاقہ گوئی (سینی محلّہ بقال) سے تعلق رکھنے والے جن 10 خوش نصیب خاندانوں کو اللہ پاک نے قادیانیت کے جھوٹے مذہب سے تائب ہو کر قبول اسلام کی دولت سے نوازا ان میں محمد امین ولد عیسی خان، محمد الیاس ولد عیسی خان، محمد ریاض ولد عیسی خان، چوہدری خضر حیات ولد اللہ دتہ، محمد فاروق ولد خضر حیات، محمد معروف ولد خضر حیات، چوہدری موسی خان ولد اللہ دتہ، چوہدری غلام مصطفے ولد دلپزیر، ساجد محمود ولد غلام مصطفے، طلعت محمود ولد غلام مصطفے کے نام شامل ہیں۔ ان افراد نے اپنے سارے خاندان بیوی، بچوں سمیت

اسلام قبول کرلیاان میں محمد الیاس ولد عیسی خان قادیانی جماعت کے (شعبہ وقف جدید) سیکرٹری بھی رہ چکے ہیں۔

قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کرنے والے نومسلموں کو مبارکباد پیش کرنے کے لیے 27 مارچ 2014ء کو تحریک تحفظ ختم نبوت کے ایک وفد نے اس علاقہ کا خصوصی دورہ کیا اس وفد میں تحریک کے راہنماء علامہ عبدالخالق نقشبندی، راقم الحروف، علامہ عبدالغفور تابانی اور قادیانی جماعت کے سربراہ مرزامسرور کے رضاعی بھتیجے نومسلم بھائی شمس الدین بھی شریک تھے۔

گوئی کو قادیانی ربوہ ثانیہ کہتے تھے اور اسی علاقے سے قادیانیت کی ابتداء ہوئی دس خاندانوں کے قبول اسلام پر قادیانیوں کے گھروں میں صف ماتم بچھ گئی قادیانیوں کے مربیوں نے نو مسلموں کو واپس قادیانیت میں لانے کی دعوت دی جس سے انہیں ناکامی کا سامنا ہوا تو قادیانی حواس باختہ ہوگئے اور نومسلم خاندانوں پر تشدد کا راستہ اختیار کیا جس کے بعد حالات کشیدگی کی طرف چلے گئے تحریک کے ساتھیوں اور دیگر مسلمانوں کی جانب سے کھل کر نومسلین کی حمایت کا اعلان کیا گیا جس سے نومسلم بھائیوں کو بھی حوصلہ ملا یہ قادیانیت کی دیوار سے پہلی اینٹ نکلی جو الحمدللہ دن بدن بڑھتی گئی اس کے بعد دیگر درجنوں خاندان قادیانیت چھوڑ کر دائرہ اسلام میں داخل ہوگئے ہیں۔

مرزامسرور کے بھتیجے بھائی شمس الدین کی کوٹلی آمد

قادیانی جماعت کے سربراہ مرزامسرور کے رضاعی بھتیجے نے چناب نگر میں جب اسلام قبول کیا تو اس سے پوری قادیانی جماعت میں لرزہ طاری ہوا اسی دوران تحریک تحفظ ختم نبوت آزادکشمیر کی جانب سے نومسلم بھائی شمس الدین کو تین روزہ دورہ کوٹلی کی دعوت دی گئی اور مختلف علاقوں میں رد قادیانیت پر ان کے بیانات کرائے گئے قادیانیت سے تائب ہونے والے نومسلم خاندانوں سے خصوصی ملاقات کے لیے جب تحریک کا وفد حاجی شمس الدین کے ہمراہ گوئی پہنچا تو علاقہ میں نومسلم خاندانوں نے تحریک کے وفد کو خوش آمدید کہا اور قادیانی جماعت کے موجودہ سربراہ مرزامسرور کے رضاعی بھتیجے نومسلم بھائی شمس الدین کا شاندار استقبال کیا اور ان کے گلے میں ہار ڈالے اس موقع پر

معززین علاقہ اور سیاسی راہنما نمبر دار بشیر بھی موجود تھے بھائی شمس الدین کے جانے سے نومسلموں کی حوصلہ افزائی ہوئی اس موقع پر سابق قادیانی نومسلم حاجی شمس الدین نے قادیانیت ترک کرنے کی وجوہات اور اپنی کارگزاری سناتے ہوئے نومسلموں کو قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام کے دامن میں داخل ہونے پر خصوصی مبارکباد دی اور کہا کہ آج ہم نعمت اسلام پر جتنا بھی اللہ کا شکر کریں وہ کم ہے ہم نے اپنی گزشتہ زندگی کفر میں گزاری جس مذہب کو ہم اسلام سمجھتے رہے وہ کفر اور دجل ہے مرزا قادیانی کی کتب کفریہ عبارات اور انبیاء علیہم السلام کی توہین آمیز جملوں سے بھری ہیں بھائی شمس الدین نے اس موقع پر موجود تمام لوگوں کو مرزا قادیانی کی اصل کتب کفریہ عبارات اور انبیاء علیہم السلام کی توہین اور انکار ختم نبوت کے دعوے دکھائے ۔جس پر تمام لوگ ششدرہ رہ گئے اور کانوں کو ہاتھ لگا کر توبہ کرتے رہے ۔انہوں نے تمام نومسلموں سے کہا کہ وہ اب اپنی بقیہ زندگی تحفظ ختم نبوت کے لیے وقف کر دیں جس طرح کفر میں رہ کر ہم جھوٹے مذہب کی تبلیغ اور اسلام کے خلاف کام کرتے رہے اس کا کفارہ ادا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم رحمت دو عالم ﷺ کی ختم نبوت کا ڈنکا بجائیں اور قادیانیت کا کفر و دجل پوری امت پر واضح کریں، سینی سے تعلق رکھنے والے تمام نومسلموں نے عزم کیا کہ آج کے بعد ہم اپنی بقیہ زندگی تحفظ ناموس رسالت کے لیے گزاریں گے۔

گوئی میں مسجد ختم نبوت کا سنگ بنیاد

بھائی شمس الدین کی معیت میں تحریک کے وفد نے قادیانی جماعت کے ارتدادی مرکز سے تقریباً 200 گز کے فاصلے پر نومسلم خاندان کی جانب سے مسجد کی تعمیر کے لیے وقف کردہ زمین پر مسجد خاتم النبین و مرکز ختم نبوت کے لیے جگہ کی نشاندہی کر کے اس کا سنگ بنیاد رکھا چونکہ سینی محلے کے اکثر گھرانے قادیانی تھے اس لیے وہاں پر قادیانیوں کا کفریہ مرکز قائم تھا، جب ایک درجن کے قریب گھرانوں نے قادیانیت ترک کی تو ان کے لیے مسجد کی اشد ضرورت تھی جو الحمدللہ بہت کم وقت میں پایہ تکمیل تک پہنچی اور کئی مرتبہ اس علاقے میں مبلغین ختم نبوت تشریف لائے بالخصوص شبان ختم نبوت کے راہنماء مولانا منیر علوی صاحب ،مولانا سید انیس شاہ صاحب ،مولانا عبدالحنان صاحب ،مولانا

فضل الرحمٰن صاحب تحریک کے مرکزی ناظم مولانا جمیل جامی صاحب و دیگر حضرات ردقادیانیت کورس کے سلسلے میں حاضر ہوتے رہے۔

قادیانیوں کی جانب سے قربانی مہم پر دھوکہ دہی

2008 میں تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کے ذمہ دار ساتھیوں کو عیدالاضحیٰ سے چند روز قبل یہ اطلاع ملی کہ گوئی میں قادیانی اجتماعی قربانی کرتے ہیں اور پھر غریب مسلمان گھروں میں اس کا گوشت تقسیم کر کے ہمدردیاں حاصل کرتے ہیں جس پر تحریک کے وفد نے خصوصی طور پر گوئی کے کئی علاقوں کا دورہ کیا اور ائمہ مساجد سے ملاقاتیں کر کے ان سے ساری صورت حال پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے مقامی سطح پر بڑے بڑے بینرز آویزاں کیے جس پر واضح لکھا ہوا تھا کہ قربانی شعائر اسلام میں سے ہے اور قادیانی غیر مسلم ہیں اگر کسی کافر کی جانب سے شعائر اسلام کی توہین کی گئی تو اس کے خلاف مقدمات درج کرائیں گے لہذا قادیانی ایسی حرکتوں سے باز رہیں لیکن دوسری جانب سے تحریک نے اپنے مسلمان بھائیوں سے گوئی میں اجتماعی قربانیوں کی اپیل کر دی پہلے سال ''امہ ویلفیئر ٹرسٹ'' کے تعاون سے تقریباً 800 گھرانوں میں سپیشل گفٹ پیک عیدالاضحیٰ کے دوسرے دن گوشت کے ساتھ ساتھ تحفظ ختم نبوت کا لٹریچر بھی گھر گھر جا کر کارکنان ختم نبوت نے پہنچایا یہ گوئی میں تحریک ختم نبوت کی پہلی شاندار اور کامیاب دعوتی مہم تھی جس نے ہر گھر تک پیغام ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کا تعارف پہنچایا اس کے بعد الحمدللہ تحریک کی اس اپیل پر 2008 سے ہر سال گوئی سمیت آزاد کشمیر کے مختلف علاقوں میں پابندی سے اجتماعی قربانی کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور اس مہم میں قادیانیت سے تائب ہونے والے نومسلم گھروں کو خصوصی طور پر یاد رکھا جاتا ہے اس کے ساتھ رمضان المبارک اور عیدالفطر کے مواقع پر آزاد ویلفیئر ٹرسٹ، امہ ویلفیئر ٹرسٹ اور شبان ویلفیئر ٹرسٹ کے تعاون سے نومسلم گھرانوں میں راشن اور عید گفٹ کی ترتیب بھی بنائی جاتی ہے۔

گوئی میں قادیانیوں کی نومسلم خاندان کو دھمکی

اس وقت الحمدللہ گوئی میں قادیانیت دم توڑ رہی ہے لاعلمی میں قادیانی فتنے کا شکار ہونے

والے سینکڑوں افراد الحمدللہ گوئی میں قادیانی کفریہ عقائد ونظریات سے تائب ہو کر دامن مصطفیٰ ﷺ میں پناہ لے چکے ہیں اس علاقے کو کسی دور میں قادیانی ربوہ ثانیہ کا نام دیتے تھے جہاں سادہ لوح غریب عوام کی دینی علوم سے ناواقفیت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے علاقہ کے چند باثر قادیانیوں نے ارتدادی وکفریہ سرگرمیوں کے باعث سینکڑوں مسلمانوں کو قادیانیت کے جھوٹے مذہب کا لبادہ اوڑھا کرانہیں اپنے زیراثر کررکھا تھا۔ اس وقت آزاد کشمیر میں الحمدللہ منکرین ختم نبوت قادیانیوں کا دجل و فریب ناکام ہوتا جارہا ہے اور سینکڑوں افراد قادیانیت کے جھوٹے مذہب سے تائب ہوکر اسلام قبول کر چکے ہیں 18 مارچ 2018 کو ایک قادیانی محمد ریاض ولد کالا خان نے اپنی بیوی بچوں سمیت سات لوگوں سمیت اسلام قبول کیا تھا جس کے بعد وہاں کے مقامی قادیانیوں نے نومسلم خاندان کو ڈرانا دھمکانا شروع کیا اور نومسلمہ بچی کو مارنے کی کوشش بھی کی۔

جون 2020 میں گوئی ندھیری میں قادیانیت سے تائب ہوکر محمد عامر نے اپنی والدہ اور بہن بھائیوں سمیت چار افراد نے اسلام قبول کیا جس کے بعد مقامی قادیانی گماشتوں نے انہیں ڈرانا شروع کیا اور تھانہ پولیس چوکی گوئی میں جھوٹی من گھڑت درخواستیں بھی دیں واقعہ کی اطلاع پر تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کے راہنماؤں نے میڈیا ٹیم کے ہمراہ اس علاقے کا دورہ کیا اور نومسلم خاندانوں سے خصوصی ملاقات کر تحریک کے مرکزی صدر مولانا قاری عبدالوحید قاسمی کی جانب سے نومسلم بھائیوں کو مبارکباد دی اور کہا کہ اسلام قبول کرنے والے ہمارے بھائی ہیں قادیانی کسی غلط فہمی میں نہ رہیں۔

قادیانیوں کو دعوت اسلام

اس موقع پر میڈیا کی وساطت سے دیگر قادیانیوں کو بھی غور وفکر کی دعوت دیتے ہوئے انہیں کہا گیا کہ وہ سچی منزل کی تلاش اور جستجو کریں ان پر قادیانی کفریہ عقائد واضح ہو جائیں گے لیکن ایک بات واضح ہے کہ اسلام قبول کرنے والے کسی بھی شخص کو اگر کوئی نقصان پہنچا تو اس کی ذمہ داری قادیانیوں پر عائد ہو گی نومسلم بھائیوں نے کہا کہ اگر حکومت نومسلموں کی جان و مال کا تحفظ یقینی بنائے تو سینکڑوں خاندان

گوئی سے قادیانیت چھوڑ کر اسلام قبول کرنے کو تیار ہیں سرحدی علاقے کی سادہ لوح عوام لاعلمی میں قادیانیت کے کفر ودجل کا شکار ہوگئی تھی انہیں قادیانی کفر ودجل کا کوئی علم نہیں تھا لیکن نئی نوجوان نسل قادیانیت کے کفریہ عقائد ونظریات سے آگاہ ہو چکے ہیں اب دھونس اور زبردستی کسی کو قادیانیت پر قائم نہیں رکھا جا سکتا اب ہر باشعور شخص پر یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ قادیانیت کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

نومسلمہ بچی کی شادی میں کارکنان ختم نبوت کی شرکت

گوئی میں نومسلم بھائی محمد آصف نے جب اپنے گھر والوں اور بچوں سمیت اسلام قبول کیا تو قادیانیوں کی جانب سے انہیں بھرپور ڈرانے دھمکانے کی کوشش کی گئی۔آصف بھائی کی تین پشتوں کا سلسلہ قادیانیت سے ہی چلا آرہا تھا وہ پیدائشی قادیانی تھے اس لیے ان کے قبول اسلام سے قادیانیت کا کفر پوری طرح ننگا ہوا، آصف شیدائی نے قبول اسلام کے بعد دن رات عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیا گوئی کے ہر گھر تک انہوں نے ختم نبوت کا لٹریچر پہنچایا اور قادیانی مربیوں کو کھلا چیلنج دیا کہ وہ مرزا قادیانی کی کفریہ عبارات پر گفتگو کریں تو مرزائی ان سے کنارہ کشی اختیار کرتے تاہم انہوں نے آصف بھائی کے خاندان کے جو لوگ ابھی تک قادیانی ہیں ان کے ذریعے دباؤ ڈالنے کی کوشش کی لیکن اس میں بھی انہیں کامیابی نہ ہوسکی۔

آصف بھائی کی بیٹی کی شادی کا جب موقع آیا تو انہوں نے تحریک کے ذمہ دار ساتھیوں سے رابطہ کیا کہ وہ نومسلم بیٹی کی شادی تقریب میں شرکت کریں گوئی میں چونکہ اس سے قبل قادیانی اور مسلمان ایک ساتھ رشتہ داریاں اور خوشی غمی میں شریک ہوتے تھے اسے کوئی عیب نہیں سمجھا جاتا تو جب تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کے ذمہ داران نے ان سے پوچھا کہ قادیانی بھی اس شادی میں شرکت کریں گے ؟

تو آصف بھائی نے جواب دیا کہ ایسا نہیں ہوسکتا میں اب محمد عربی ﷺ کے دامن سے وابستہ ہو چکا ہوں کسی دشمن رسول ﷺ کو شادی میں دعوت نہیں دے سکتا۔میری خواہش ہے کہ کارکنان ختم نبوت

اپنی موجودگی میں میری بیٹی کو دعاؤں سے رخصت کریں اور تقریب نکاح میں بھی شرکت کریں۔

اس تقریب میں شرکت کارکنان ختم نبوت کے لیے باعث اعزاز تھی تو تحریک تحفظ ختم نبوت کوٹلی کی پوری ٹیم اور مظفر آباد سے خصوصی طور پر تحریک کے فعال رکن بھائی راجہ آصف خان، راولپنڈی سے شبان ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالحنان صاحب بھی اپنے ساتھیوں سمیت کوٹلی تشریف لائے جہاں سے دس رکنی وفد نے گوئی میں بھائی آصف شیدائی کے گھر شادی کی تقریب میں شرکت کی تحریک کے وفد کے پہنچنے پر نومسلم بھائیوں کی خوشی دیدنی تھی وفد کا پرتپاک استقبال کیا گیا اس کے بعد جب بارات پہنچی تو تحریک کے ذمہ داران نے بارات کا استقبال کیا اس موقع پر عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور محبت رسول ﷺ پر مولانا عبدالحنان صاحب نے تفصیلی بیان بھی کیا جس نے وہاں پر موجود ہر شخص کے دل کو منور کیا۔

محبت رسول ﷺ میں قادیانی والدین سے بائیکاٹ

نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے والدین، اولاد اور تمام جہانوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔

اللہ تعالی نے انسان کی ہدایت کا جو سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع کیا تھا وہ آپ ﷺ کی ذات پر آکر مکمل ہوا۔ آپ ﷺ کو اللہ تعالی نے خاتم النبیین بنایا، آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی کوئی پیغمبر نہیں آئے گا۔ آپ ﷺ نے ہمیں محبت کا معیار بتادیا کہ محبت رسول کا تقاضا یہ ہے کہ ہمیں آپ ﷺ سے محبت اپنی جان و مال اولاد والدین عزیز واقارب حتی کہ ہر عزیز چیز سے زیادہ ہونی چاہیے اور یہی دین وایمان کی اساس اور بنیاد ہے اور اگر اس میں کمی ہوگی تو دین وایمان میں کمی اور خامی باقی رہ جائیگی۔

اس کا عملی مشاہدہ ہم نے شادی والے دن گوئی میں آصف شیدائی کے گھر میں کیا گوئی کی تاریخ میں یہ پہلی شادی تھی جس میں اعلان کیا گیا تھا کہ جو میرے نبی ﷺ کا گستاخ اور قادیانی ہے وہ میری بیٹی کی شادی میں شرکت نہ کرے ہمارا رشتہ اسلام کا ہے جو حضور ﷺ کا وفادار نہیں وہ ہمارا بھی

نہیں ہوسکتا۔

بھائی آصف شیدائی کے گھر کے ساتھ ہی ان کی والدہ کا گھر اور دوسری جانب ان کے بھائیوں کے مکانات ہیں لیکن وہ ابھی تک قادیانیت کے ساتھ ہی وابستہ ہیں جس کی وجہ سے آصف شیدائی نے اپنے خونی رشتہ داروں کو بھی بیٹی کی شادی میں دعوت نہیں دی۔

اسمبلی ریکارڈ سے قرارداد ختم نبوت کی فائل کی گمشدگی!

14/04/12 کو تحریک کے صدر قاری عبدالوحید قاسمی نے محکمہ قانون کو درخواست دی کہ 22-03-73 کی میجر محمد ایوب خان کی قرارداد بمعہ تمام متعلقہ ریکارڈ دی جائے جس پر محکمہ قانون نے 24-04-2012 کو درخواست پر موقف لکھ کر بھجوایا کہ یہ تمام ریکارڈ آزاد جموں و کشمیر اسمبلی سیکریٹریٹ کا حصہ ہے لیکن حکومت کی جانب سے وہ ریکارڈ نہیں دیا گیا 25 اپریل 2012 کو یہ انکشاف ہوا کہ آزاد کشمیر اسمبلی سے مندرجہ بالا قرارداد کا اصل مسودہ غائب کردیا گیا ہے۔اس خبر کے منظر عام پر آتے ہی آزاد کشمیر اور پاکستان میں ایک بھونچال آ گیا جس پر مورخہ 02-05-2012 کو پھر تحریک کے صدر نے درخواست دی کہ پاس شدہ قرارداد کی مصدقہ کاپی بمعہ جملہ مواد دی جائے مگر حکومت کی طرف سے وہ نہ دی گئی 26 اپریل 2012 کو مظفرآباد میں تحریک کی طرف سے مقامی ہوٹل میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مولانا عبداللہ شاہ مظہر و دیگر علمائے کرام نے قرارداد ختم نبوت کی گمشدگی کا معاملہ اٹھایا اس کانفرنس میں دو ممبران اسمبلی سردار میر اکبر اور سردار سیاب خالد نے شرکت کی اور وعدہ کیا کہ وہ یہ معاملہ اسمبلی میں اٹھائیں گے 28 اپریل 2012 کو ممبران اسمبلی سردار میر اکبر جو اس وقت وزیر جنگلات تھے اور سپیکر سردار سیاب خالد نے تحریک التواجع کروائی اور مطالبہ کیا کہ اسمبلی اجلاس کی کاروائی روک کر اس اہم معاملے پر بحث کی جائے اور حقائق ایوان میں پیش کیے جائیں اس وقت کے اپوزیشن لیڈر راجہ فاروق حیدر نے کہا کہ حکومت اسمبلی ریکارڈ کو آڈیو اور ویڈیو شکل میں محفوظ کرے جس پر قائد ایوان چوہدری عبدالمجید نے اسمبلی سیکرٹریٹ کو حکم دیا کہ وہ اسمبلی کا جملہ ریکارڈ محفوظ بنائے اس حوالے سے

ممبران اسمبلی اور علمائے کرام حکومت کو بار بار توجہ دلاتے رہے کہ قادیانیوں کے خلاف پاس کی گئی قرارداد منظر عام پر لائی جائے مگر قرارداد نہ لائی جاسکی اس دوران سابق وزیر اوقاف صاحبزادہ پیر عتیق الرحمٰن نے بھی اسمبلی میں ختم نبوت پر ایک قرارداد پیش کی لیکن بیورو کریسی اور سابقہ حکومتوں کی عدم دلچسپی کی وجہ سے ''قرارداد ختم نبوت'' کا معاملہ سرد خانے میں ہی پڑا رہا آزاد کشمیر کی سیاسی و مذہبی جماعتوں کی اس اہم معاملہ پر عدم دلچسپی کی صورت حال یہ ہے کہ آج تک آزاد کشمیر میں مسلم وغیر مسلم کے ووٹ کا اندراج الگ الگ نہ ہوسکا۔

محرک قرارداد ختم نبوت میجر محمد ایوب خان شہید رحمہ اللہ کا تعارف

میجر محمد ایوب خانؒ 3 جولائی 1921 کو گاؤں چوکی تحصیل باغ ریاست پونچھ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم گاؤں چوکی اور میٹرک شہر پونچھ کے ہائی سکول سے کی اور ایس پی کالج سرینگر میں داخل ہوگئے 1941 میں بی اے کی ڈگری حاصل کی اکتوبر 1947 میں جہاد آزاد کشمیر میں عملی شمولیت اختیار کی ستمبر 1970 میں پہلی بار آزاد کشمیر میں پارلیمانی انتخابات ہونے قرار پائے آپ نے LPR چھوڑ کر مسلم کانفرنس کے ٹکٹ پر انتخابات میں حصہ لیا اور ممبر اسمبلی منتخب ہوئے بحیثیت ممبر اسمبلی 29 اپریل 1973 کو آزاد کشمیر اسمبلی میں قرارداد ختم نبوت پیش کی اور اس کو پاس کروایا آخر دم تک تحریک آزادی کے لئے سرگرم عمل رہے اور بالآخر 8 اکتوبر 2005 کے تباہ کن زلزلے میں تقریباً ایک لاکھ مسلمانوں کے ساتھ شہید ہوگئے۔

میجر محمد ایوب شہید رحمہ اللہ سے ملاقات

2003 میں جب قادیانیوں کی شرانگیزیوں اور ان کی کفریہ سرگرمیوں کو بے نقاب کرنے کے لئے ایک خصوصی رسالے کی اشاعت کا کام شروع کیا تو محرک قرارداد ختم نبوت میجر (ر) محمد ایوبؒ سے ملاقات کی غرض سے باغ کا خصوصی سفر کیا تا کہ آزاد کشمیر اسمبلی میں قادیانیت کے خلاف پیش کی جانے والی قرارداد کا پس منظر اور تفصیلی رپورٹ بھی شائع کی جاسکے، قرارداد ختم نبوت کے محرک میجر (ر) سردار محمد ایوب خانؒ کا تعلق ضلع باغ سے تھا اس لیے وہاں کے مقامی صحافی بھائیوں راجہ

عبدالحفیظ اور بھائی سیف اللہ شوکت کی وساطت سے میجر صاحب مرحوم سے ملاقات ہوئی تھی جس میں انہوں نے قرارداد ختم نبوت پیش کرنے کا پس منظر بیان کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی ہمارے اسلام، ملک اور ملت خصوصاً خطہ کشمیر کے ازلی دشمن ہیں اور اس زمانے کے فتنوں میں سب سے زیادہ خطرناک قادیانی فتنہ ہے۔ جب میں 1940ء سرینگر میں زیر تعلیم تھا تو وہاں میں نے قادیانیوں کی سازشوں کو بہت قریب سے دیکھا اس وقت ایک انگریزی اخبار (TheLight) جو طلباء میں تقسیم کیا جاتا تھا۔ ان ہی ایام میں مجلس احرار اسلام کے بانی حضرت مولانا سید عطا اللہ شاہ بخاریؒ پورے کشمیر خصوصاً ریاست پونچھ آتے تھے اور بڑی جرات سے قادیانیوں کی سازشوں سے پردہ اُٹھاتے تھے اور ملت اسلامیہ خصوصاً خطہ کشمیر کے مسلمانوں اور لیڈروں کو بھی مطلع کرتے رہتے۔ شاہ جیؒ کی ان تقریروں نے مجھے حوصلہ دیا وہ فرمایا کرتے تھے کہ قادیانی وادی کشمیر میں اپنی ریاست قائم کرنے کیلئے انگریز اور سکھوں سے ساز باز کرتے ہیں مگر انشاء اللہ کامیاب نہیں ہونگے اور قیامت تک کامیاب نہیں ہوسکیں گے۔ مگر کچھ فرائض کشمیری قوم اور کشمیری لیڈروں اور عالم اسلام کے مسلمانوں کے ذمہ ابھی باقی ہیں جسکی طرف ان کو جلد از جلد توجہ کرنی چاہئے۔ اس کے بعد میں نے ارادہ کرلیا تھا کہ فتنہ قادیانیت کے حوالے سے میں کردار ادا کرونگا میرے دل میں قادیانیت کے خلاف جذبات ایک طوفان کی صورت اختیار کر چکے تھے جن کی برکت سے اللہ نے مجھے سفر حرمین شریفین اور دربار رسول ﷺ میں حاضری کی توفیق نصیب فرمائی اور 31 دسمبر 1972ء کو حج کے موقع پر مکہ مکرمہ کے بعد جب مدینہ منورہ بارگاہ رسالت ﷺ میں پہنچا تو مدینہ منورہ میں قیام کے دوران میری جو کیفیت تھی اسے الفاظ میں بیان نہیں کرسکتا۔ خصوصاً روضہ رسول ﷺ کی حاضری نے میرے دل کی کیفیت ہی تبدیل کردی تھی۔ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں مختلف ممالک کے علمائے کرام کو ملاقات پر قادیانیوں کی سازشوں سے مطلع کرتا مدینہ منورہ میں ہی ہندوستان صوبہ پٹنہ شہر کے ایک بزرگ صاحب سے بھی ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ پاکستان بننے سے قبل قادیانیوں کا مرکز ہندوستان کے شہر قادیان میں تھا پاکستان بننے کے بعد ان کا مرکز (ربوہ) چناب نگر میں ہے پاکستانی مسلمان اسکو ختم کیوں نہیں کرتے؟ اس وقت پوری دنیا میں قادیانی اس مرکز

سے ختم نبوت کے خلاف سازشیں کرتے ہیں تو میرے پاس اس سوال کا کوئی جواب نہیں تھا۔اس عالم دین کے احساسات نے مجھے مزید متاثر کردیا اور میں نے دل ہی دل میں ارادہ کرلیا تھا کہ میں واپس جا کر اسمبلی کی سیٹ سے جو کچھ بس میں ہوا کروں گا۔

سفر حرمین شریفین سے واپسی پر میجر صاحبؒ کا پہلا کام

جب میں 18 فروری 1973ء کو حج کی ادائیگی سے وطن واپس پہنچا تو میری کیفیت عجیب تھی کسی بات پر دل نہیں لگتا تھا ہر وقت فتنہ قادیانیت کو لگام ڈالنے کے منصوبے بناتا بالآخر میں نے آئینی جدوجہد کا فیصلہ کرتے ہوئے اس فتنے کو اسمبلی فورم پر بے نقاب کرنے کے لیے اسمبلی اجلاس میں قادیانیوں کے خلاف قرارداد پیش کرنے کی تیاری شروع کردی اور سفر حج سے واپسی پر گھر جانے سے پہلے راولپنڈی سے ہی ڈاک کے ذریعہ ایک قرارداد لکھ کر اسمبلی کے ایجنڈے کیلئے پیش کردی ساتھ ہی ممبران اسمبلی سے مشاورت بھی جاری رہی بعض ممبران کی طرف سے مایوسی ہوئی اور بعض نے ڈرایا دھمکایا۔میں نے کہا کچھ بھی ہو جائے میں اس کیلئے میں تیار ہوں مگر یہ قرارداد پیش کرونگا اور کوشش بھی کرونگا کہ منظور ہو جائے۔اور جو اسکی مخالفت کرے گا میں اخبارات کے ذریعہ مسلمانوں کو اس سے آگاہ کرونگا اس قرارداد کے حوالے سے اسمبلی اجلاس سے قبل مسلم کانفرس کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس میرپور میں 26-27 اپریل 1973ء کو غازی ملت سردار محمد ابراہیم صاحب (مرحوم) ن کی زیر صدارت منعقد ہوا اجلاس میں صدر حکومت سردار محمد عبدالقیوم خان بھی موجود تھے۔مسلم کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی میں اس قرارداد کی باقاعدہ منظوری ہوئی جس کے بعد آزاد کشمیر اسمبلی کا اجلاس بجائے مظفر آباد کے میرپور میں ہونا قرار پایا گیا جب 29 اپریل 1973ء کو بل پیش ہوا تو اسمبلی میں اس قرارداد پر سیر حاصل بحث ہوئی۔اور اسی وقت اسمبلی کے باہر فائرنگ کا واقعہ بھی پیش آیا۔اس واقعہ کو دیکھنے کیلئے کچھ اسمبلی کے ارکان باہر آئے اس وقت بحث ختم ہو چکی تھی اور یہ قرارداد متفقہ طور پر پاس ہوئی۔بعض ممبران نے اعتراضات بھی کیے جن کے مدلّل جوابات دیئے اسوقت کی حزب اختلاف لبریشن لیگ تھی جنکی تعداد (6) تھی جنہوں نے اسمبلی اجلاس کا بائیکاٹ کردیا باقی ممبران نے متفقہ طور پر اسکو منظور کیا۔

تحریک کی جانب تمام ممبران اسمبلی کے نام خط

محترم جناب معزز ممبران اسمبلی آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ !

سب سے پہلے آپ کو آزاد کشمیر اسمبلی میں رکن منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اور اللہ رب العزت سے بھی یہی دعا ہے کہ وہ آپ کو خطہ کشمیر کے عوام کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

اما بعد! بحیثیت مسلمان ہم سب کا بنیادی عقیدہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری رسول ہیں ان کے بعد کسی بھی قسم کا دعوی نبوت کفر ہے جس کو قرآن کریم کی ایک سو آیات اور 210 سے زائد مقامات پر حدیث نبوی ﷺ میں ذکر کیا گیا ہے یہ عقیدہ اسلام کی اساس اور بنیاد ہے جس کے بغیر ایمان نامکمل ہے۔

محترم جناب !اس وقت آپ کی توجہ آزاد کشمیر میں ایک اہم مسئلہ کی جانب مبذول کرانی ہے اگر ایوان میں فی الفور اس مسئلہ کا سنجیدگی سے نوٹس نہ لیا گیا تو پھر کسی بھی وقت تحریک آزادی کشمیر کے بیس کیمپ اور ریاست جموں وکشمیر کے استحکام کو شدید نقصان پہنچ سکتا ہے ریاست جموں وکشمیر میں قادیانی فتنہ کی بڑھتی ہوئی سرگرمیاں خصوصاً میر پور ڈویژن کوٹلی ،مظفر آباد اور پورا آزاد کشمیر عموماً اس وقت قادیانی سازشوں کی لپیٹ میں ہے۔

جناب والا!

آپ جس ایوان کے ممبر ہیں اس کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے 29 اپریل 1973 کو مسلم کانفرنس کے دور حکومت میں قادیانیوں کے خلاف قرارداد کو متفقہ طور پر پوری دنیا میں سب سے پہلے سرکاری طور پر پاس کیا اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جسے ممبر اسمبلی میجر محمد ایوب خانؒ نے پیش کیا تھا اور 1984 میں ایک ایکٹ کے ذریعے قادیانیوں کے لیے حدود وقیود مقرر کی گئیں ان کی تبلیغی کفریہ سرگرمیوں اور شعائر اسلام کے استعمال پر پابندی لگائی گئی لیکن اس کے باوجود قادیانی آزاد کشمیر میں آزادانہ طور پر کفریہ تبلیغ اور آئے روز ارتدادی مراکز تعمیر کرتے رہے۔

اس وقت صرف ضلع کوٹلی میں تقریباً 18 کے قریب ارتدادی مراکز قائم کر رکھے ہیں اور سرحدی علاقوں میں بطور خاص قادیانی سرگرم ہیں جہاں سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈال کر انہیں مرتد بنانے کے ساتھ ساتھ تحریک آزادی کشمیر کے خلاف بھی سازشیں کر رہے ہیں۔

محترم جناب!

آپ اس سے بخوبی واقف ہوں گے کہ قادیانیت کوئی نیا فتنہ یا نئی سازش نہیں ہے بلکہ مسئلہ کشمیر کے مجرم اعظم بھی قادیانی ہیں انہوں نے 1940 میں ضلع گورداس پور کو مسلمانوں سے الگ کرنے کے لئے اس وقت ایک الگ نقشہ پیش کیا تھا کہ ہم مسلمانوں سے الگ رہنا چاہتے ہیں پٹھانکوٹ کا زمینی راستہ قادیانیوں کی وجہ سے بھارت کو ملا جس سے مسئلہ کشمیر پیدا ہوا یہ قادیانیوں کی مسئلہ کشمیر کے خلاف ایک سازش تھی۔

دوسری سازش قادیانیوں نے اکتوبر 1947 کو راولپنڈی کے ڈان ہوٹل میں بیٹھ کر جمہوریہ کشمیر کا اعلان کیا اور محمد انور نامی شخص کو صدر بنا دیا جو ایک فرضی نام تھا حقیقت میں وہ غلام نبی گلکار قادیانی جماعت کا امیر تھا جس نے اپنی 13 رکنی کابینہ کا بھی اعلان کیا جو سارے کے سارے قادیانی تھے مگر وہ اس سازش میں کامیاب نہ ہو سکے۔

آزاد کشمیر اسمبلی میں قادیانیوں کے خلاف 1973 کے فیصلے کے بعد پاکستان کے وزیر داخلہ خان عبدالقیوم خان اور خورشید حسن میر کے ذریعہ شب خون مار کر حکومت آزاد کشمیر پر قبضہ کرنے کی سازش کی گئی مگر پہلی سازشوں کی طرح یہ سازش بھی ختم نبوت کی برکت سے ناکام ہوئی۔لیکن قادیانی اپنی سازشوں سے باز نہ آئے بلکہ نئی نئی سازشوں میں مصروف عمل ہیں۔کشمیر کو عجمی اسرائیل بنانے کی سازشیں بھی شروع ہیں جس کے لیے قادیانی پہلے سے تیار بیٹھے ہیں 4 اکتوبر 2008 روزنامہ امت کراچی کی رپورٹ کے مطابق 600 پاکستانی قادیانی اسرائیلی فوج میں بھرتی ہوئے۔

اس وقت بھی تحریک آزادی کشمیر کے خلاف جتنی سازشیں ہو رہی ہیں ان میں قادیانی شامل ہیں اگر ان سازشوں کو نہ روکا گیا تو خطہ کشمیر میں کسی بھی وقت حالات سخت کشیدہ ہو سکتے ہیں جو حکومت

اور ریاست کے مسلمانوں کے لئے انتہائی نقصان دہ ثابت ہو سکتے ہیں۔

ان مختصر حقائق کے بعد ریاست جموں وکشمیر کے مسلمانوں کی طرف سے تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کے پلیٹ فارم سے متفقہ چند مطالبات پیش خدمت ہیں جنہیں فوری طور پر اسمبلی کے فورم پر حل کر کے ریاست جموں وکشمیر کے مسلمانوں میں پائی لانے والی تشویش ختم کی جائے یہ کوئی سیاسی مسئلہ نہیں جسے نظر انداز کیا جائے بلکہ ہم سب مسلمانوں کے ایمان کا مسئلہ ہے کہ حضور خاتم النبین ﷺ کی ختم نبوت اور ناموس کا تحفظ کیا جائے تا کہ کل روز محشر ہماری نجات کا ذریعہ بن جائے۔اس لیے ہم آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ اسمبلی فورم پر رکن اسمبلی کی حیثیت سے ایک قرارداد کے ذریعہ یہ چند مطالبات پیش کر کے انہیں قانون کا درجہ دیا جائے اور اسلامی نظریاتی کونسل کا اجلاس اس مسئلے کے حل کے لیے طلب کیا جائے۔

تحریک کی جانب سے مطالبات

☆ 29 اپریل کو سرکاری سطح پر یوم ختم نبوت منایا جائے اور اس دن عام سرکاری تعطیل کا بھی اعلان کیا جائے۔

☆ 1973 میں پاس ہونے والی قرارداد کو قانون اور 1985 میں جاری ہونے والے امتناع قادیانیت آرڈیننس (ایکٹ) کو نافذ العمل بنایا جائے۔

☆ آزاد کشمیر میں قادیانیوں کو غیر مسلم کی حیثیت سے رجسٹرڈ اور ان کی علیحدہ شناخت بنائی جائے۔

☆ سرکاری سکولوں اور نجی تعلیمی اداروں میں ختم نبوت کے موضوع پر کتاب شامل نصاب کی جائے۔

☆ قادیانیوں کے ارتدادی مراکز جن کی شکل وصورت مساجد کی طرح ہیں انہیں فی الفور مسمار کیا جائے اور قادیانیوں کے اخبار ''روزنامہ الفضل'' MTA ٹی وی چینل ودیگر لٹریچر پر آزاد کشمیر میں پابندی لگائی جائے۔

☆ قادیانی سرکاری ملازمین کی فہرست جاری کر کے کلیدی عہدوں خصوصاً محکمہ تعلیم سے انہیں فارغ کیا جائے۔

☆مسلمان اور قادیانیوں کے درمیان منعقد ہونے والے نکاح فورا منسوخ کیے جائیں۔

منجانب: تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر

حکومت کے ساتھ خط وکتابت کا سلسلہ

تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کی جانب سے منعقد ہونے والے اجتماعات جس میں تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام، مشائخ عظام اور صدر ریاست حکومت وقت کے وزیر اعظم اور دیگر ممبران اسمبلی کو مدعو کیا جاتا رہا اور ان کے سامنے ساری صورتحال رکھی جاتی رہی ممبران اسمبلی سے ملاقاتوں میں ان کی توجہ مبذول کراتے رہے اور ساتھ ہی آزاد کشمیر میں بڑھتی ہوئی قادیانیوں کی سرگرمیوں کو قانونی طور پر روکنے کے لیے حکومت کو تحریری طور پر ایک درخواست دی گئی کہ ختم نبوت کے متعلق قرارداد کو لاگو کیا جائے اور قادیانیوں کی سرگرمیوں وغیرہ کو روکا جائے۔اس سلسلے میں تحریک کے صدر مولانا قاری عبدالوحید قاسمی نے ایک وفد کے ہمراہ مظفر آباد میں جامعہ اسلامیہ چھتر کے مہتمم مولانا قاضی محمود الحسن اشرف مدظلہ سے بھی ایک مشاورتی نشست کی اور انہیں آئین میں پائے جانے والے سُقم کے بارے میں تفصیلی آگاہ کیا اور ان سے بھی اس معاملے میں فعال کردار ادا کرنے کی درخواست کی جس پر تحریک کے صدر اور مولانا قاضی محمود الحسن اشرف صاحب نے بھی سیکرٹری قانون کے نام الگ الگ مکتوب تحریری طور پر جاری کیے۔

تحریک کی جانب سے سیکرٹری قانون کو لکھا گیا مکتوب

بخدمت جناب سیکرٹری قانون صاحب آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر !

عنوان: ختم نبوت کے عقیدہ کے تحفظ اور قادیانیت کے انسداد کے حوالے منظور شدہ قرارداد ایکٹ پر عملدرآمد

گزارش ہے کہ مورخہ 29/4/73 کو آزاد کشمیر اسمبلی نے ایک قرارداد منظور کی تھی جس کی روُ سے ایوان کی طرف سے مطالبہ اور سفارش کی گئی تھی۔

.(الف) قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے

(ب) آزاد کشمیر میں مقیم مرزائیوں کو رجسٹر کیا جائے

(ج) ریاست میں قادیانیوں کی تبلیغ کو قانونا جرم قرار دیا جائے۔

پاکستان میں قومی اسمبلی کی طرف سے بحث و تمحیص کے بعد قانون سازی ہوئی مزید 1984ء میں امتناع قادیانیت ایکٹ بھی منظور ہوا جس کی وجہ سے پاکستان میں قادیانیت / مرزائیت کی تبلیغ اور اشاعت نیز اسلامی شعائر اور علامات کا استعمال کرنا قانونا جرم ہے آزاد کشمیر میں بھی 1985 میں ایک ایکٹ جاری ہوا تھا۔ تاہم اس پر شاید عمل درآمد نہیں ہو رہا جس کی وجہ سے آزاد کشمیر میں مرزائی / قادیانی سرگرمیوں کی وجہ سے اہلیان ریاست میں شدید تشویش پائی جاتی ہے۔ بمہربانی اس جاری شدہ ایکٹ پر عملدرآمد کے لیے متعلقہ اتھارٹیز کو تاکید کی جائے اور اگر کوئی سقم ہے تو اس کو دور کیا جائے۔

والسلام قاری عبدالوحید قاسمی ۔ تحریر 24/02/2009

آزاد حکومت کے سیکرٹری قانون کی طرف سے مکتوب کا جواب

آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر

محکمہ قانون، انصاف، پارلیمانی امور و انسانی حقوق

نمبر م ق / قانون سازی/93-174 مورخہ 28/2/09

بخدمت قاری عبدالوحید قاسمی صاحب

جامع مسجد فاروق اعظمؓ اسلام آباد

عنوان ختم نبوت کے عقیدہ کے تحفظ اور قادیانیت کے انسداد کے حوالے منظور شدہ قرارداد، ایکٹ پر عملدرآمد

السلام علیکم !معاملہ عنوان الصدر میں بحوالہ آپ کے مکتوب نمبر ندارد مورخہ 24-02-200 تحریر ہے کہ آزاد جموں و کشمیر عبوری آئین ایکٹ 1974 کی رو سے اور ان آئینی مقاصد کے عملی نفاذ کے سلسلہ میں سال 1985ء میں آزاد پینل کوڈ 1860 میں پاکستان کے نافذ العمل قانونی دفعات کے مماثل ایک نئی دفعہ C-298 کا اضافہ عمل میں لایا گیا۔

جس کے تحت قادیانی/احمدی/لاہوری گروپ جو کہ بالواسطہ یا بلاواسطہ اپنے آپ کو مسلمان تصور کرتے ہوں یا اپنے عقیدہ کی تبلیغ یا اپنے نظریات کی ترویج وغیرہ جیسی سرگرمیوں میں ملوث پائے جائیں جن سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوتے ہوں کو تحت قانون فوجداری مقدمہ کے اندراج کی صورت میں زیر مواخذہ لایا جانا ضروری قرار دیا گیا ہے
اور مذکور دفعہ 298-C کے تحت جرم میں ملوث فرد یا افراد کو 3 سال سزا اور جرمانہ عائد کیا جا سکتا ہے لہٰذا اطلاعاً تحریر ہے۔

والسلام

(کوکب سلیم چشتی) سیکشن آفیسر

(قانون سازی فون نمبر 32717

نقل بالا بخدمت معہ ترمیمی ایکٹ مرسلہ (ایکٹ VIII بابت، 1985ء) کر تحریر خدمت ہے کہ آزاد کشمیر میں رائج العمل قانون کو اصل روح کے مطابق نافذ کئے جانے کو یقینی بنایا جائے۔

1 جناب انسپکٹر جنرل پولیس مظفر آباد ۔ 2 جملہ کمشنر صاحبان مظفر آباد/میر پور/پونچھ

3. جملہ ڈپٹی کمشنر صاحبان ۔4 جملہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ صاحبان پولیس ۔

سیکشن آفیسر (قانون سازی)

لیکن اس کے باوجود آزاد کشمیر میں قادیانی شعائر اسلام کا استعمال کرنے کے ساتھ ساتھ اعلانیہ مسلمانوں کو مرتد بنانے میں مصروف رہے۔

صدر تحریک کا چیف الیکشن کمشنر کے نام خط

بخدمت جناب چیف الیکشن کمیشن آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

جناب عالی !

گزارش ہے کہ قادیانی قرآن و سنت، اجماع امت، آئین پاکستان 1973، آئین آزاد

کشمیر 1974 کے مطابق غیر مسلم اقلیت ہیں۔ بلکہ پوری دنیا میں آزاد کشمیر کی اسمبلی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ 29 اپریل 1973 کو فتنہ قادیانیت کے خلاف میجر محمد ایوب شہیدؒ کی قرارداد ختم نبوت کو اس نے متفقہ طور پر پاس کر کے قایانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا۔ لہذا اب اس اعزاز کا دفاع کرتے ہوئے جناب سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ:۔

1۔ اس وقت الیکشن کمیشن کی طرف سے ووٹوں کے اندارج کا سلسلہ جاری ہے لہذا آئین پاکستان 1973 اور آزاد کشمیر ایکٹ 1974 کی روح کے مطابق الیکشن کمیشن پاکستان کی طرح آزاد کشمیر کی ووٹر لسٹوں میں قادیانی مرد و خواتین کو مسلمانوں سے الگ درج کیا جائے۔

2۔ پاکستان کی قومی و صوبائی اسمبلی اور بلدیاتی الیکشن میں حصہ لینے والے امیدواروں مسلم کینیڈیٹ کے لئے علیحدہ اور غیر مسلم کینیڈیٹ کے لئے علیحدہ فارم ہوتے ہیں اور ان میں حلف نامہ ختم نبوت موجود ہوتا ہے لہذا اس آئینی تقاضے کو پورا کرتے ہوئے جناب سے بھی گزارش ہے کہ آزاد کشمیر کی اسمبلی اور ممبران کے فارمز میں حلف نامے میں ختم نبوت کو شامل کیا جائے۔

3۔ آزاد کشمیر کی ووٹر لسٹوں میں مسلم اور غیر مسلم ووٹر کو علیحدہ علیحدہ لکھا جائے۔

اُمید قوی ہے کہ آپ اس آئینی تقاضے کو پورا کرتے ہوئے پاکستانی الیکشن کمیشن کی آئینی تقلید کرتے ہوئے آزاد کشمیر میں بھی ضروری احکامات صادر فرمائیں گے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اس نیکی کی توفیق نصیب فرمائے آمین۔

خادم ختم نبوت عبدالوحید قاسمی ،صدر تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر 29-03-2016

ووٹر لسٹوں میں قادیانیوں کو الگ مطالبے پر الیکشن کمیشن کا جواب

2016 آزاد کشمیر میں ہونے والے جنرل الیکشن سے قبل ووٹر لسٹوں کی تیاری کے معاملے پر تحریک کے صدر کی درخواست جب چیف الیکشن کمیشن کو موصول ہوئی تو الیکشن کمیشن نے قادیانیوں کو غیر مسلم کی الگ فہرست مرتب کرنے سے انکار کرتے ہوئے بحوالہ لیٹر نمبر الیکشن/2016/801/s مورخہ 201-09-29 اور ایک سادہ فارم جاری کر کے بغیر مذہب یا عقیدہ کے ووٹ درج کئے اور

مکتوب کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ آزاد کشمیر کے آئین و قانون میں مذہبی بنیادوں پر ووٹرز کی علیحدگی کا کوئی پرویژن (جواز) نہیں ہے لہذا اس معاملہ میں مجاز اتھارٹی سے رجوع کیا جائے۔

حکومت کے خلاف رٹ دائر کرنے کا فیصلہ

حکومت کی جانب سے عدم دلچسپی اور شنوائی نہ ہونے پر تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کے سالانہ اجلاس میں تحریک کی مجلس شوری کے رکن راجہ آصف خان کو ذمہ داری دی گئی کہ وہ رٹ کی تیاری کریں، راجہ آصف خان نے وکلاء کی مشاورت کے بعد دن رات محنت کر کے رٹ کے لیے درخواست تیار کی اور نور اللہ قریشی ایڈووکیٹ کی طرف سے تحریک کے صدر قاری عبدالوحید قاسمی کی مدعیت میں 5 اکتوبر 2016ء کو حکومت اور تمام محکموں کے خلاف آزاد کشمیر ہائی کورٹ میں رِٹ دائر کر دی۔ ہائی کورٹ نے تمام فریقین کو بذریعہ نوٹس طلب کیا اور ان سے جواب مانگا تین تاریخوں کے باوجود حکومت کوئی جواب داخل نہ کرا سکی۔ تاہم صرف محکمہ امور دینیہ نے ہائی کورٹ میں جو جواب داخل کرایا وہ تحریک کے موقف کی حمایت تھا اور آزاد کشمیر کے آئین میں عقیدہ ختم نبوت کی وضاحت اور حلف نامے کو شامل کرنے پر محکمہ امور دینیہ نے بھی اتفاق کیا۔ دسمبر 2017 میں ہائیکورٹ نے رٹ کو سماعت کے لیے منظور کرتے ہوئے باقاعدہ اشتہار جاری کر دیا، جس کے بعد مسلسل تاریخیں ہوتی رہیں اور 22 جنوری 2020 کو عدالت نے تحریک کی رٹ پر اپنا فیصلہ سنا دیا۔

حلف نامہ ختم نبوت کی ضرورت

واضح رہے کہ جب تک نچلی سطح پر پاکستان کی طرح ختمِ نبوت کا حلف نامہ نافذ نہیں ہو جاتا آزاد کشمیر میں مرزائیوں اور مسلمانوں کی علیحدہ علیحدہ شناخت ممکن نہیں ہو سکتی کیونکہ مرزائی بھی وہی کلمہ پڑھتے ہیں جو مسلمان پڑھتے ہیں۔ نماز بھی اسی طرح پڑھتے ہیں جس طرح مسلمان پڑھتے ہیں غرض یہ کہ اگر کوئی مرزائی خود کو مرزائی نہ کہے تو بظاہر اور ایسی کوئی معقول وجہ نہیں ہے کہ اسے غیر مسلم کہا جائے۔ ہاں جب کوئی مرزائی یہ ظاہر کر دے کہ وہ مرزا قادیانی کا پیروکار ہے تو ایسی صورت میں آزاد کشمیر کا آئین اسے غیر مسلم کہتا ہے. ختمِ نبوت کے حلف نامے کا قانون ایک ایسی مشین ہے جس کے ذریعہ

مسلمانوں اور مرزائیوں کو علیحدہ علیحدہ کیا جا سکتا ہے۔

اسلامی نظریاتی کونسل کے اجلاس میں مطالبہ

2016 میں تحریک کے وفد نے قاری عبدالوحید قاسمی اور راجہ آصف خان کی قیادت میں اسلامی نظریاتی کونسل کے ممبر مولانا عتیق الرحمٰن دانش سے ملاقات کر کے انہیں اسلامی نظریاتی کونسل کے پلیٹ فارم سے آواز اٹھانے کی اپیل کرتے ہوئے تحریک کے مطالبات سے بھی بالتفصیل آگاہ کیا جس پر 17 نومبر 2016 کو اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین کے نام ایک خط اور سفارشات مرتب کر کے جمع کروائیں۔

9 فروری 2017 کو اِسلامی نظریاتی کونسل آزاد کشمیر کے اجلاس میں ممبر اِسلامی نظریاتی کونسل مولانا عتیق الرحمٰن دانش کے توجہ دلانے پر اِس اجلاس کے مہمان خصوصی وزیر اعظم آزاد کشمیر راجہ محمد فاروق حیدر خان نے قراردادِ ختم نبوت کو آئین کا حصہ بنانے کا اعلان کیا جس پر تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کے راہنماؤں نے اپنے سالانہ اجلاس میں وزیر اعظم راجہ فاروق حیدر کے اعلان پر خیر مقدم کرتے ہوئے انہیں تحریری طور پر بھی خراج تحسین پیش کیا۔

حلف نامہ سے متعلق اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات

اسلامی نظریاتی کونسل میں شریک ممبران مولانا سعید یوسف خان، مولانا محمد صدیق صدیقی، بدر منیر عباسی، سید غلام یاسین شاہ بخاری، قاضی محمد عبداللہ، سید مشتاق گیلانی، مولانا عتیق الرحمٰن دانش و دیگر نے اپنی طرف سے قادیانیوں کو مسلم ووٹر لسٹوں سے الگ قرار دینے کے لیے تحریری طور سفارشات کونسل کو جمع کرادیں جس کے بعد سیکرٹری کونسل نے بھی تمام سفارشات زیر نمبر 07-1301 ان ک / مورخہ 4 نومبر 2019 حکومتِ آزاد کشمیر اور الیکشن کمیشن آف آزاد جموں و کشمیر کو ارسال کی تھیں کہ صدرِ ریاست اور وزیر اعظم آزاد حکومت کے عہدوں کے حلف ناموں کو وزیر اعظم پاکستان اور صدرِ پاکستان کے حلف ناموں کے عین مطابق کر دیا جائے اور قادیانیوں کی مسلمانوں سے الگ

ووٹر لسٹ بھی مرتب کی جائے مگر کونسل کی یہ تحریک بھی سرخ فیتے کی نظر ہو گئی اگر ریاست کے آئین میں مسلمانوں اور قادیانیوں کے الگ الگ فرنچائز قائم ہو جاتے جیسا کہ پاکستان کے آئین 1973 کی رو سے وہاں مسلمانوں اور غیر مسلموں کے علیحدہ علیحدہ فرنچائز قائم ہیں تو پھر ایسی آئینی ترمیم کے ذیل میں ایسی قانون سازی کا راستہ کھل سکتا تھا جس سے کہ پاکستان کی طرح گراس روٹ لیول پر ختمِ نبوت کا حلف نامہ نافذ ہو کر قادیانی اور مسلمان الگ الگ نظر آتے حیران کن بات یہ ہے کہ متذکرہ ضروری آئینی ترمیم اور ذیلی قانون سازی کے لیئے عدالتی احکامات اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات اور قانون ساز اسمبلی کی قراردادیں کھوکھاتے جارہی ہیں یہاں یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ آزاد جموں و کشمیر عبوری آئین 1974 کے آرٹیکل (10) 4 میں جہاں اس کی ذیلی (a) اور (b) میں ہر فرد اور ہر کمیونٹی کو مذہبی آزادیاں دی گئی ہیں اس کے بعد کی عبارت میں مسلمان کے ارتداد کو جرم قرار دیتے ہوئے اس سمت میں قانون سازی کرنے پر بھی زور دیا گیا تھا مگر عرصہ 47 سال گزر جانے کے باوجود آئینی صراحت کے مطابق کوئی قانون سازی نہیں کی گئی۔

اسلامی نظریاتی کونسل کی جانب سے جمع کرایا گیا ڈراف

آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر اسلامی نظریاتی کونسل

سفارشات

1۔قادیانیوں کی الگ ووٹر لسٹ کی تدوین چونکہ پاکستان میں قادیانیوں کی الگ ووٹر لسٹیں مرتب کی جا رہی ہیں اس لیے مناسب ہوگا کہ پاکستان الیکشن کمیشن کے طرز پر آزاد جموں و کشمیر میں بھی الیکشن کمیشن کی ووٹر لسٹوں میں قادیانیوں کے لیے الگ ووٹر لسٹیں مرتب کی جائیں"۔

2۔ترمیم در حلف نامہ برائے صدر ریاست آزاد جموں و کشمیر و حلف نامہ برائے وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر آزاد جموں و کشمیر کے آئین مجریہ)1974 ترمیم شدہ (2018 کے جدول اول) جناب صدر و وزیر اعظم (کے حلف ناموں کو آئین پاکستان کی طرز پر (ختم نبوت) کے حلف نامہ کی بذیل عبارت سے مبدل کیا جائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(In the name of Allah, the most benefficient, the most merciful)

I,__________,do solemnly swear that i am a Muslim and believe in the unity and oneness of Almighty Allah, the books of Allah the Holy Quran being The last of them, the prophethood Muhammad (peace be upon him) as the last of the prophets and that there can be no prophet after him, the Day of judgement, and all the requirements and teaching of the Holy Quran and Sunnah:

3۔امیدواران قانون ساز اسمبلی آزاد جموں وکشمیر کے لئے لیے نامزدگی فارم کے ہمراہ ختم نبوت کے حلف نامہ کو بھی لازمی قرار دیا جانا۔

متعلقہ الیکشن رولز میں ترمیم کرتے ہوئے امیدواران قانون ساز اسمبلی آزاد جموں وکشمیر کے لئے نامزدگی فارم میں موجود Declaration کے ساتھ بذیل حلف نامہ شامل کیا جائے:

(In the name of Allah, the most beneficent, the most merciful)

I, _____________,do solemnly swear that I am a Muslim and believe in the unity and oneness of Almighty Allah, the books of Allah, the Holy Quran being The last of them, the

prophethood of Muhammad (peace be upon him) as the last of the prophets and that there can be no profit after him, the day of judgement, and all the requirements and teachings of the Holy Quran and sunnah:

ہائی کورٹ میں دائر رٹ پر حکومت کا ردعمل

ہائی کورٹ میں رٹ دائر ہونے کے ساتھ ساتھ تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کے صدر نے وزیر اعظم آزاد کشمیر راجہ فاروق حیدر خان کو خط لکھ کر قادیانیوں کو آئین وقانون کے دائرہ میں لانے کے لیے توجہ دلائی اور وزیر اعظم نے تحریک کے خط پر محکمہ قانون اور امور دینیہ سے فوری رائے طلب کر کے معاملے کو یکسو کرنے کا حکم نامہ جاری کیا جس پر محکمہ امور دینیہ نے آزاد کشمیر کے تمام ضلعی مفتیان کرام کو اس خط کی کاپی ارسال کر کے ان سے تجاویز طلب کیں تمام مفتیان کرام نے تحریک کے موقف کی حمایت کرتے ہوئے حکومت کو رائے دی کہ اس خط کے مطابق آزاد کشمیر میں قانون سازی کی ضرورت ہے۔ راجہ فاروق حیدر خان وزیر اعظم بننے سے قبل متعدد بار تحریک کے جلسوں اور کانفرنسوں میں ہمارے موقف کو سمجھ چکے تھے اور وہ برملا اس کا اظہار کرتے رہے کہ اگر اللہ نے مجھے موقع دیا تو میں یہ کام ضرور کروں گا، اور مجھے اس عظیم کام کے بدلے میں جو بھی قربانی دینی پڑی میں وہ دوں گا لیکن حضور ﷺ کی عزت و ناموس کا قانونی تحفظ کروں گا چونکہ پہلی قرارداد ختم نبوت میں بھی اس خاندان کے دو افراد کا نام شامل ہے جنہیں یہ سعادت نصیب ہوئی ہے۔

ممبر اسمبلی راجہ صدیق خان کی قرارداد

اسی اثناء میں ممبر اسمبلی راجہ صدیق خان سے مہتمم جامعہ دارالعلوم اسلامیہ چھتر مولانا قاضی محمود الحسن اشرف نے مشاورت کی اور ان کے ذریعے سے قرارداد ختم نبوت کا ایک نیا ڈرافٹ تیار کر کے اسمبلی میں جمع کرایا وزیر اعظم کی خصوصی دلچسپی سے اس معاملہ پر پیش رفت جاری رہی۔

22 مارچ 2017ء کو سیکرٹری قانون نے پاکستان کی قومی اسمبلی کو ایک لیٹر نمبر 1676

جاری کر کے پاکستان کی قومی اسمبلی سے قادیانیت کے متعلق کی گئی قانون سازی کی تفصیلات طلب کیں اس ساری حوصلہ افزاء پیش رفت کے باوجود وزیراعظم نے میجر محمد ایوبؒ کی قرارداد کا تسلسل جاری رکھنے کے لیے نئے عزم اور نئے جذبے کے ساتھ اپنے ممبران کے ذریعے ایک قرارداد سپیکر اسمبلی شاہ غلام قادر کے پاس جمع کرائی چنانچہ 18 اپریل 2017 کو آزاد کشمیر کی اسمبلی کے رکن پیر سید علی رضا بخاری، اور راجہ صدیق خان نے ''قراردادِ ختم نبوت'' پر قانون سازی کی قرارداد اسمبلی میں سپیکر شاہ غلام قادر کو پیش کر دی جسے 26 اپریل کو وزیراعظم آزاد کشمیر، سپیکر، سینئر وزیر اور کابینہ کے جملہ اراکین سمیت ممبران اسمبلی نے ہاتھ اٹھا کر منظور کرتے ہوئے خاتم النبیین جنابِ محمدِ کریم ﷺ سے والہانہ محبت وعقیدت اور ختم نبوت سے ایمانی وابستگی کا والہانہ اظہار کیا۔

ممبر اسمبلی پیر علی رضا بخاری کی جانب سے پیش کردہ قرارداد

ممبر اسمبلی پیر علی رضا بخاری نے جو قرارداد پیش کی تھی اس کی عبارت میں بھی بڑی تفصیل کے ساتھ ایوان کو قادیانیت سے متعلق قانون سازی کے لیے متوجہ کیا گیا۔ پیر علی رضا کی جانب سے قرارداد میں مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر سیکشن 3 عبوری آئین ایکٹ 1974 آزاد جموں وکشمیر کی رو سے یقیناً اسلامی ریاست ہے لہذا قرآن وسنت کی روشنی میں قوانین واضح کرنے کی بھی پابند ہے اور سیکشن 2 سب سیکشن (3) جو کہ بذریعہ ترمیم تحت تیسری ترمیمی ایکٹ 1976 میں شامل ہوئی، میں صاف طور پر درج ہے کہ اگر کوئی بھی شخص حضور نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت پر یقین نہیں رکھتا ہو اور حضور نبی کریم ﷺ کے بعد نبی ہونے کا دعویدار ہو، یا دینی اصلاح کا رظاہر کرے اور دینِ اسلام میں کسی بھی قسم کی ترمیم وتبدیلی کا کردار ادا کرے یا اس کا کسی بھی طور پر اظہار ہی کرے یا ایسے کسی بھی فرقہ کا پیروکار ہو، ایکٹ کے تناظر میں کسی بھی طور پر مسلمان نہ گردانہ جائے گا جیسا کہ دنیا بھر کے اسلامی ممالک نے اپنی 140 مسلم تنظیموں کے ذریعے 6 تا 10 اپریل 1974 مکہ معظّمہ میں ہونے والی میٹنگ میں طے کیا تھا اور اسلامی جمہوریہ پاکستان جس سے خطہ آزاد جموں وکشمیر ملحق ہے، میں مرزائیت کی حد ہر دو بنیادی صورتیں بصورت قادیانیت اور لاہوری گروپ سے متعلقہ واضح

قانون بذریعہ نیشنل اسمبلی سیکرٹریٹ سے جاری ہونے والے نوٹیفکیشن محررہ 07 ستمبر 1974 میں کر دیا تھا اور اس بنیاد پر آئینِ پاکستان 1973 کے آرٹیکل 260 کی ذیلی شق 3 کی ذیلی شقوں (a) اور (b) شامل کی گئی ہیں اور اس حوالہ سے اسلامی جمہوریہ پاکستان میں کئی قوانین مرتب ورائج بھی ہوئے اور اسی تناظر میں ترامیم بھی کی گئیں جنہیں من وعن خطہ آزاد جموں وکشمیر میں بھی تعزیراتِ پاکستان اور ضابطہ فوجداری خطہ آزاد جموں وکشمیر میں ترامیم کی حد تک تو شامل اور رائج کیا گیا ہے لیکن اس کے اطلاق کے حوالہ سے موثر کردار ادا کرنے کی بھی اشد ضرورت ہے جس کی روشنی میں اِس معزز ایوان کو بھی انتہائی مناسب اقدامات کرنے ہونگے۔

ال: یہ معزز ایوان مرزائیوں (قادیانیوں اور لاہوری گروپ یا کوئی بھی دیگر مذہب وغیرہ) جو رسول اللہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ختم نبوت کے حوالہ سے یقین نہیں رکھتا / رکھنے کو قطعی غیر مسلم قرار تو عبوری آئین تحت ایکٹ 1974 میں دیا جا چکا ہے لیکن ایسے مسلمان جو ایسے کسی بھی فرقہ کے پیروکار بنے، کو مرتد بھی قرار دیا جانا احسن اقدام ہوگا اور اس حوالہ سے وہ جس تعزیری کارروائی کے متقاضی ہوں، بھی تحتِ ضابطہ وقانون ان کے خلاف موثر کارروائی بھی عمل میں لائی جائے۔

ب: یہ کہ خطہ آزاد جموں وکشمیر میں مقیم اور شہریت کے حامل مرزائیوں (قادیانیوں اور لاہوری گروپ) کے پیروکاروں کو بطور غیر مسلم رجسٹرڈ بھی کیا جائے اور باقاعدہ بمطابق نیشنل رجسٹریشن ایکٹ 1973 بعداز جدید ترامیم ریکارڈ بھی مرتب کیا جائے اور ان کے شناختی کارڈ میں ان کے غیر مسلم ہونے کے بارہ میں باقاعدہ اندراج بھی کیا جائے تاکہ شناخت ہو پائیں اور کسی بھی قسم کی غلط بیانی پر مبنی انفارمیشن دینے پر اِسی کے تحت ایسے فرد یا افراد کے خلاف ضابطہ فوجداری کی کارروائی بھی عمل میں لائی جائے یعنی غیر مسلم ہوتے ہوئے خود کو مسلم ظاہر کرنے اور درج کرنے پر تعزیری کارروائی تحت ضابطہ عمل میں لائی جائے۔

ج: (یہ ایوان ریاست میں مرزائیت کی غیر اسلامی سرگرمیاں جو عقیدہ ختم نبوت محمدی ﷺ کے خلاف ہوں، پر مکمل پابندی عائد کی جائے انہیں ان کی عبادت گاہ کو مسجد کہنے، تحریر کرنے اور اذان دینے

سے بھی باز وممنوع کردیا جائے اور مرزائیت / قادیانیت کے مبلغین پر کڑی نگاہ رکھے جانے کے بارہ میں انتظامیہ کو پابند کیا جائے اور جہاں ضروری ہو تحت ضابطہ اِن کے خلاف کارروائی بھی عمل میں لائی جائے جس کے لئے متعلقہ تھانوں کو پابند کیا جانا ہوگا اور ہر تھانہ کو اِن کی نقل وحمل اور تبلیغ کے معاملہ پر کڑی نگاہ رکھنے کے بارہ میں واضح احکامات جاری کئے جانے ہونگے۔ تاکہ یہ درپردہ مسلمانوں کو دھوکے اور لالچ وغیرہ سے ورغلانے میں کامیاب نہ ہو پائیں۔ لہذا The Anti-Islamic Activities of Qadiani Group, Lahore Group and Ahmadis (Prohibition and Punishment) Ordinance, 1984 کو اس کی تمام تر تاوقت ترامیم اِس کی اصل رو کے ساتھ خطہ آزاد جموں وکشمیر میں مکمل نافذ ورائج کئے جانے کو یقینی بنایا جائے۔ علاوہ ازیں اِس ضمن میں مزید بھی جو قوانین پابندی عائد کرتے ہوں، کا اطلاق ازخود عمل میں لائے جانے کے بارہ میں مستقل ہدایات کا جاری کیا جانا بھی لازمی قرار دیا جائے۔ البتہ اِن کے حق میں کوئی بھی رعایت ازخود رائج نہ ہوگی جب تک کہ آزاد جموں وکشمیر اسمبلی اسے بذریعہ منظوری تحت ضابطہ Endorse نہ کرے۔

ختم نبوت کانفرنس میں فاروق حیدر کا اعلان

قرارداد کے پاس ہونے کے 10 دن بعد وزیراعظم راجہ فاروق حیدر نے اسمبلی فورم اور باغ میں تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کے زیر اہتمام ہونے والی 29 اپریل 2017 کو سالانہ ''یوم قرارداد ختم نبوت کانفرنس'' میں دوٹوک اور واضح اعلان کیا کہ آزاد کشمیر میں قادیانیوں کے حوالے سے آئین میں اسی طرح قانون سازی کی جائے گی جس طرح پاکستان کے آئین میں کی گئی ہے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہائیکورٹ میں دائر رٹ پر بھی پیشی ہوتی رہی حکومت کی جانب سے ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل تاریخ پر حاضر ہوتے رہے لیکن عدالت میں حکومت کی جانب سے رٹ پر بحث نہیں کی جاسکی جب عدالت نے تحریری بحث جمع کرانے کا حکم دیا تو تحریک کے ساتھیوں نے 350 صفحات پر مشتمل تحریری بحث انگلش میں جمع کرادی۔ جب کہ دوسری جانب حکومت نے بھی قانون سازی کے

لیے کام شروع کر دیا اور اس سلسلے میں ایک کمیٹی تشکیل دی۔

حکومت کی جانب سے تحفظ ختم نبوت کمیٹی کا قیام

چنانچہ 12 دسمبر 2017 کو حکومت کی جانب سے ختم نبوت بل پر قانون سازی کے لیے پانچ رکنی کمیٹی وزیر قانون راجہ نثار خان کی سربراہی میں قائم کی گئی جس میں وزیر حکومت راجہ صدیق خان ،ممبر اسمبلی پیر علی رضا بخاری ،سیکرٹری قانون ،اور ایڈووکیٹ جنرل کو شامل کیا گیا جنہیں یہ ہدایت کی گئی کہ وہ ختم نبوت بل سے متعلق اپنی سفارشات مرتب کر کے حکومت کو پیش کریں تاکہ اس پر غور وخوص کیا جائے۔

ایک ماہ تک حکومتی کمیٹی نے کوئی اجلاس تک نہ کیا اور نہ ہی اس اہم معاملے پر کوئی پیش رفت ہوئی جس پر تحریک تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوری کا اجلاس ولی کامل مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزارویؒ کی سرپرستی میں اسلام آباد صدر تحریک قاری عبدالوحید قاسمی کی زیر صدارت منعقد ہوا اور آزاد کشمیر بھر سے تحریک کے ذمہ داران اور دیگر علمائے کرام نے شرکت کی۔

14 جنوری 2018 کو مرکزی مجلس شوری کا اجلاس اور فیصلے

مورخہ 14 جنوری 2018 کو جامع مسجد فاروق اعظمؓ جی نائن تھری اسلام آباد میں حضرت اقدس مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزارویؒ کی زیر سرپرستی اجلاس منعقدہ ہوا جس میں آزاد کشمیر کے تمام اضلاع سے علمائے کرام اور کارکنان ختم نبوت کرنل ر عبدالقیوم خان ،تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کے صدر قاری عبدالوحید قاسمی ،نائب صدر مولانا محمد شبیر کاشمیری ،قاری عبدالقیوم فاروقی ،مولانا محمد قاسم فاروقی ،علامہ نوید مسعود ہاشمی ،مولانا گل نوید ،سنی اتحاد کونسل کے صدر علامہ عبدالخالق نقشبندی ،مولانا محمد اشفاق ربانی ،مولانا محمد مقصود کشمیری، راجہ آصف محمود ، ،مولانا مختار احمد کیانی ،مولانا عثمان وحید فاروقی ،نومسلم بھائی محمد آصف شیدائی ،مفتی نصیر ،محمد صدیق امیر ،مفتی محمد شاہد نسیم ،عبدالقدیر فاروقی ،چوہدری شفیق کھٹانہ ،جمیل احمد مغل ،توقیر حسین عثمانی ،مولانا عبدالحنان ،مفتی طاہر سلیم نقشبندی ،

محمد آصف فاروقی، عالم دین یاسر رحیم، مفتی محمد قاسم اور دیگر نے بڑی تعداد میں شرکت کی اس موقع پر تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر نے قادیانیوں کے خلاف آئینی وقانونی جدوجہد تیز کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت وعدے کے مطابق قادیانیوں کے خلاف قانون سازی کرے ایک ماہ سے قائم حکومتی کمیٹی کا ایک اجلاس بھی نہ ہونا تشویشناک ہے۔ آزاد حکومت ڈومیسائل، پشتینی سرٹیفیکٹ اور تمام سرکاری دستاویزات میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت تحریر کرے بلدیاتی الیکشن سے قبل قادیانیوں کی ووٹر لسٹ علیحدہ کی جائے حکومتی کمیٹی سے مذاکرات کے لیے پانچ رکنی کمیٹی قائم کرتے ہوئے درج ذیل فیصلے کیے۔

تحریک کی جانب سے پانچ رکنی کمیٹی کا قیام

(1) حکومت آزاد کشمیر کی جانب سے تحفظ ختم نبوت کمیٹی کے قیام کو ایک ماہ کا عرصہ ہو گیا ہے لیکن کمیٹی کی جانب سے اہم نوعیت کے معاملے پر ابھی تک اجلاس کا نہ ہونا باعث تشویش ہے جس کے لیے تحریک کی جانب سے پانچ رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو حکومتی کمیٹی سے ملاقات کر کے اپنا تعاون پیش کرتے ہوئے حکومتی کمیٹی کو پاکستان کی قومی اسمبلی سے پاس ہونے والے تحفظ ختم نبوت بل کا مسودہ بھی پیش کرے گی تحریک کی جانب سے پانچ رکنی کمیٹی میں پیر ظاہر بکوٹی صاحب، کرنل (ر) عبدالقیوم خان صاحب، قاری عبدالوحید قاسمی صاحب، مولانا شبیر کاشمیری صاحب اور راجہ محمد آصف خان صاحب شامل ہونگے۔

(2) حکومتی کمیٹی کی جانب سے اگر مثبت پیش رفت نظر نہ آئی تو تحریک کی جانب سے آل پارٹیز کانفرنس طلب کر کے آئندہ کے لئے لائحہ عمل کا اعلان کیا جائے گا جس میں مظفر آباد اسمبلی کے باہر دھرنا اور احتجاج بھی شامل ہوگا اس سے قبل آزاد کشمیر بھر میں تحفظ ختم نبوت بیداری مہم شروع کی جائے گی۔

حکومت اگر ختم نبوت کے حوالے سے قانون سازی مکمل کرتی ہے تو تحریک کی جانب سے حکومت کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے یوم تشکر کے طور پر مرکزی اجتماع مظفر آباد میں منعقد کیا جائے گا۔

(3) تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کو مزید فعال اور منظّم کرنے کے لیے مولانا شبیر احمد کاشمیری

صاحب کو نائب صدر اور مولانا شاہد نسیم انقلابی صاحب کو مرکزی ناظم مالیات مقرر کیا گیا۔

(4) آزاد کشمیر میں سالانہ ختم نبوت کورسز اور ''یوم قرارداد ختم نبوت'' کے عنوان سے ہونے والے اجتماعات کو تین حصوں میں ڈویژن کی سطح پر منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

(5) حکومت آزاد کشمیر کی جانب سے باغ میں ویمن یورنیوسٹی کو محرک قرارداد ختم نبوت میجر (ر) محمد ایوب خان شہیدؒ کے نام سے منسوب کرنے کے نوٹیفکیشن پر وزیر اعظم آزاد کشمیر راجہ فاروق حیدر خان اور دیگر ممبران اسمبلی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اہلیان باغ بالخصوص ویمن یورنیوسٹی کے چانسلر اور تمام سٹاف وطلبہ وطالبات کو بھی خراج تحسین پیش کیا گیا۔

تحریک کے وفد کی وزیر قانون سے ملاقات

مرکزی شوری میں ہونے والے فیصلے کے مطابق 17 جنوری 2018 کو تحریک کے چھ رکنی وفد پیر ظاہر بکوٹیؒ، کرنل (ر) عبدالقیوم خان، قاری عبدالوحید قاسمی، مولانا شبیر احمد کاشمیری، راجہ آصف خان، قاری عبدالقوم نے حکومتی کمیٹی کے چیئرمین وزیر قانون راجہ نثار خان سے ملاقات کی اور مسودہ ختم نبوت پر قانون سازی اور آزاد کشمیر کے آئین میں پائے جانے والے سقم پر تفصیلی گفتگو کی اور حکومتی موقف سامنے آگیا۔تحریک کی جانب سے حکومتی کمیٹی کو مسودہ ختم نبوت کا تحریری ڈراف بھی پیش کیا گیا جس پر 24 جنوری 2018 کو حکومتی کمیٹی نے مسودہ ختم نبوت کو اپنی کابینہ میں پیش کیا۔

3 فروری 2018 کو وزیر اعظم راجہ فاروق حیدر خان نے مظفرآباد وزیر اعظم ہاؤس میں اس بل پر تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام کا مشاورتی اجلاس بلوایا جس میں حکومتی ذمہ داران، وزارت قانون اور دیگر سینئر ذمہ دار لوگوں سے طویل نشست کی، حکومت کی جانب سے بلوائے گئے اجلاس میں تمام مسالک کی جماعتوں کے قائدین، حکومتی زعماء، وکلاء سمیت دیگر اراکین اسمبلی شریک ہوئے جب کہ تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کی طرف سے چار رکنی وفد اس اجلاس میں شریک ہوا جس میں تحریک کے صدر قاری عبدالوحید قاسمی صاحب، نائب صدر علامہ قاضی شبیر احمد کاشمیری صاحب، راجہ آصف خان صاحب اور نومسلم بھائی محمد آصف شیدائی شامل تھے۔

حکومتی کمیٹی کی جانب سے تیار کیے گئے مسودے کو اسمبلی کابینہ میں پیش کر کے اس کی منظوری کے بعد 5 فروری 2018 کو وزیر قانون راجہ نثار خان نے مسودہ ختم نبوت کو ایک بل کی صورت میں اسمبلی کے فورم پر پیش کیا اسمبلی میں تمام اراکین نے ختم نبوت بل منظور کرتے ہوئے مزید قانونی کاروائی کے لیے جوائنٹ سیکشن اجلاس تک موخر کر دیا۔

حکومت کی جانب سے بنائی گئی تحفظ ختم نبوت کمیٹی کی رپورٹ

قانون ساز اسمبلی آف آزاد جموں وکشمیر سیکرٹریٹ

رپورٹ کمیٹی: بل آزاد کشمیر عبوری دستور (بارہویں ترمیم)

مجھے بطور چیئر مین کمیٹی اعزاز حاصل ہو رہا ہے کہ کمیٹی کی ایماء پر رپورٹ آزاد جموں وکشمیر عبوری آئین (بارہویں ترمیم) کا بل 2018ء پیش کروں۔ جو کمیٹی کے منعقدہ اجلاس 5 فروری 2018 کو کمیٹی روم ایم، ایل، اے ہاسٹل میں منظور ہوئی جس میں بذیل کمیٹی ممبران نے شرکت کی

راجہ نثار احمد خان	وزیر قانون	چیئر مین کمیٹی
سید افتخار علی گیلانی	وزیر تعلیم	ممبر
محمد احمد رضا قادری	ایم ،ایل،اے	ممبر
پرویز اختر اعوان	ممبر آزاد جموں وکشمیر کونسل	ممبر
راجہ محمد صدیق	ایم ،ایل،اے	ممبر
پیر علی رضا بخاری	ایم ،ایل،اے	ممبر

کمیٹی نے اپنے پہلے اجلاس (سیشن) میں زیر دستخطی کو متفقہ طور پر چیئر مین کمیٹی منتخب کیا۔

قانونی و پارلیمانی امور کی نمائندگی سیکرٹری اور سیکرٹری اسمبلی نے بطور سیکرٹری کمیٹی کی۔

کمیٹی نے بل تفصیل کے ساتھ زیر بحث لاتے ہوئے متفقہ طور پر فیصلہ کرتے ہوئے آزاد جموں وکشمیر عبوری آئین (بارہویں ترمیم) بل 2018 ترمیمات جن کی تفصیل ضمیمہ A منسلکہ ہلف میں موجود ہیں کی منظوری دی گئی۔

راجہ نثار احمد خان
وزیر قانون وانصاف اور پارلیمانی امور
چیئر مین کمیٹی مجوزہ بل

آزاد کشمیر اسمبلی میں ختم نبوت بل کی منظوری!

6 فروری 2018 کو قانون ساز اسمبلی اور کشمیر کونسل کا مشترکہ اجلاس ہوا جس میں اس بل پر تمام ممبران نے اظہار خیال کرتے ہوئے 3 بجکر 52 منٹ اور 57 سیکنڈ پر اسے منظور کر کے عقیدہ ختم نبوت کو قانونی اور آئینی تحفظ فراہم کر دیا۔ وزیر اعظم آزاد کشمیر راجہ فاروق حیدر خان کی ذاتی دلچسپی اور کوشش سے قانون ساز اسمبلی اور کونسل کے مشترکہ اجلاس میں ختم نبوت بل کی منظوری کے بعد آزاد کشمیر میں منکرین ختم نبوت قادیانیوں (احمدی، لاہوری) کے تمام گروپوں کو قانونی و آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ بارہویں ترمیم سے آزاد کشمیر کی تاریخ میں پہلی بار مسلم اور غیر مسلم کی تعریف کر دی گئی جسے آئینی حیثیت بھی حاصل ہوگئی، اسمبلی سے اس بل کی منظوری کے بعد 6 فروری کا دن آزاد کشمیر کی تاریخ میں پوری امت مسلمہ کے لیے ایک اعزاز اور یادگار کے طور پر محفوظ ہو گیا اس طرح ایک طویل جدو جہد اور 45 سال کے بعد آزاد کشمیر قانون ساز اسمبلی میں ''قرارداد ختم نبوت'' پر قانون سازی کے لیے بل منظوری کے مراحل سے گزرا وزیر اعظم آزاد کشمیر، سپیکر، سینئر وزیر اور کابینہ کے جملہ اراکین سمیت ممبران اسمبلی نے ہاتھ اٹھا کر منظور کیا اور خاتم النبیین جناب محمدِ کریم ﷺ سے والہانہ محبت وعقیدت اور ختم نبوت سے ایمانی وابستگی کا والہانہ اظہار کیا۔

اس ساری جدوجہد میں جمعیت علمائے اسلام کے امیر مولانا سعید یوسف خان، قاضی محمود الحسن اشرف، وزیر حکومت راجہ صدیق خان، ممبر اسمبلی علی رضا بخاری اور دیگر علمائے کرام سیاسی وسماجی حضرات بھی کسی نہ کسی طرح اس تحریک میں شامل رہے تاہم تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر اس سارے عمل میں ایک دہائی سے جہد مسلسل کے ساتھ شامل رہی۔ اس کے ساتھ اس ختم نبوت بل کی منظوری میں وزیر اعظم راجہ فاروق حیدر خان کی ذاتی دلچسپی اور کاوش کو کسی صورت نظر انداز نہیں کیا جا سکتا انہوں نے اپنی والدہ مرحومہ سعیدہ خانم کے دودھ کی لاج رکھتے ہوئے اپنے نبی ﷺ کی عزت وناموس کی

حرمت پر کوئی سودے بازی نہیں کی۔یقینی طور پر یہ ایک مشکل مرحلہ تھا45 سال میں کئی حکومتیں تبدیل ہوئیں کسی کو اس حساس نوعیت پر قانون سازی کی توفیق نہیں ملی۔

ختم نبوت بل کی منظوری کے موقع پر وزیر اعظم کا اسمبلی میں خطاب

آزاد جموں وکشمیر قانون ساز اسمبلی وکشمیر کونسل کے مشترکہ اجلاس میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے اور مسلم غیر مسلم کی مکمل نشاندہی کے حوالے سے پیش کردہ 12 ویں آئینی ترمیم کے موقع پر کشمیر کونسل واسمبلی کے مشترکہ اجلاس میں اسپیکر شاہ غلام قادر کی صدارت میں بحث کے بعد وزیر قانون راجہ محمد نثار خان کی تحریک پر ایوان نے رضا مندی سے آئینی ترامیم اتفاق رائے سے منظور کر لیں اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے قائد ایوان وزیر اعظم آزاد کشمیر راجہ فاروق حیدر خان نے کہا ہے کہ قانون کی منظوری سے مسلم وغیر مسلم کی مکمل طور پر نشاندھی کر دی گئی ہے آزاد کشمیر کا عبوری آئین ایکٹ 1974 ساری ریاست جموں وکشمیر کے لئے نہیں صرف آزاد کشمیر کے لئے ہے جب ریاست جموں وکشمیر کے منتقلی کا فیصلہ ہوگا تو اس مرحلہ پر جداگانہ قانون کو لاگر کیا جائے گا قانون سازی کر کے منافقین کو الگ کیا گیا ہے قادیانی ایک خاص ماحول کے مطابق جال بچھاتے ہیں ماضی میں پاکستان میں قادیانیوں کا بڑا اثر رہا ہےانہوں نے کہا ہے کہ قانون سازی سے کسی کو بھی مارنے کا نہ کوئی لائنس ملا ہے نہ ملے گا غیر مسلم قادیانی کی نشاندھی ہوگی ہے۔انہوں نے کہا ہے کہ جب 1973 میں آزاد جموں و کشمیر اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی قرارداد پیش کی تھی تو دستبردار کرانے کے لئے اس وقت کی پیپلز پارٹی کی حکومت نے دباو بڑھایا تھا۔جذبہ ایمانی تھا کہ قرارداد پیش کرنے اوران کی حمایت کرنے والے ڈٹ گئے تھے مجاہد اول کو گلگت پھینکنے کی دھمکی دی گئی تھی۔انہوں نے کہا ہے آئین سازی سے نہ ریاست جموں وکشمیر کی ڈیموکریسی پر کوئی فرق پڑے گا نہ اقوام متحدہ کی قراردادیں متاثر ہوں گی نہ تحریک آزادی کشمیر پر کوئی فرق پڑے گا یہ ایمان اور اسلامی تشخص کا معاملہ ہے یہ قانون صرف آزاد کشمیر کے لئے ہے اب قادیانیوں کو اپنی الگ شناخت دینا ہوگی اور وہ مسلم عبادت گاہوں کو استعمال نہیں کرسکیں گے۔انہوں نے کہا ہے کہ مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ نبی پاک ﷺ کو آخری نبی تسلیم

کریں اور انکا دل وجان سے احترام کریں جو ایسا نہیں کرے گا وہ مسلمان نہیں ہے انہوں نے کہا ہے کہ آئین میں ترمیم قانون سازی سے کئی فتنے ختم ہو جائیں گے آئین میں ترمیم کے ذریعے مسلم وغیر مسلم کی مکمل نشاندہی کر دی گئی ہے۔ قادیانی نہ تبلیغ کر سکیں گے نہ مسلمانوں کی عبادت گاہوں کو استعمال کر سکیں گے۔ ان آستین کے سانپوں کا کردار ختم کرنا ہوگا۔ قادیانیوں نے اسلام کے خلاف عالمی سطح پر سازشیں کیں، جن پر تمام مسالک کے علماو مشائخ نے بہترین رہنمائی کا فریضہ انجام دیا جس کی وجہ سے مسلمانوں کا عقیدہ قائم رہا۔ پاکستان اور ریاست جموں وکشمیر قادیانیت کے فتنہ کا شکار رہے ہیں جس کا مقابلہ کر کے ان کے عزائم کو ناکام بنایا جاتا رہا ہے قادیانی مختلف علاقوں میں اپنی مکاریوں سے اقدامات کرتے ہیں، علماء اور سیاسی قیادت فتنہ کو ناکام بنانے کے لئے اپنی ذمہ داری ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ قانون سازی سے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیکر فتنہ قادیانیت کا راستہ بند کیا گیا ہے۔

چھ فروری یوم ختم نبوت

6 فروری اسمبلی سے ختم نبوت بل کی منظوری کے بعد یہ دن آزاد کشمیر کی تاریخ میں عظیم تاریخی اہمیت کا حامل ہے جس پر تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر سمیت دیگر دینی جماعتوں نے 9 فروری جمعہ کو ملک بھر یوم تشکر منانے کی اپیل کر دی جب کہ تحریک تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوری نے 8 فروری کو اسلام آباد میں ہنگامی اجلاس منعقد کر کے اہم فیصلے کیے۔ 26 اپریل کو حکومت آزاد کشمیر اور وزیر اعظم راجہ فاروق حیدر خان کے اعزاز میں ''یوم تشکر'' کے طور پر چھتر ہائی سکول گراؤنڈ میں تاریخ ساز ختم نبوت کانفرنس ولی کامل حضرت مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزارویؒ کی زیر سر پرستی منعقد کی جس میں آزاد کشمیر بھر سے ہزاروں افراد بشمول ہزارہ ڈویژن، مری، اسلام آباد سے بڑی تعداد میں عوام کا جم غفیر شریک ہوا۔ مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزارویؒ سمیت آزاد کشمیر کے جید اور بزرگ علمائے کرام مولانا محمد الیاسؒ، پیر ظاہر بکوٹیؒ، مولانا عبداللہ شاہ مظہر، مولانا فاروق کشمیری، مولانا سعید یوسف خان، مولانا اورنگزیب فاروقی، وزیر قانون راجہ نثار خان سمیت دیگر درجنوں علمائے کرام سٹیج کی زینت بنے رہے۔

تحریک کی جانب سے قادیانیوں کو راہ حق کی طرف بلانے کے لیے 25 مارچ کو کوٹلی میں ''

دعوت اسلام'' کانفرنس کا بھی انعقاد کیا جس میں انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے مرکزی نائب صدر علامہ شبیر احمد عثمانی چناب نگر اور قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا مسرور کے رضاعی بھتیجے بھائی شمس الدین نے لاہور سے خصوصی شرکت کی تاہم پھر بھی تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر اس کامیابی پر رب کے حضور سربسجود ہے اللہ پاک کی خصوصی توفیق سے یہ عظیم کام پایہ تکمیل تک پہنچا اس قانون سازی کے بعد بھی تحریک کی جانب سے آزاد کشمیر میں دعوتی اور تبلیغی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ قادیانیوں کو دعوت اسلام دینے کی کوشش جاری رہے گی۔

ختم نبوت بل کی منظوری پر وزیر اعظم سے ملاقات اور مبارکباد

11 فروری کو تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کے 10 رکنی وفد نے کرنل (ر) عبدالقیوم خان کی قیادت میں کشمیر ہاؤس اسلام آباد میں وزیر اعظم آزاد کشمیر سے خصوصی ملاقات کر کے انہیں ختم نبوت بل کی منظوری پر مبارکباد دی، اور حکومت آزاد کشمیر کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے ''یوم تشکر'' کے طور پر مظفر آباد میں منعقد ہونے والے اجتماع پر خصوصی مشاورت کی۔ وزیر اعظم نے تحریک کے وفد کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لیے جان کی قربانی بھی سعادت سمجھتا ہوں یہ اہم کام اللہ پاک نے ہماری حکومت سے لیا اور اسی کی توفیق سے ممکن ہوا اس موقع پر راجہ فاروق حیدر نے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ نبی پاک ﷺ کو آخری نبی تسلیم کریں اور انکا دل و جان سے احترام کریں جو ایسا نہیں کرے گا وہ مسلمان نہیں ہے انہوں نے کہا ہے کہ آئین میں ترمیم کے ذریعے مسلم و غیر مسلم کی مکمل نشاندہی کر دی گئی ہے قادیانی نہ تبلیغ کر سکیں گے نہ مسلمانوں کی عبادت گاہوں کو استعمال کر سکیں گے ان آستین کے سانپوں کا کردار ختم کرنا ہو گا۔ قادیانیوں نے اسلام کے خلاف عالمی سطح پر سازشیں کیں جن پر تمام مسالک کے علماء و مشائخ نے بہترین رہنمائی کا فریضہ انجام دیا جس کی وجہ سے مسلمانوں کا عقیدہ قائم رہا پاکستان اور ریاست جموں و کشمیر قادیانیت کے فتنہ کا شکار رہے ہیں جس کا مقابلہ کر کے ان کے عزائم کو ناکام بنایا جا تا رہا ہے، علماء اور سیاسی قیادت کو فتنہ قادیانیت کو ناکام بنانے کے لئے اپنی ذمہ داری ادا کرنے کی

ضرورت ہے۔ آزاد کشمیر میں قانون سازی سے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیکر فتنہ قادیانیت کا راستہ بند کیا گیا ہے۔

آئین میں ہونے والی ترمیم کی اشاعت کے لیے جاری لیٹر

حکومت ریاست آزاد جموں وکشمیر

محکمہ عدل وانصاف و پارلیمانی امور وانسانی حقوق

نمبر۔ایل ڈی ایکٹ 812.27/2018

مظفر آباد16/02/2018

زیر تحرر کردہ قانون جو کہ آزاد جموں وکشمیر کا ایک مشترکہ نشست کے بعد منظور ہوا، مورخہ 14 فروری 2018 زیر تحریر جنرل معلومات کے لیے شائع کیا جا رہا ہے، یہ ایکٹ2018 نسبت ترمیم عبوری آئین1974 آزاد جموں وکشمیر ہے۔ مجوزہ ترمیم درج ذیل عمل میں لائی گئی ہے۔

مختصر عنوان اور نفاذ

(الف) یہ قانون آزاد جموں وکشمیر کے عبوری آئین 1974 کی (بارہویں ترمیم) ایکٹ2018 کہلائے گا۔

(ب) یہ فوری طور پر نافذ العمل ہوگا۔

ترمیم متعلق دفعہ 2 قانونVIII 1974

آزاد جموں وکشمیر عبوری آئین1974 (قانونVIII نسبت1974 کی دفعہ 2 متعلق ہے ذیلی دفعہ 1 میں لفظ مسلمان کی تعریف اور وضاحت کی بنسبت ہے جو کہ زیر تحریر کردہ ہے

”مسلمان سے مراد وہ شخص ہے جو اللہ کی وحدانیت اور مقتدر اعلیٰ ہونے پر یقین رکھتا ہے۔ اور بغیر کسی شک وشبہ کے حضرت محمد ﷺ کے آخری نبی ہونے پر یقین رکھتا ہے اور ایسے کسی شخص پر یقین نہیں رکھتا جو اپنے آپ کو نبی یا رسول متعارف کرائے۔ یا پھر دین کی تشکیل کرنے کا دعویٰ کرنے والا ہو۔ یا پھر کسی بھی طرح کے الفاظ یا تقریر پر جو حضرت محمد ﷺ کے ختم نبوت ہونے سے متصادم ہوں۔ لفظ مسلمان کی

تعریف کے بعد جو بالا سطور میں بیان ہوئی ہیں ''زیر تحریر لفظ ''غیر مسلم'' کی وضاحت کی جاتی ہے کہ'''' غیر مسلم'' سے مراد وہ شخص ہے جو مسلمان کی تعریف کے زمرے میں نہ آتا ہو اور ان لوگوں میں شمار کرتا ہو جو عیسائی، یہودی، ہندو، سکھ، بدھ مت، اور آگ کے پجاری یا پھر قادیانی اور لاہوری گروپ (جو کہ اپنے آپ کو احمدی یا پھر کسی اور نام سے بلاتے ہوں یا پھر بہائی، یا ہر وہ شخص جو مسلمان ہونے کی لازمی شرائط پوری نہ کرتا ہو۔

ارشاد احمد قریشی

ختم نبوت چوک مظفر آباد کی منظوری

مظفر آباد کے مقامی نوجوان عالم مولانا الطاف شیخ نے پیپلز پارٹی کے دور حکومت میں چھتر کے مقام پر ختم نبوت چوک'' کے لیے ایک تحریک شروع کی اس پر فائل ورک کا کام بھی کافی حد تک مکمل کیا لیکن بیورو کریسی کے ہتھکنڈوں کے باعث جاری نہ ہوسکا جس کے بعد الطاف شیخ نے وہ فائل قاضی صاحب کے حوالے کر دی۔

چھ فروری 2018 کو اسمبلی سے ختم نبوت بل کی منظوری کے بعد جامعہ دارالعلوم اسلامیہ چھتر کے مہتمم مولانا قاضی محمود الحسن اشرف صاحب کی کاوش سے 9 فروری کو ہائیکورٹ کے سامنے والے چوک کا نام ''ختم نبوت چوک'' کا نوٹیفکیشن جاری کیا گیا جس پر یادگار ختم نبوت بنانے کے لیے حکومت سے اپیل بھی کی گئی تاہم بیورو کریسی میں موجود کچھ کالی بھیڑوں کو یہ برداشت نہ ہوئی تو انہوں نے اس چوک میں ایک مجسمے کو مقامی اداروں کے تعاون سے نصب کرایا جس پر مذہبی جماعتوں نے شدید رد عمل اور تحفظات کا اظہار کیا بالخصوص ہمارے نوجوان بھائی راجہ تابش حیدری نے سٹوڈنٹس تنظیموں سے مل کر فعال کردار ادا کرتے ہوئے ایک تحریک لانچ کی جس کے بعد ضلعی انتظامیہ نے ختم نبوت چوک سے مجسمے کو ہٹا دیا اور وہاں پر ختم نبوت چوک کا بورڈ نصب کر دیا گیا۔

نکاح فارم سے متعلق اسمبلی میں قرارداد

13 اکتوبر 2020 ممبر اسمبلی پیر علی رضا بخاری کی جانب سے نکاح فارم سے متعلق قرارداد آزاد جموں و

کشمیر قانون ساز اسمبلی کا یہ اجلاس قرار دیتا ہے۔

(ا) الف: یہ کہ شریعت محمدیہ ﷺ میں مسلمان مرد کا نکاح غیر مسلم اہل کتاب عورت سے جائز تو ہے مگر مسلمان عورت کو کسی بھی غیر مسلم مرد کے ساتھ ازدواجی بندھن میں نہیں باندھا جاسکتا ہے۔ مشاہدات میں آیا ہے کہ بعض جگہوں پر دھوکے سے مسلمانوں اور مرزائیوں کے مابین ازدواجی بندھن باندھے گئے ہوئے ہیں اور اگر اس پر کوئی قانونی روک نہ لگائی گئی تو آئندہ بھی ایسا ہوتا رہنے کے خدشات اس لئے موجود ہیں کہ مرزائی بھی ہم مسلمانوں والا کلمہ پڑھتے ہیں اور رمضان کے مہینے میں ہماری طرح روزے رکھتے ہیں۔ وہ اپنی شناخت چھپا کے اور مسلمانوں کی شناخت چوری کر کے خود کو مسلمان ظاہر کر کے مسلمانوں سے رشتہ داریاں کر لیتے ہیں اور انتہائی چالاکی سے سادہ لوح مسلمانوں کو مرتد کر لیتے ہیں۔

آزاد جموں و کشمیر عبوری آئین 1974ء کی رو سے قادیانی گروپ و لاہوری گروپ کے افراد غیر مسلم ہیں۔ یہ ایسے غیر مسلم ہیں کہ جو اہل کتاب کے زمرے میں بھی نہ آتے ہیں بلکہ منحرفین کتاب غیر مسلم ہیں۔ لہٰذا مرزائیوں کیساتھ مسلمانوں کے ازدواجی بندھن بدرجہ اولیٰ منع ہونے چاہیے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ریاست کے اندر مسلم فیملی لاز میں فوری ترمیم یا اضافہ کر کے اس قبیح اور گھناؤنے عمل کے خلاف مئوثر قانون سازی کی جائے جس میں ایسے جرم میں ملوث افراد کیلئے سزا مقرر ہو۔

۲) ب: یہ کہ غیر مسلموں کے ازدواجی بندھنوں کی علیحدہ رجسٹریشن کو کسی قانون کے تحت لازم قرار دیا جائے اور بالا (الف) میں پیش کئے گئے خدشات کے خلاف حفظ ماتقدم کے طور پر ایک حفاظتی دیوار کھڑی کرنے کیلئے مسلمانوں کے نکاح کی رجسٹریشن میں ایک اضافی کالم بذیل عبارت کیساتھ شامل کیا جائے۔

(حلف نامہ ختم نبوت)

میں حلفیہ اقرار کرتا/ کرتی ہوں کہ میں خاتم النبیین حضرت سیدنا محمد عربی ﷺ کی نبوت اور

ختم نبوت پر مطلق اور کامل ایمان رکھتا/رکھتی ہوں اور یہ کہ میں کسی ایسے شخص کا/ کی پیروکار نہیں ہوں جو بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر حضرت سیدنا محمد عربی ﷺ کے بعد اس لفظ کے کسی بھی مفہوم یا کسی بھی تشریح کے لحاظ سے پیغمبر ہونے یا صفات پیغمبر کے حامل ہونے کا دعویدار ہو اور نہ ہی میں ایسے دعویدار کو پیغمبر یا مذہبی مصلح مانتا/مانتی ہوں۔ نہ میں قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ سے تعلق رکھتا/رکھتی ہوں یا خود کو احمدی کہتا/ کہتی ہوں اور نہ ہی میں خیر القرون سے قائم مسلمان ہونے کی ضرورتوں میں سے کسی ضرورت کا انکار کرتا/ کرتی ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی یا جو کوئی بھی اس طرح کے دعوے کا حامل ہو، کذاب اور گمراہ کرنے والا (کافر) ہے۔

۱۔ دستخط و نشان انگوٹھا دلہا

۲۔ دستخط و نشان انگوٹھا دلہن

۳) ج: یہ کہ آزاد جموں و کشمیر کے تعلیمی نصاب میں خیبر پختونخواہ (KPK) کی اسمبلی کی قانون سازی کی طرز پر ایسی تبدیلیوں اور اضافے کی ضرورت ہے جس سے نوجوان نسل کے علم میں آئے کہ عقیدہ ختم نبوت کیا ہے۔ مسلمانوں کا اصل عقیدہ کیا ہے اور مرزائی دجل اور فریب سے مسلمانوں کو اپنے عقیدہ سے پھیرنے کی مذموم کوشش کرتے ہیں۔

علی رضا بخاری کی قرارداد کے بعد تحریک کا آفیسران کے نام خط

13 اکتوبر 2020 کو پاس ہونے والی اس قرارداد کو ایک طرف رکھتے ہوئے بھی یہ اسمبلی اپنے 28 اپریل 1973 کے اجلاس میں میجر محمد ایوب خان مرحوم کی طرف سے پیش کردہ قرارداد کو پاس کرتے وقت اس کی شق "ب " کی رو سے بہت عرصہ پہلے ہی مسلمانوں اور غیر مسلموں کے فرنچائز الگ کرنے کی خاطر قادیانیوں کی علیحدہ رجسٹریشن اور ان کی مسلمانوں سے ہر سطح پر علیحدہ نمائیدگی کے حق کو تسلیم کر چکی ہوئی ہے 13 اکتوبر کی قرارداد کے پاس ہونے کے بعد اسمبلی کی طرف سے حاصل کردہ آکسیجن کا سہارا لیتے ہوئے متذکرہ عدالتی فیصلہ پر عمل درآمد کی خاطر " تحریکِ تحفظ ختمِ نبوت آزاد کشمیر "نے حکومت کے ان 4 آفیسران کو درخواست دے دی، جنہیں عدالت نے بلا

قیمت اپنی طرف سے فیصلہ کی کاپی فراہم کی تھی ان میں سے چیف سیکرٹری کے دفتر میں زیرِ وصولی نمبر 11179, پرنسپل سیکرٹری برائے وزیراعظم زیرِ وصولی نمبر 4271 سیکرٹری قانون زیرِ وصولی نمبر 8974 اور الیکشن کمیشنر آزاد جموں وکشمیر زیرِ وصولی نمبر 1007 وصول ہو چکی, جملہ وصولی نمبرات مورخہ 19 اکتوبر 2020 کے ہیں۔ عدالتی فیصلہ پر عمل درآمد کے حوالہ سے درخواست گزاران کی جانب سے پتہ براری جاری ہے , چیف سیکرٹری کے دفتر میں درخواست پر نمبر لگنے کے بعد شعبہ وصولی وروانگی ڈاک میں اس پر آج تک کوئی ایسا روانگی نمبر نہیں مل سکا جس سے یہ اندازہ ہو کہ چیف نے اسے کہیں آگے بھیجا ہے۔ وزیرِ اعظم کے دفتر میں متذکرہ درخواست کی حرکت اس حد تک معلوم ہو سکی ہے کہ پرنسپل سیکرٹری کے پرائیویٹ سیکرٹری کے مطابق یہ درخواست وزیراعظم کے APSO کو زیر روانگی نمبر 2657 مورخہ 20 اکتوبر 2020 کو ارسال کر دی گئی تھی اس سے آگے کی بابت سراغ رساں معلوم کرنے کی کوشش میں ہیں کہ پھر کیا ہوا۔ سیکرٹری قانون کے دفتر میں بھی پتہ براری جاری ہے مگر کوئی مکمل نتائج نظر نہیں آ رہے اور یہی حال الیکشن کمیشن کا بھی ہے۔

ہائی کورٹ مظفر آباد آزاد کشمیر میں دائر مقدمہ

عبدالوحید قاسمی برخلاف آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر

اور دوسرے مدعیان اور دیگر (مدعا علیہان)

مدعیان کی کونسل — راجہ انوار القمر ر

مدعا علیہان کی کونسل — (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

1۔ عبدالوحید قاسمی ولد راجہ شیر زمان گاؤں کوٹیری قندیل ضلع باغ، صدر تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر۔

2۔ چوہدری محمد انور ولد دین محمد ڈاکخانہ چکار گاؤں موہڑہ مشٹمبہ تحصیل وضلع مظفر آباد۔

3۔ راحت آصف ولد راجہ بدر منیر خان، ڈاک خانہ چکار گاؤں موہڑہ مشٹمبہ تحصیل وضلع مظفر آباد۔

(مدعیان)

برخلاف

1۔ حکومت آزاد جموں وکشمیر بذریعہ اس کے چیف سیکرٹری واقع دفتر نیا سیکریٹریٹ مظفرآباد
2۔ سیکریٹری اسمبلی جس کا دفتر اسمبلی سیکریٹریٹ میں ہے
3۔ محکمہ قانون واقع دفتر سیکریٹری قانون نیوسیکریٹریٹ مظفرآباد
4۔ وزیراعظم آزاد جموں وکشمیر دفتر نیوسیکریٹریٹ مظفرآباد
5۔ الیکشن کمیشن آف آزاد کشمیر بذریعہ چیف الیکشن کمشنر واقع دفتر نیوسیکریٹریٹ مظفرآباد
6۔ سیکریٹری الیکشن کمیشن آزاد کشمیر واقع دفتر نیوسیکریٹریٹ مظفرآباد
7۔ آئینی کمیٹی بذریعہ چیئرمین واقع دفتر نیوسیکریٹریٹ مظفرآباد
8۔ انسپکٹر جنرل پولیس دفتر نیوسیکریٹریٹ مظفرآباد
9۔ کمشنر میرپور ڈویژن آزاد کشمیر
10۔ کمشنر پونچھ ڈویژن آزاد کشمیر
11۔ کمشنر مظفرآباد ڈویژن آزاد کشمیر
12۔ سیکرٹری امور دینیہ واقع دفتر نیوسیکریٹریٹ مظفرآباد

(مدعا علیہان)

13۔ مسٹر سردار سکندر حیات خان (اُس وقت کے) ممبر اسمبلی آزاد کشمیر سالار ہاؤس سٹی ہاؤسنگ سکیم کوٹلی آزاد کشمیر

14۔ مسٹر سردار خان بہادر خان ممبر قانون ساز اسمبلی ڈاک خانہ ترارکھل، گاؤں پوجیری ضلع پونچھ۔

(سلطانی گواہ)

دائرِ دعویٰ تحت آزاد جموں و کشمیر عبوری ایکٹ 1974ء

سیکشن 44 (ترمیم بوقت ضرورت)

عزت مآب جناب

یہ کہ مدعیان مندرجہ ذیل گزارشات کرتے ہیں۔

1۔ یہ کہ مدعیان ریاست جموں و کشمیر کے درجہ اول کے شہری ہیں اور ان کا ایمان (مسلمان) ہے، اللہ کی واحدانیت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اُس کے تمام پیغمبروں (علیہم السلام)، مقدس کتابوں ،فرشتوں، روز آخرت اور محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن مناف عربی کی آخرت نبوت پر ایمان رکھتے ہیں، مدعیان تمام معاشرے میں قرآن وسنت کی اصل روح کے عملی نفاذ کے لئے کوشاں ہیں۔ مدعیان عبوری ایکٹ 1974ء آزاد جموں و کشمیر سیکشن (2) اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین 1973ء شق 260/3 کے تحت مسلمان کی شرائط پوری کرتے ہیں اور مسلمان ہیں۔ الحمد للہ۔

2۔ یہ کہ (ایک) مسٹر میجر محمد ایوب خان مرحوم ممبر قانون ساز اسمبلی آزاد کشمیر نے 22 مارچ 1973ء کو آزاد جموں و کشمیر اسمبلی کے سامنے مندرجہ ذیل قرارداد جمع کرائی تھی:

ا۔ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

ب۔ آزاد کشمیر میں مقیم مرزائیوں کو رجسٹرڈ کیا جائے اور اقلیت کی بنیاد پر ہر سطح پر نمائندگی دی جائے۔

ج۔ ریاست جموں و کشمیر کے مستقبل کے فیصلے تک ریاست میں مرزائیوں کا داخلہ بند کیا جائے۔

د۔ آزاد کشمیر میں مرزائیت کی تبلیغ کو قانوناً جرم قرار دیا جائے۔

مسٹر میجر محمد ایوب خان کی جانب سے 22-03-73 کی جمع کردہ قرارداد ضمیمہ (PA) پر لف ہے۔

3۔ یہ کہ آزاد کشمیر قانون ساز اسمبلی نے قانون سازی کا مندرجہ ذیل طریقہ اپنایا۔ 29 اپریل 73ء کو قرارداد پر بحث ہوئی۔ ممبران کی اکثریت نے اس قرارداد پر اتفاق رائے دیا۔ اس اجلاس میں

شامل اکثریتی ممبران وفات پا چکے ہیں البتہ ان میں سے دو (سردار سکندر حیات اور خان بہادر خان) ابھی تک زندہ ہیں اور یہ معزز عدالت ان کو بیان ریکارڈ کے لئے بلا سکتی ہے۔ جو قرارداد اسمبلی نے پاس کی اُس کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں :

ا۔ مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دیا جائے۔

ب۔ آزاد کشمیر میں مقیم مرزائیوں کو رجسٹرڈ کیا جائے۔

ج۔ آزاد کشمیر میں مرزائیت کی تبلیغ کو قانوناً جرم قرار دیا جائے۔

پاس شدہ قرارداد کی نقل نمبر 365)1091 مورخہ 10 مئی 73ء ضمیمہ (PB) پر لف ہے۔ اس قراداد میں ممبران کی اکثریت نے بحث کے بعد اتفاق رائے کا اظہار کیا۔ متعلقہ ریکارڈ معزز عدالت طلب کر سکتی ہے۔ مزید کاروائی کی نقل مورخہ 23-05-1973 ضمیمہ (PC) پر لف ہے۔

4۔ یہ کہ 1974ء میں آزاد کشمیر ایکٹ 70ء کی روح سے عبوری ایکٹ 1974ء پاس ہوا۔ اس تحریری عبوری ایکٹ کی حقیقی پوزیشن یہ ہے کہ یہ دستور پاکستان 1973ء کے تحت الفاظ اختیار کرتا ہے مگر مدعا علیہان نے ان الفاظ کو حذف کیا اور آزاد کشمیر اسمبلی سے پاس کردہ قرارداد کو بھی۔ عبوری ایکٹ 74ء سیکشن (2) کے تحت لفظ (مسلمان) کی تعریف کی گئی:۔

''مسلمان سے مراد ایسا شخص جو اللہ تعالیٰ کی توحید اور وحدانیت پر ایمان رکھتا ہو، اس کے فرشتوں، اللہ کی کتابوں، قرآن پاک اُن میں سے آخری کتاب، اُس کے پیغمبروں (علیہم السلام) محمد ﷺ کی مکمل آخری نبوت، روز آخرت اور قرآن وسنت کی تمام تعلیمات اور امور ضرور یہ پر'' اور غیر مسلم کی تعریف بحوالہ عبوری ایکٹ 73ء سیکشن نمبر (2) سب سیکشن 3 یہ ہے:

(3) ایک شخص جو محمد ﷺ کی مکمل اور غیر مشروط آخری نبوت بطور تمام انبیاء علیہ السلام کے بعد آخری نبی ﷺ پر ایمان نہ رکھتا ہو یا پیغمبر ہونے کا دعویٰ کرے کسی بھی لفظ یا بیانیہ انداز سے (محمد ﷺ) کے بعد، یا ایسے مدعی کو پیغمبر یا مذہبی مصلح سمجھے وہ مسلمان نہیں ہے۔ برائے مقاصد ھٰذا عبوری قانونی ایکٹ 74ء کی نقل ضمیمہ (PD & PD/I) پر لف ہے۔

5۔ یہ کہ آئین پاکستان 1973ء سیکشن 260/3 کے تحت مسلمان کی تعریف یہ ہے:۔

(الف) ''مسلمان'' سے مراد ایسا شخص جو اللہ کی توحید اور وحدانیت پر ایمان رکھتا ہو، محمد ﷺ کی مکمل اور غیر مشروط آخری نبوت کو مانتا ہو۔ بطور آخری پیغمبر ﷺ تمام پیغمبروں کے بعد، اور ایسے کسی بھی شخص پر ایمان نہ رکھتا ہو جو محمد ﷺ کے بعد نبی ہونے یا مذہبی مصلح کا دعویٰ کرے کسی بھی لفظی یا بیانیہ انداز میں''۔

آئین کی اس شق میں غیر مسلم کی تعریف یہ ہے ''غیر مسلم'' سے مراد ایسا شخص جو مسلمان نہ ہو اور بشمول عیسائی، ہندہ، سکھ، بدھ مت، یا پارسی کمیونٹی اور قادیانی یا لاہوری گروپ (جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں یا کسی اور نام سے)، بہائی اور کسی بھی دوسری ذات سے تعلق رکھنے والا۔

آئین پاکستان 1973ء کی شق نمبر 260/3 کی نقل ضمیمہ (PE) پر لف ہے۔

6۔ یہ کہ عبوری ایکٹ 74ء غیر مسلم کی تعریف کرنے میں ایک دھوکا/ دجل ہے کیونکہ الفاظ مبہم ہیں جن کو آئین پاکستان 1973ء شق نمبر 260/3 کے تحت درست کیا جانا اور دوبارہ لکھا جانا ضروری ہے۔ سیکشن 3 آزاد کشمیر عبوری ایکٹ 74ء کی روح سے اسلام ریاست کا سرکاری مذہب ہوگا۔

7۔ یہ کہ مدعی نمبر (1) نے 12/04/14 کو مدعا علیہ نمبر 3 کو درخواست دی کہ 22-03-73 کی میجر محمد ایوب خان کی قرارداد بمعہ تمام متعلقہ ریکارڈ دیا جائے جس پر مدعا علیہ نمبر (3) نے 24-04-2012 کو مدعی نمبر (1) کی درخواست پر موقف لکھ کر بھجوایا کہ یہ تمام ریکارڈ آزاد جموں و کشمیر اسمبلی سیکریٹریٹ کا حصہ ہیں پس مدعی نمبر (1) نے مدعا علیہ (2) کو مورخہ 02-05-2012 کو درخواست دی کہ پاس شدہ قرارداد کی مصدقہ کاپی بمعہ جملہ مواد دی جائے مگر وہ نہ دی گئی۔ 24-04-2012 کے جواب کی کاپی اور 02-05-2012 کی درخواست کی کاپیاں ضمیمہ (PF,PG) لف ہیں۔ اس پیرا کی معاونت میں حلف نامہ لف ہے۔

8۔ یہ کہ مدعی نمبر (1) نے مدعا علیہ نمبر (3) کو درخواست دی کہ ختم نبوتؐ کے متعلق قرارداد کو لاگو کیا جائے اور قادیانیوں کی سرگرمیوں وغیرہ کو روکا جائے۔

مدعا علیہ نمبر 3 نے مدعی نمبر (1) کی درخواست پر جواب دیا کے بحوالہ لیٹر نمبر 224/2009 مورخہ 20-03-2009 آزاد کشمیر پینل کوڈ میں ایک ترمیم کے ذریعے سیکشن 298-C کا اضافہ کیا گیا ہے جس کے تحت کوئی شخص جو قادیانی یا لاہوری گروہ سے (جو اپنے آپ کو احمدی یا کسی اور نام سے پکارتے ہیں) وہ بلواسطہ یا بلاواسطہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں یا اپنے عقیدے کو اسلام کہتے ہیں یا اپنے عقیدے کی تبلیغ واشاعت کرتا ہے یا دوسروں کو اپنا عقیدہ ماننے پر اکساتا ہے (بطور اسلام) یا الفاظی یا بول چال یا تحریری یا بصری حرکات یا کسی بھی طرز سے جس سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچے تو اسے تین سال تک کی قید اور جرمانہ کی سزا ہوگی۔

20-03-09 کے خط اور پینل کوڈ 85 کی کاپیاں ضمیمہ (PH,PH/1) پر لف ہیں۔

9۔ یہ کہ آئین پاکستان 1973ء شق 106/1 غیر مسلم اقلیتوں اور خواتین کے لئے مخصوص اور جداگانہ سیٹیں مختص ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(1)106 ہر صوبائی اسمبلی عام نشستوں، عورتوں اور غیر مسلموں کے لئے مختص نشستوں پر مشتمل ہوگی جس کی ترتیب درج ذیل ہے۔

	عام نشستیں	خواتین	غیر مسلم
بلوچستان	51	11	3
خیبر پختونخواہ	99	22	3
پنجاب	297	66	8
سندھ	130	29	9

آئین پاکستان 106/1 کی نقل ضمیمہ (PI-PI/1) پر لف ہیں۔

10۔ یہ کہ ایکٹ 74ء آزاد کشمیر شق نمبر 22 کے تحت خواتین کے لئے آئین پاکستان کی طرح مخصوص نشستیں ہیں مگر غیر مسلم اقلیتوں کے متعلق غیر معلوم وجوہات کے تحت مخصوص نہیں ہیں۔ سیکشن 22، ایکٹ 74 درج ذیل ہے۔

[22] قانون ساز اسمبلی آزاد کشمیر 49 اراکین پر مشتمل ہوگی جن کی ترتیب درج ذیل ہے۔

(الف)۔ (41) براہِ راست انتخاب سے منتخب ہوں گے۔

(ب)۔ (15) جو خواتین کی نشست ہوگی اُسے بلواسطہ منتخب نمائندے انتخاب کریں گے۔

(ج)۔ وہ جو تعلیمات اسلامی سے زیادہ روشناس ہوگا (مابین علماء دین و مشائخ) اسے بلواسطہ نمائندے منتخب کریں گے۔

آزاد کشمیر عبوری ایکٹ 74ء کی شق 22/1 کی کاپی لف ہے اور ضمیمہ میں لگائی ہے۔

(د)۔ یہ کہ جو جموں کشمیر باشندہ ریاست بیرون ملک رہائشی ہوگا وہ بھی برائے راست نمائندگان کے ذریعے منتخب ہوگا۔

(ر)۔ وہ جو ٹیکنیکل یا پیشہ وارانہ شعبوں سے ہوگا اسے بھی براہِ راست ممبران منتخب کریں گے۔

عبوری ایکٹ 74ء کی شق 22 کی نقل ضمیمہ (P7) پر لف ہے۔

11۔ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:۔

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّينِ ج ، قَد تَبَيَّنَ الرُّشدُ مِنَ الغَيِّ ج فَمَن يَّكفُر بِالطَّاغُوتِ
وَيُؤمِنُ بِاللّٰهِ فَقَدِ استَمسَكَ بِالعُروَةِ الوُثقىٰ ج لَا انفِصَامَ لَهَا ط وَاللّٰهُ
سَمِيعٌ عَلِيمٌ ‘‘ سورة بقرة، آیت 256

نوٹ: (منشور قرآن ترجمہ مصدقہ الازہر یونیورسٹی قاہرہ سے لیا گیا ہے) صفحہ نمبر (635) ’’غیر مسلموں کے لئے دین میں کوئی جبر یا زبردستی نہیں‘‘

ترجمہ: دین (اسلام) میں زبردستی نہیں ہے۔ ہدایت (صاف طور پر ظاہر اور) گمراہی سے الگ ہو چکی ہے۔ تو جو شخص ۔۔۔۔۔۔۔صفحہ ۱۶۔۔۔ اور اللہ پر ایمان لائے۔ اس نے ایسی مضبوط رسی ہاتھ میں پکڑ لی ہے جو کبھی ٹوٹنے والی نہیں اور اللہ (سب کچھ) سنتا اور سب کچھ جانتا ہے۔(256:2)

نہ صرف درج بالا بلکہ قرآن پاک میں کئی آیات مقدسہ ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے حق اور

باطل یا (غلط) کو الگ فرمایا جب کہ مدعا علیہان نے نامعلوم وجوہات پر سب کچھ گڈ مڈ کر دیا۔

12۔ یہ کہ الیکشن کمیشن آف پاکستان نے فارم (A) جاری کیا جس میں درجہ بدرجہ ووٹ کے اندراج، نام، مذہب کی تبدیلی اور جنس بشمول ووٹر کی تاریخ پیدائش کا ذکر کیا۔

مسلمان ووٹ درج کرنے کے لئے ایک حلف نامہ ختم نبوت دیا گیا کہ وہ (مرد) یا وہ (عورت) قادیانی احمدی یا لاہوری نہیں ہے۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان نے سال 2012ء میں قادیانی مرد و خواتین کے لئے بطور اقلیت الگ فائنل ووٹر لسٹ جاری کی۔ مدعی نمبر (1) نے مورخہ 29-03-2016 کو مدعا علیہ نمبر 5 کو درخواست دی کہ قادیانیوں اور دوسری اقلیتوں کے لئے الگ ووٹر لسٹ تشکیل دیں۔ مگر مدعا علیہ نمبر (5) نے انکار کیا بحوالہ لیٹر نمبر الیکشن/2016/801/s مورخہ 29-09-201 اور ایک سادہ فارم جاری کر کے بغیر مذہب یا عقیدہ کے ووٹ درج کئے۔ 29-09-2016 کو مدعا علیہ نمبر (5) نے جواب دیا کہ قانون میں مذہبی بنیادوں پر ووٹرز کی علیحدگی کا کوئی پرویژن (جواز) نہیں ہے۔ الیکشن کمیشن آزاد کشمیر میں موجودہ فارم کے تحت الیکشن کمیشن نے محمد ﷺ کے مواخات مدینہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مہاجر اور انصار کو الگ شمار کیا جب کہ مسلمان اور غیر مسلم کو الگ نہ کیا گیا۔ ہمارے پیارے نبی محمد ﷺ نے مواخات مدینہ کے وقت مہاجر اور انصار (مسلمان بھائیوں کو) نظریہ کی بنیاد پر یکجا کیا اور مسلمان و غیر مسلم کو الگ کیا پس اسلام کے خلاف ہونے کی وجہ سے الیکشن کمیشن آف آزاد کشمیر کے فارم میں ترمیم ہونا لازم ہے۔ اس سلسلہ میں الیکشن کمیشن آف پاکستان کا فارم (A) اور الیکشن کمیشن آف آزاد کشمیر نے فارم کی مصدقہ نقل جو کہ مدعا علیہ نمبر 5 نے جاری کی 19-03-2016 کو مدعی نمبر (1) کی دائر درخواست اور 29-09-2016 کا انکاری خط، ضمیمہ جات (PK to PK-5) بالترتیب لف ہیں۔

13۔ یہ کہ مدعی نمبر (1) نے 21-08-201 کو مدعا علیہ نمبر (4) کو ایک درخواست دی جس میں مندرجہ ذیل گزارشات کی گئیں۔

آزاد کشمیر میں قادیانیوں کے متعلق وہی الفاظ شامل کئے جائیں جو ان کے متعلق آئین پاکستان میں

درج ہیں۔

☆ ووٹر فارم میں حلف نامہ ختم نبوت ﷺ پاکستان کی طرح آزاد کشمیر میں بھی شامل کیا جائے۔

☆ قادیانی مرد و خواتین کے ووٹ پاکستان کی طرح الگ لکھے جائیں۔

☆ 1984ء میں پاس ہونے والے امتناع قادیانیت آرڈیننس کو قانون کا حصہ بنا کر قادیانیوں کو اس کا پابند بنایا جائے۔

☆ قادیانیوں کے ارتدادی مراکز جن کی شکل وصورت مساجد کی طرح ہے ان کو فی الفور مسمار کیا جائے اور قادیانیوں کے اخبار روزنامہ الفضل MTA ٹی وی چینل و دیگر لٹریچر پر آزاد کشمیر میں پابندی لگائی جائے۔

☆ قادیانی اور مسلمان کے نکاح کو قانوناً جرم قرار دیا جائے جہاں جہاں ایسے نکاح موجود ہیں انہیں سرکاری طور پر منسوخ کیا جائے۔

☆ آزاد کشمیر میں مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے اور 29 اپریل کو سرکاری طور پر یوم ختم نبوت منایا جائے اور اسی دن عام تعطیل کا اعلان بھی کیا جائے۔

☆ آزاد کشمیر کے تمام سرکاری و نجی سکولوں کے تعلیمی نصاب میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر کتاب شامل کی جائے۔

☆ پاکستان کی قومی اسمبلی کی طرح آزاد کشمیر اسمبلی کی قرارداد ختم نبوت کو بھی شائع کیا جائے۔

مدعا علیہ نمبر 4 نے مدعی نمبر 1 کی درخواست پر کاروائی کرتے ہوئے معاملہ مدعا علیہ نمبر 3 کو بھجوا دیا۔ مدعا علیہ نمبر 3 نے بحوالہ لیٹر نمبر قانون سازی 36-16/334 مورخہ 16-8-30 کو معاملہ کاروائی کے لئے مدعا علیہ نمبر 12 کو لکھ دیا جو کہ اس سلسلہ میں بااختیار اتھارٹی نہ تھا۔ بدقسمتی سے آفیشلز مدعا علیہان نے مدعی کی درخواست پر عمل نہ کیا جو کہ قانون کی نظر میں (بُرا) ہے۔

درخواست کی نقل مورخہ 16-08-21، بمعہ اصل خط نمبر مورخہ 16-08-30 جو مدعا علیہ نمبر 3 نے لکھا ضمیمہ جات (PL,PL/1) پر بالترتیب لف ہیں۔

14۔ یہ کہ آزاد کشمیر میں موجودہ عبوری ایکٹ 74ء کی روح سے غیر مسلم کی جو تعریف کی گئی ہے (وہ مرزائیوں پر لاگو نہیں ہوتی) کیونکہ احمدی اور لاہوری اپنے آپکو غلط طریقے سے محمد ﷺ کی آخری نبوت والے عقیدے میں مسلمان کہتے ہیں (حالانکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے)۔ جہاں تک احمدیوں کے عقیدے کا تعلق ہے اس سلسلہ میں اُس وقت کے عزت مآب اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار نے پاکستان کی قومی اسمبلی میں ۱۳ دن تک بحث کی اور سوالات کیے جس سے ظاہر ہوا کہ احمدیوں کا پیغمبر بالکل الگ ہے جس کا نام مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ اور یہ اُن کا بالکل نہ سمجھ میں آنے والا جھوٹا دعویٰ ہے کہ وہ جامع تعریف میں محمد عربی ﷺ کی آخری نبوت کو مانتے ہیں۔ عزت مآب یحییٰ بختیار کی بحث کی 5 جلدیں (قومی اسمبلی کا پورا ریکارڈ 21 جلدوں پر مشتمل ہے) یہ سب یہاں لف کرنا ناممکن ہے کیونکہ سپریم کورٹ آف پاکستان متعلقہ ریکارڈ کو کھولنے سے روک چکی تھی۔ اب یہ ریکارڈ اوپن ہو چکا ہے۔ تاہم معزز عدالت بذات خود مطالعہ فرما سکتی ہے۔ (نوٹ):

قادیانیوں کے نہ سمجھ میں آنے والے دجل اعتقاد کو ڈاکٹر محمد اقبالؒ بیرسٹرایٹ لاء نے مندرجہ ذیل طریقے سے بیان کیا۔

وہ (احمدیہ تحریک کا بانی) اسلام کے پاک پیغمبر ﷺ کا بروز ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ غلط تعارف کرتے ہوئے اسطرح کہتا ہے کہ بطور بروز اُس کی " ختم نبوت " محمد کی ختم نبوت ہی ہے (یہاں وہ اپنے آپکو آخری نبی محمد کہتا ہے معاذ اللہ) اور یہ کہ میرا یہ دعویٰ اسطرح پاک پیغمبر ﷺ کی آخری نبوت کے مخالف نہیں۔ " خاتم النبیین " کے تعارف میں وہ " آخری " کے الفاظ کے تعریفی معنی (یعنی 2 میں تفریق) کو آسانی سے منظر سے ہٹا دیتا ہے۔ تاہم یہ واضح ہے کہ لفظ بروز مکمل "ایک جیسا" سمجھنے میں ۔۔۔۔ حوالہ (جاری ہے متعلقہ کتاب پڑھ لیں)۔ (دی ماڈرن ایو (کلکتہ) جواہر لعل نہرو کے 1934ء کے لکھے ہوئے خط کا جواب الجواب)

مندرجہ بالا الفاظ کے مطابق جو ڈاکٹر اقبالؒ نے لکھے قادیانیوں کا محمد ﷺ کی آخری نبوت کا دوہرا معیار ہے (نعوذ باللہ)۔

15۔KPK اسمبلی نے مورخہ 16-09-07 کو صوبائی اسمبلی میں ایک قرارداد پیش کی کہ ختم نبوت کے مضمون کو نصاب تعلیم میں لازمی قرار دیا جائے جسے KPK کی اسمبلی نے متفقہ طور پر منظور کیا نقل ضمیمہ (PM) میں لف ہے۔ مصدّقہ کاپی بحث کے وقت پیش کی جائے گی۔ ان شاء اللہ۔

وجوہات

(الف) یہ کہ عبوری ایکٹ 1974ء ہر شہری کے بنیادی حقوق کا تحفظ کرتا ہے۔ قادیانیوں کو کوئی حق نہیں کہ وہ اپنے آپکو مسلمان کہہ کر مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچائیں اور آزاد جموں و کشمیر میں غیر قانونی تبلیغی سرگرمیاں کریں۔ احمدیوں کی آزاد کشمیر میں تبلیغ آزاد کشمیر قانون ساز اسمبلی کی قانون سازی لف (PB) کے خلاف ہے۔

(ب) یہ کہ آزاد جموں کشمیر اسمبلی کی پاس کردہ قرارداد ختم نبوت 1973ء جس میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا جو کہ قانون کا حصہ ہونا چاہیے تھا مگر اسے عبوری ایکٹ 1974ء میں شامل نہ کیا گیا جو کہ طاقت کا غلط استعمال اور قانون کی نظر میں (برُا) ہے۔

(ج) یہ کہ عبوری ایکٹ 1974ء کے تحت اسلام ریاست کا سرکاری مذہب ہوگا۔ اسلام کے خلاف کوئی بھی سرگرمی ممنوع اور قابل مذمت ہوگی۔ ختم نبوتؐ اسلام کا مرکزی عقیدہ ہے۔ پس ختم نبوتؐ پر تعلیم KPK کی طرح دینا لازمی ہے۔

(د) یہ کہ آزاد کشمیر قانون ساز اسمبلی پہلے ہی اکثریتی اراکین کی منظوری سے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے لئے قرارداد پاس کر چکی ہے۔ مدعا علیہ نمبر۳ نے امور دینیہ کو خط لکھا ہے جو کہ قانون سازی کے متعلق فورم نہیں ہے۔ اس لئے مدعا علیہ نمبر۳ کی کاروائی قانون کی نظر میں (بد) ہے جس کی مذمت ہونا لازم ہے۔

(ر) احمدیوں کی موجودگی میں جبکہ پاکستانی شہریوں کی طرز حلف نامہ یا ڈیکلریشن بھی نہ ہو تو کشمیری مسلمان اور غیر مسلم (قادیانی) جو کہ ایک جیسا کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں یہ مذہبی طور پر مبہم اور قانون کے مدعا میں سقم زدہ ہے۔

(س) مدعاعلیہان کی غفلت آزاد جموں وکشمیر میں احمدی ازم کے پھیلاؤ کا باعث بن رہی ہے نہ صرف ذاتی حد تک بلکہ اجتماعی طور پر یہ آزاد جموں وکشمیر کے تمام اکثریتی مسلمانوں کے لئے بہت سنجیدہ وحساس مسئلہ ہے۔ 25 جولائی 1931ء کو ایک کشمیر کمیٹی مرزا بشیر الدین محمود ولد (مرزا غلام احمد قادیانی) بنی تھی تا کہ قادیانی مذہب کے لئے سٹیٹ بنا سکے۔ یہ کمیٹی اُس وقت پس منظر میں چلی گئی جب مشہور مسلم سکالر ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ جو اس کمیٹی کے رکن تھے انہوں نے اس سیاست میں سازش کو بھانپ کر علیحدگی اختیار کر لی۔ اس کے بعد 4 اکتوبر 1947ء کو غلام نبی گلگار (ایک قادیانی) کی نگرانی میں ایک قادیانی مذہبی حکومت بنی۔ قادیانیوں کا یہ دعوی/ اعتقاد ہے کہ عیسیٰؑ کی قبر کشمیر میں ہے، اس لئے کشمیر دوسرے عیسیٰ (غلام احمد قادیانی) کی مذہبی جگہ ہے۔۔مزید تفصیلات کے لئے بحث کے دوران معزز عدالت کے سامنے جملہ مواد پیش کیا جائے گا۔

16۔ یہ کہ مدعیان کو کوئی اور مناسب ومکمل چارہ جوئی مہیا نہ تھی سوائے معزز عدالت کے سامنے غیر معمولی آئینی بحث پیش کرتے۔

17۔ یہ کہ مدعیان نے اس سے قبل کسی اور عدالت میں ایسا مقدمہ فائل نہیں کیا۔

18۔ یہ کہ ایک حلف نامہ اس سلسلہ میں ضمیمہ میں لگا ہے۔

استدعا

نہایت ادب واحترام سے استدعا کی جاتی ہے کہ مدعیان کی جانب سے دعویٰ منظور ہوتے ہوئے مندرجہ ذیل طرز کے احکامات صادر ہوں۔

i) آفیشلز مدعاعلیہان کو ہدایت فرمائی جائے کہ عبوری ایکٹ 1974ء میں غیر مسلم کی تعریف اور قادیانیوں احمدیوں، لاہوری گروپس کو آئین پاکستان 1973ء اور میجر ایوبؒ کی پاس کردہ قرارداد ضمیمہ (PB) کی طرز پر غیر مسلم قرار دیا جائے۔

ii) مدعاعلیہان کو ہدایت فرمائی جائے کہ ریاست میں قادیانیوں کی غیر قانونی ارتدادی کارروائیوں کو روکا جائے جہاں وہ اپنے مربیوں (جیسا کہ وہ کوٹلی اور میر پور میں فعال ہیں، اور نام نہاد صوفی

ازم کی صورت میں ہیں) (جیسے C-295 کا گستاخ رسول مجرم صوفی اسحٰق آف تلہ گنگ کے مرید مظفر آباد کے علاقوں میں سرگرم ہیں۔ وہ اوران کے مرید کہتے ہیں کہ قادیانی غیر مسلم نہیں ہیں)۔

iii) مدعا علیہان کو ہدایت فرمائی جائے کہ مدعی نمبر 1 کی درخواست مورخہ 16-03-04 کولاگو کیا جائے اور مدعا علیہ نمبر 5 کو ہدایت جاری فرمائی جائے کہ وہ غیر مسلم (قادیانیوں، احمدی، لاہوری گروپ) کی الگ انتخابی فہرست تیار کرے جیسا کہ الیکشن کمیشن نے ضمیمہ (PL) کی طرز پر تیار کی۔

iv) آفیشلز مدعا علیہان کو ہدایت فرمائی جائے کہ ختم نبوتؐ کے مضمون کے متعلق کمیشن تشکیل ہو اور نصاب میں ختم نبوتؐ کا سبق شامل ہو۔

v) مدعا علیہان کو ہدایت فرمائی جائے کہ مورخہ 73-04-29 کو پاس ہونے والی قرارداد کو لاگو کیا جائے جس میں قادیانیوں کو غیر مسلم لکھا جائے اور آزاد کشمیر میں ان کی تبلیغ کو روکا جائے۔

vi) مدعا علیہان کو یہ ہدایت فرمائی جائے کہ ایک اور قابل اعتماد کمیشن بنایا جائے جو گراس آوٹ لیول پر قادیانیوں کی سرگرمیوں کا سوراغ لگا سکے اور تفتیش کر سکے۔

vii) مدعا علیہان کو ہدایت فرمائی جائے کہ تمام قوانین قرآن وسنت میں دیئے گئے اصولوں کے مطابق بنائے جائیں۔

viii) معزز عدالت مدعیان کو کوئی اور متوقع ریلیف دے سکے تو بھی برائے کرم مطلع فرمایا جائے۔

مدعی: راجہ انوار القمر ایڈووکیٹ ہائی کورٹ آزاد کشمیر

مظفر آباد (بحوالہ کونسل)

05-10-2016

دل کی بات............(محمد متین خالد)

22 مارچ 1973 کو آزاد کشمیر اسمبلی کے معزز رکنِ اسمبلی مجاہد ختم نبوت جناب میجر (ریٹائرڈ) محمد ایوب خانؒ نے اسمبلی میں تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں ایک قرارداد پیش کی کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ ریاست میں جو قادیانی رہائش پذیر ہیں، ان کی باقاعدہ رجسٹریشن کی

جائے اور انہیں اقلیت قرار دینے کے بعد ان کی اصل تعداد کے مطابق مختلف شعبوں میں ان کی نمائندگی کا تعین کرایا جائے۔ قرارداد میں مزید کہا گیا کہ ریاست میں قادیانیت کی تبلیغ ممنوع قرار دی جائے۔ 29 اپریل 1973 کو اسمبلی نے متفقہ طور پر اس قرارداد کو منظور کر لیا لیکن کلیدی عہدوں پر فائز قادیانیوں کی مداخلت کی وجہ سے آزاد کشمیر کے آئین میں ترمیم نہ ہو سکی۔ قرارداد کی منظوری کے پانچ دن بعد 4 مئی 1973 کو قادیانی جماعت کے تیسرے سربراہ مرزا ناصر نے چناب نگر (ربوہ) میں اپنی مرکزی عبادت گاہ میں اشتعال انگیز تقریر کرتے ہوئے اس قرارداد کی منظوری پر شدید غم و غصہ کا اظہار کیا اور کہا کہ وہ اس قرارداد پر کسی صورت عمل درآمد نہیں ہونے دیں گے۔ چنانچہ اس وقت کے سپیکر اسمبلی شیخ منظر مسعود جو جنونی قادیانی تھے۔ نے باقی سرکردہ قادیانیوں سے مل کر آئین میں ترمیم نہ ہونے دی۔ بہت عرصہ بعد پتہ چلا کہ جناب میجر ایوب صاحب مرحوم کی پیش کردہ قرارداد اور اس سے منسلکہ اہم دستاویزات بھی قادیانیوں نے ریکارڈ سے غائب کروا دیں۔ حکومت میں قادیانیوں کے اثر و رسوخ کی وجہ سے انھیں غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے کے حوالے سے آئین میں ترمیم نہ ہو سکی لیکن غیرت و حمیت سے سرشار مسلمانوں نے اپنی آئینی و قانونی جدوجہد جاری رکھی۔ چنانچہ اس قرارداد کی منظوری کے 44 سال بعد آزاد کشمیر اسمبلی نے اپنے مشترکہ اجلاس میں اکثریتی رائے سے متفقہ طور پر 6 فروری 2018 کو آئین میں بارہویں ترمیم کے ذریعے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ چنانچہ اب وہ آزاد کشمیر کے عبوری آئین 1974 کی دفعہ ''2'' کی کلاز (1) کے تحت غیر مسلم قرار پا چکے ہیں۔ 14 فروری 2018 کو صدر آزاد کشمیر نے اس کی توثیق کرتے ہوئے اسے باقاعدہ آئین کا حصہ بنانے کی منظوری دی۔ 16 فروری 2018 کو وزارتِ قانون و انصاف و پارلیمانی امور نے اس اہم آئینی ترمیم کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا۔ اس سے پہلے 6 اکتوبر 2016 کو ریاست کی مقامی جماعت تحریک تحفظِ ختم نبوت آزاد کشمیر کے صدر اور اس محاذ پر ہمہ وقت متحرک مجاہدِ ختم نبوت جناب قاری عبدالوحید قاسمی نے آزاد کشمیر ہائی کورٹ میں ایک رٹ پٹیشن دائر کی کہ آزاد کشمیر کے آئین میں قادیانیوں کے متعلق وہی الفاظ شامل کیے جائیں جو ان کے متعلق پاکستان کے آئین میں شامل ہیں۔ ووٹر فارم میں

حلف نامہ ختم نبوت پاکستان کی طرح آزاد کشمیر میں بھی شامل کیا جائے۔قادیانی مردوخواتین کے ووٹ پاکستان کی طرح الگ الگ لکھیں جائیں۔آزاد کشمیر میں قادیانیوں کو غیر مسلم کی حیثیت سے رجسٹرڈ کیا جائے اور ان کی علیحدہ شناخت بنائی جائے۔1984 میں پاس ہونے والے امتناع قادیانیت آرڈیننس کو قانون کا حصہ بنا کر قادیانیوں کو اس کا پابند بنایا جائے۔قادیانیوں کے ارتداری مراکز جن کی شکل وصورت مساجد کی طرح ہیں، انہیں فی الفور مسمار کیا جائے اور قادیانیوں کے اخبار روزنامہ الفضل، MTAٹی وی چینل ودیگر لٹریچر پر آزاد کشمیر میں پابندی لگائی جائے۔قادیانی سرکاری ملازمین کی فہرست جاری کر کے کلیدی عہدوں خصوصاً محکمہ تعلیم سے انہیں فارغ کیا جائے۔قادیانی اور مسلمان کے نکاح کو قانونی جرم قرار دیا جائے۔ جہاں جہاں ایسے نکاح موجود ہیں، انہیں سرکاری طور پر منسوخ کیا جائے۔آزاد کشمیر میں مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے اور 29 اپریل کو سرکاری طور پر یوم ختم نبوت منایا جائے اور اس دن عام تعطیل کا اعلان بھی کیا جائے۔آزاد کشمیر کے تمام سرکاری اور نجی سکولوں کے تعلیمی نصاب میں ختم نبوت کی اہمیت پر کتاب شامل کی جائے۔ پاکستان کی قومی اسمبلی کی طرح آزاد کشمیر کی بھی قرارداد ختم نبوت (کارروائی) کوشائع کیا جائے۔

تقریباً ساڑھے تین سال بعد 22 جنوری 2020 کو آزاد کشمیر ہائی کورٹ نے اس رٹ پٹیشن کا فیصلہ سنایا۔معزز عدالت نے اپنے فیصلہ میں کہا کہ قادیانیوں کو آزاد کشمیر کے آئین میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جا چکا ہے۔مزید براں قانون تعزیرات میں قادیانیوں کو خود کو مسلمان کہنے، اپنے مذہب کو اسلام کہنے،

اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے اور شعائرِ اسلامی استعمال کرنے وغیرہ پر پابندی ہے جس کی خلاف ورزی کرنے والا 3 سال قید کی سزا کا مستوجب کا ہوگا۔عدالت نے مزید کہا کہ حکومت کو چاہیے کہ وہ قانون ساز اسمبلی میں ٹریژری بل متعارف کرائے تا کہ قانون ساز اسمبلی میں غیر مسلموں کے لیے ایک الگ نشست تشکیل دی جا سکے۔مزید کہا کہ ختم نبوت کی اہمیت سے نوجوانوں کو آگاہ کرنے کی خاطر حکومت کی طرف سے مناسب اقدامات کیے جائیں تا کہ یہ مضمون نصاب میں شامل کیا جائے۔

مذہب سے بیزاری اور قادیانیت نوازی کے اس ماحول میں آزاد کشمیر ہائی کورٹ کا یہ فیصلہ تحفظِ ختم نبوت کے کارکنان کے لیے بادِ صبا کا تازہ جھونکا ہے۔ آزاد کشمیر میں قادیانیت کے خلاف اب تک جتنی بھی آئینی وقانونی کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں، اس میں آزاد کشمیر کی مقامی جماعت تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کے ذمہ داران جناب قاری عبدالوحید قاسمی، جناب راجہ آصف راحت، جناب حافظ مقصود کشمیری، جناب چوہدری محمد انور اور جناب محمد آصف شیدائی کا کلیدی کردار ہے۔ ان حضرات کی کاوشیں سنہرے حروف سے لکھی جانے کے قابل ہیں۔ ان حضرات کو اس جدوجہد میں کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، کن جاں گسل حالات سے گزرنا پڑا، وہ عزیمت اور استقامت سے بھرپور ایک دل گداز داستان ہے جس کا تذکرہ پھر کبھی سہی۔ یہ سب حضرات پوری ملتِ اسلامیہ کی طرف سے مبارکباد اور خصوصی شکریے کے مستحق ہیں۔ جناب محمد نوراللہ قریشی ایڈووکیٹ نے جس محنت اور اخلاص سے اس کیس کی تیاری کی اور عدالت میں دلائل دیئے، وہ قابل صد ستائش ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

ہائی کورٹ، آزاد جموں وکشمیر، مظفر آباد

ابتدائی معلومات

رٹ پٹیشن نمبر : 2753/2016

درخواست تاریخ : 6 اکتوبر 2016ء

تاریخ فیصلہ : 22 جنوری 2020ء

1۔ عبدالوحید قاسمی ولد راجہ شیر زمان، موضع کوٹیڑی قندیل، ضلع باغ، صدر تحریک تحفظِ ختم نبوت

2- چوہدری محمد انور ولد دین محمد، ڈاکخانہ چکار، موضع موہڑہ مشتمبہ، تحصیل وضلع مظفر آباد

3۔ راحت آصف ولد راجا بدر منیر خان، ڈاکخانہ چکار، موضع موہڑہ مشتمبہ تحصیل وضلع مظفر آباد

4- محمد آصف شیدائی ولد محمد صادق، ساکن موضع نوڈیری، ڈاکخانہ گوئی تحصیل وضلع کوٹلی

سائلان

بنام

1- حکومت آزاد جموں وکشمیر بذریعہ چیف سیکرٹری، موجود دفتر ہذا، واقع نیو سیکرٹریٹ، مظفرآباد

2- سیکرٹری اسمبلی، دفتر واقع، اسمبلی سیکرٹریٹ مظفرآباد

3- محکمہ قانون، بذریعہ سیکرٹری محکمہ ہذا موجود دفتر ہذا، واقع، نیو سیکرٹریٹ، مظفرآباد

4- وزیر اعظم، آزاد جموں وکشمیر، دفتر واقع، نیو سیکرٹریٹ، مظفرآباد

5- الیکشن کمیشن، آزاد جموں وکشمیر، بذریعہ سیکرٹری چیف الیکشن کمیشن، دفتر واقع، نیو سیکرٹریٹ مظفرآباد

6- سیکرٹری الیکشن کمیشن، آزاد جموں وکشمیر، دفتر واقع، نیو سیکرٹریٹ، مظفرآباد

7- قانون ساز کمیٹی، بذریعہ چیئرمین قانون ساز کمیٹی، دفتر واقع، نیو سیکرٹریٹ، مظفرآباد

8- قانون ساز اسمبلی/کنسٹیٹیونٹ اسمبلی، بذریعہ سپیکر آزاد جموں وکشمیر، قانون ساز اسمبلی، مظفرآباد

9- ڈائریکٹر، ایجوکیشنل کوریکلم، آزاد جموں وکشمیر، مظفرآباد

10- انسپکٹر جنرل پولیس آزاد جموں وکشمیر، دفتر واقع، نیو سیکرٹریٹ، مظفرآباد

11- کمشنر، میرپور ڈویژن، آزاد کشمیر

12- کمشنر، پونچھ ڈویژن، مظفرآباد

13- کمشنر، مظفرآباد ڈویژن، آزاد جموں وکشمیر

14- سیکرٹری امورِ دینیہ، آزاد جموں وکشمیر، دفتر واقع، نیو سیکرٹریٹ، مظفرآباد

15- عوام الناس، آزاد جموں وکشمیر

ریئل نان پٹیشنرز

16- مسمی سردار سکندر حیات خان، (اس وقت) رکن قانون ساز اسمبلی، آزاد جموں وکشمیر، سردار ہاؤس، سٹی ہاؤسنگ سکیم، کوٹلی، آزاد کشمیر

17- مسمی سردار خان بہادر خان، رکن، قانون ساز اسمبلی، ڈاکخانہ، تڑاڑکھل، موضع پھلجیری، ضلع پونچھ

پروفارما نان پٹیشنرز

ترمیم شدہ درخواست زیر دفعہ 44، عبوری آئین، آزاد جموں و کشمیر، 1974

1- محمد نور اللہ قریشی، ایڈووکیٹ، برائے سائلان

2- راجہ اخلاق حسین کیانی، ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل برائے مدعاعلیہان

فیصلہ

جسٹس اظہر سلیم بابر۔ قائم مقام چیف جسٹس

جسٹس محمد شیراز کیانی

سائلان ریاست جموں و کشمیر کے اول درجے کے شہری اور مذہب کے لحاظ سے مسلمان ہیں۔ بیان کیا گیا ہے کہ میجر (ریٹائرڈ) محمد ایوب خان، (اس وقت) رکن، قانون ساز اسمبلی آزاد جموں و کشمیر نے 22 مارچ 1973 کو آزاد جموں و کشمیر اسمبلی میں ایک قرارداد پیش کی کہ:

الف: قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

ب: آزاد جموں و کشمیر کے علاقے کے قادیانیوں کا اندراج کیا جائے اور انہیں غیر مسلم اقلیت کی حیثیت سے نمائندگی دی جائے۔

ج: ریاست جموں و کشمیر کی قسمت کا فیصلہ ہونے تک ان کا ریاست میں داخلہ ممنوع قرار دیا جائے۔

د: قادیانیت کی تبلیغ کو جرم قرار دیا جائے۔

2. قرارداد مذکورہ مورخہ 28-04-1973 کو آزاد کشمیر قانون ساز اسمبلی نے منظور کی۔ مزید یہ بھی قرار دیا گیا کہ عبوری آئین 1974، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین 1973 کے راہنما نکات کے تحت تیار کیا گیا ہے لیکن عبوری آئین میں غیر مسلم کی تعریف، آئین پاکستان 1973 کی دفعات کے مطابق نہیں کی گئی۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ دفعہ (3)260 آئین پاکستان واضح طور پر ایسے شخص کو قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ کا رکن قرار دیتی ہے جو خود کو احمدی یا کسی دیگر نام سے پکارتے ہیں، غیر مسلم ہے۔ یہ موقف اختیار کیا گیا ہے کہ عبوری آئین یہ کہتا ہے کہ اسلام، آزاد جموں و کشمیر کا

سرکاری مذہب ہوگا، اس لیے، غیر مسلم کی ایک مناسب/معقول تعریف کو عبوری آئین میں شامل کرنا چاہیے جبکہ احمدیوں اور قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا جا سکتا تھا۔ درخواست گزار، عبدالوحید قاسمی، نے ایک درخواست وزیر اعظم حکومت آزاد جموں و کشمیر کو پیش کی کہ ختم نبوت کی قرارداد پر عمل درآمد کیا جائے۔ مزید یہ کہا گیا ہے کہ غیر مسلم اقلیتوں اور خواتین کے لیے نشستیں جیسا کہ آئین پاکستان 1973 میں مختص کی گئی ہیں لیکن (آزاد جموں و کشمیر کے) عبوری آئین 1974 میں یہ متعارف نہیں کرائی گئیں۔ درخواست گزار نے الیکشن کمیشن آف پاکستان کی طرف سے تیار کردہ ایک فارم کا بھی حوالہ دیا ہے جس میں ایک ووٹر کو اپنے مذہب، جنس اور تاریخ پیدائش تحریر کرنا ہوتی ہے۔ درخواست گزار نے یہ شکایت کی ہے کہ الیکشن کمیشن، آزاد جموں و کشمیر نے یہ اقدامات نہیں کیے۔ درخواست گزار نے وزیر اعظم، حکومت آزاد جموں و کشمیر کے روبرو مورخہ 21-08-2016 کو منشور/مطالبات پیش کیا جس کے متعلق بھی فیصلہ نہیں کیا گیا۔ سائلان نے عدالت سے استدعا کی ہے کہ اس سلسلہ میں احکامات جاری کیے جائیں جنہیں اگلے پیروں میں از سر نو بیان کیا جا رہا ہے۔

3. فریقین کو ہدایت کی گئی کہ اپنے موقف کی تائید میں تحریری دلائل پیش کریں۔ درخواست گزاروں نے تحریری دلائل پیش کیے ہیں لیکن مدعا علیہان نے مواقع دستیاب ہونے کے باوجود تحریری دلائل پیش کرنے سے احتراز کیا ہے۔ مدعا علیہان نے ابھی تک مفصل تحریری بیان بھی پیش نہیں کیا ہے جبکہ اس کے بجائے انہوں نے کچھ تکنیکی اعتراضات اٹھائے ہیں۔ آغاز میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ قادیانی/احمدی، مروجہ قانون کے مطابق غیر مسلم ہیں۔ تاہم، درخواست کا فیصلہ، اس کی استدعا کے حوالے سے کرنا ہوگا۔ درخواست کے ساتھ مندرجہ ذیل استدعات لف کی گئی ہیں:

”اس لیے یہ التماس کی گئی ہے کہ درخواست گزاروں کے حق میں درخواست قبول کرتے ہوئے، براہِ مہربانی مندرجہ ذیل طریقے کے مطابق ایک مناسب حکم نامہ جاری کیا جائے:

(i) سرکاری مدعا علیہان کو ہدایت کی جائے کہ وہ آزاد جموں و کشمیر کے عبوری آئین 1974 کی دفعہ 2 میں غیر مسلم کی تعریف کے حوالے سے اضافے / ترمیم کا اعلان کریں اور قادیانیوں، احمدیوں

اور لاہوری گروپ کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کی دفعہ 260(3) کی رو سے آزاد جموں وکشمیر کی منظور کردہ قرارداد کے مطابق غیر مسلم قرار دیا جائے (منسلکہ PB)

(ii) سرکاری مدعا علیہان کو ہدایت کی جائے کہ وہ ریاست آزاد جموں وکشمیر کے علاقوں میں قادیانیوں/احمدیوں کی طرف سے اپنے 'مربیوں' (جو آزاد جموں وکشمیر کے کچھ علاقوں میں سرگرم عمل ہیں) کے ذریعے لفظ 'مسلمان' کے پردے میں احمدیت کی تبلیغ پر مشتمل غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام کریں۔

(iii) سرکاری مدعا علیہان کو ہدایت کی جائے کہ وہ درخواست گزار نمبر 1 کی درخواست مورخہ 201-03-04 (منسلکہ PL) کے متعلق فیصلہ کریں اور مدعا علیہ نمبر 5 کو ہدایت جاری کی جائے کہ وہ آزاد جموں وکشمیر انتخابی فہرست قانون کی دفعہ 2 کے تحت ریاست آزاد جموں وکشمیر میں غیر مسلم (قادیانیوں، احمدیوں اور لاہوری گروپ) کے لیے الگ انتخابی فہرست تیار کریں کہ جس طرح الیکشن کمشنر کی طرف سے تیار کی گئی۔

(iv) سرکاری مدعا علیہان کو ہدایت کی جائے کہ ختم نبوت کے موضوع پر ایک کمیشن تشکیل دیں اور خیبر پختون خواہ کے مانند ختم نبوت کے مضمون کو لازمی تعلیمی مضمون قرار دیا جائے (منسلکہ PM)

(v) یہ کہ ریاستی عوام کے قانون 1980 اور آزاد جموں وکشمیر کے ڈومیسائل قانون میں ترمیم کی جائے اور قادیانیوں کو غیر مسلموں کے طور پر درج کیا جائے کہ جس طرح نادرا کی طرف سے شناختی کارڈ اور پھر پاسپورٹ کی تیاری کے ضمن میں مطلوب ہوتا ہے۔ مزید

یہ ہدایت کی جائے کہ قوانین میں ترمیم کرتے ہوئے ان کے مذہب کا اندراج مندرجہ بالا دستاویزات میں کیا جائے۔

(vi) سرکاری مدعا علیہان کو یہ بھی ہدایت کی جائے کہ وہ آزاد کشمیر ضابطہ تعزیرات میں ترمیم کرتے ہوئے ایسے قوانین تیار کریں اور ایک ایسی دفعہ جاری کریں تاکہ ان نومسلموں کی احمدیوں کی طرف سے زبردستی اور ہراسگی کے خلاف حفاظت کی جائے جو احمدیت/قادیانیت ترک کر کے اسلام قبول

کرتے ہیں اور جو نومسلموں کو خوفزدہ کرتے ہیں، انہیں شدید سزا بھی دی جائے۔

(vii) سرکاری مدعا علیہان کو یہ بھی ہدایت کی جائے کہ قوانین کی تشکیل کرتے وقت ان اصولوں کی پیروی کی جائے جو قرآن پاک میں بیان کیے گئے ہیں۔

(viii) کوئی دیگر سہولت اور رعایت جو معزز عدالت سمجھتی ہے کہ سائلان اس کے حقدار ہیں، برائے کرم عطا فرمائی جائے''۔

4: استدعا کی دفعہ (i) کا تعلق مدعا علیہان کو اس ہدایت سے ہے کہ عبوری آئین 1974 میں ایک اعلان شامل کیا جائے کہ قادیانی / احمدی یا لاہوری گروپ، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین 1973 کی دفعہ (3)260 کی رو سے غیر مسلم ہیں۔ درخواست ہذا عدالت کے روبرو، آزاد جموں و کشمیر کے عبوری آئین 1974 میں 13 ویں ترمیم سے قبل دائر کی گئی۔ ترمیم کے بعد صورت حال تبدیل ہوگئی اور مقننہ نے غیر مسلم کی تعریف عبوری آئین کی دفعہ 2 میں یوں شامل کی:

''غیر مسلم سے مراد ایک ایسا شخص ہے، جو مسلمان نہیں اور اس میں ایسا شخص شامل ہے جو مسیحیت، ہندومت، سکھ مت، بدھ مت یا پارسی مت سے تعلق رکھتا ہے، قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ سے منسلک شخص (جو خود کو 'احمدی' یا کسی دیگر نام سے پکارتے ہیں) یا بہائی، یا کوئی بھی شخص جو ایک مسلمان کے تقاضوں پر پورا نہیں اترتا''۔

5. اس لحاظ سے درخواست گزاران کی شکایت، آئین کی متذکرہ بالا شق کے پیش نظر دور کر دی گئی ہے۔ تاہم پارلیمان کو ہدایت نہیں جاری کی جاسکتی کہ آئین میں کوئی خاص شق شامل کی جائے یا اس میں ترمیم کی جائے۔ یہ معاملہ مقدمہ بعنوان ''ریاض حنیف راہی بنام وفاق پاکستان و دیگر نو'' (PLD 2015 Islamabad 7) کے فیصلے کے پیرا نمبر 14 اور 15 میں یہ مفصل بیان کیا گیا ہے۔ تاہم، سہولت اور آسانی کی خاطر متعلقہ پیرے ذیل میں بیان کیے جاتے ہیں:

-14 اور اب آخر میں، میں اس سوال کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ کیا پارلیمان یا سب کمیٹی کو کوئی ہدایت جاری کی جاسکتی ہے جو انتخابی اصلاحات کے لیے تشکیل دی گئی ہو۔ آئین بالا دست اور اعلیٰ

قانون ہے اور اس کی بنیاد اختیارات کی علیحدگی کے تصور پر ہے۔ مقدمہ بعنوان ''ریاست بنام ضیاء الرحمان و دیگر'' (PLD 1973 CS 49) میں عزت مآب محمود الرحمان، چیف جسٹس کے الفاظ میں کہ عدالتی نظرثانی کے اختیارات استعمال کرتے ہوئے، عدالت اداروں پر بالادستی کا دعویٰ نہیں کرتی۔ حتیٰ کہ جب ایک قانونی طریقے کو غیر آئینی اور ناجائز قرار دیتی ہے، یہ ایسا نہیں کرتی کیونکہ عدالتی اختیار مقنّنہ کے اختیار کی حد تک یا اس کے وقار سے برتر ہوتا ہے لیکن چونکہ آئین نے اسے یہ اختیار دیا ہے کہ یہ قرار دیا جائے کہ مقدمہ کے لحاظ سے قانون کیا ہے جو اس کے سامنے آتا ہے۔ یہ عدالت کا فرض ہے کہ وہ یہ دیکھے کہ آئین پر عمل درآمد ہو رہا ہے۔

15- مقدمہ بعنوان ''الجہاد ٹرسٹ بذریعہ حبیب الوہاب الخیری ایڈووکیٹ اور دیگر نو بنام وفاق پاکستان بذریعہ سیکرٹری وزارت امور کشمیر، اسلام آباد و دیگر تین'' (1999 SCMR 1379) میں سپریم کورٹ کی طرف سے یہ واضح طور پر قرار دیا گیا ہے کہ مقنّنہ کو کوئی ہدایت جاری نہیں کی جاسکتی کہ کوئی خاص قانون تشکیل دیا جائے۔ تاہم انتظامیہ کو ایک ہدایت جاری کی جاسکتی ہے کہ ''انتظامی اور قانونی طریقے'' اختیار کیے جائیں تاکہ آئین کے تقاضے پورے کیے جاسکیں۔ اس ضمن میں مقدمہ بعنوان ''آصف علی زرداری بنام وفاق پاکستان و دیگر'' (PLD 1999 Karachi 54) کا حوالہ دیا جاسکتا ہے۔''

5. یہ بڑی حد تک واضح ہو چکا ہے کہ عدالتوں کو اختیار حاصل ہے کہ وہ آئین اور قانون کی تشریح کریں۔ ہائی کورٹ اپنی آئینی حدود میں با اختیار ہے کہ وہ کسی بھی قانون کی شق یا آئین کی شق کو منسوخ کر سکتی ہے کہ جو بذات خود آئین کے خلاف ہو۔ مقدمہ، (1999 SCMR 1379) میں سپریم کورٹ آف پاکستان نے واضح طور پر یہ قرار دیا ہے کہ مقنّنہ کو ہدایت نہیں دی جاسکتی کہ کوئی خاص قانون تشکیل دیا جائے۔

6. مقدمہ بعنوان "The Jurists Foundation through its Chairman v Federal Government through its Secretary, Ministry of Defencse and others" میں معزز سپریم کورٹ آف پاکستان نے یہی

اصول ذیل میں پیرا نمبر 41 میں بیان کیا ہے: ''عدالت نے بارہا یہ قرار دیا ہے کہ پارلیمان کی طرف سے قانون سازی کرنے کی ذمہ داری اور اختیار کسی اور کو نہیں دیا جاسکتا۔ اس کے پیچھے منطق یہ ہے کہ مقنّنہ کے لازمی طور پر قانون سازی کے راہنما نکات ہونا چاہئیں تاکہ قواعد و ضوابط تشکیل کیے جائیں اور یہ راہنما نکات، خط و خال یا حدود بذات خود مقنّنہ کی طرف سے متعارف ہونا چاہئیں۔ مقنّنہ کی طرف سے انتظامیہ کو ایک ''لازمی قانونی مظہر'' کی سپرداری، آئین کے تحت ممنوع ہے۔ ایک امتناع کی بنیاد کا ماخذ، مقنّنہ، انتظامیہ اور عدلیہ کے درمیان اختیارات کی تقسیم ثلاثی کا تصور ہے جو ہمارے آئینی ساخت کا بنیادی اصول ہے۔ آئین کے تحت ریاست کے یہ تین ستونوں کو الگ اور مخصوص اختیارات دیے گئے ہیں۔ مقنّنہ کا بنیادی کام یہ ہے کہ قوانین کی تشکیل کی جائے، انتظامیہ کا بنیادی کام یہ ہے کہ ان قوانین پر عمل درآمد کیا جائے اور عدلیہ کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ قوانین کی تشریح کی جائے۔ چیف جسٹس مارشل، امریکی سپریم کورٹ کے الفاظ کو تقریباً گزشتہ دو صدیوں میں مختلف عملداریوں کی حامل عدالتوں کی طرف سے اختیارات کی علیحدگی کے حوالے سے اکثر بیان کیا جاتا ہے اور ابھی تک اس میں یہ کہا گیا ہے ''مقنّنہ قوانین بناتی ہے، انتظامیہ ان پر عمل درآمد کرتی ہے اور عدلیہ قانون کی تشریح کرتی ہے''۔ مقنّنہ، آئین کے تحت دیے گئے کام سے پہلوتہی نہیں کرسکتی اور ایک متوازی مقنّنہ ادارہ قائم نہیں کرسکتی۔ اگرچہ مقنّنہ کسی بھی شخص یا ادارے کو اپنا اختیار تفویض کرسکتی ہے کہ ذیلی قانون سازی کرے (قوانین، قواعد اور طرز عمل) تاکہ اس کے تشکیل کردہ قانون پر عمل درآمد ہو لیکن اسے لازمی قانون سازی کرنا چاہیے، یعنی، پالیسی کے لحاظ سے امور کے متعلق اپنا فیصلہ دے اور تفویض شدہ اختیارات کے لیے عمومی راہنما نکات فراہم کرے''۔

7- سائلان کی طرف سے جو دوسری استدعا کی گئی تھی، اس کو بھی منظور نہیں کیا جاسکتا کیونکہ درخواست گزاران کے پاس مقصد ہذا کے لیے اور ایک اور متبادل بھی ہے۔ درخواست گزاران نے استدعا کی ہے کہ یہ ہدایت جاری کی جائے کہ ریاست میں قادیانیوں کی طرف سے ان کے مربیوں کے ذریعے ان کے مذہب کی تبلیغ پر مشتمل غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام کی جائے۔ عبوری آئین

1974ء کی دفعہ 44 کی ذیلی دفعہ (2) کہتی ہے کہ ''آئین کے مطابق ہائی کورٹ، اگر مطمئن ہو کہ قانون کے مطابق کوئی دوسرا مناسب طریقہ موجود نہیں۔

اس لیے عبوری آئین کی دفعہ 44 کے تحت آئینی عملداری پر محض اس وقت عمل کیا جا سکتا ہے اگر درخواست گزاران کے پاس کوئی بھی متبادل حل نہ ہو۔ معاملہ ہذا کے لحاظ سے ضابطہ تعزیرات کی دفعہ 298-C درخواست گزاران کو ایک متبادل طریقہ فراہم کرتی ہے۔ یہ قانونی گنجائش، ریاست آزاد جموں وکشمیر کے قانون VIII1985 میں نافذ العمل ہے جو 1985-10-06 میں اختیار کی گئی ہے۔ آسانی کی خاطر دفعہ 298-C، ذیل میں بیان کی گئی ہے: 298-C، قادیانی گروپ وغیرہ سے منسلک شخص جو خود کو مسلمان کہتا ہے یا پھر اپنے مذہب کی تبلیغ کرتا ہے۔

''قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ سے منسلک کوئی بھی شخص (جو خود کو احمدی یا کسی اور نام سے پکارتے ہیں)، جو براہ راست یا بالواسطہ، خود کو مسلم ظاہر کرتا ہے، یا پکارتا ہے، یا حوالہ دیتا ہے کہ اس کا مذہب اسلام ہے یا اپنے مذہب کی تبلیغ کرتا ہے، یا پھر الفاظ کے ذریعے کسی دوسرے کو اپنا مذہب قبول کرنے کی دعوت دیتا ہے، یا پھر تحریری یا پھر بیان کے ذریعے یا پھر ایک جائز نمائندگی کے ذریعے یہ کام کرتا ہے، مسلمانوں کے مذہبی جذبات بھڑکاتا ہے، اسے تین برس تک کی مدت تک قید کی سزا یا جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔''

مندرجہ بالا قانون کے جائزے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ یا ان کی طرف سے کسی دوسرے نام سے ان کے مذہب کی تبلیغ جرم ہے جو ضابطہ تعزیرات کے تحت قابل سزا ہے۔ اسے NLR1993 SD 624 میں یوں قرار دیا گیا ہے: ''احمدیوں اور قادیانیوں کی طرف سے اپنے مذہب کی تبلیغ یا دوسروں کو اپنا مذہب قبول کرنے کی دعوت، ماورائے آئین ہے کیونکہ یہ اس آزادی یا مذہب کی خلاف ورزی ہے جس کی ضمانت آئین 1973 کی شق 20 میں دی گئی ہے۔ اگر یہ سرگرمیاں احمدی اور قادیانی، خود کو ایک مسلمان دکھاتے ہوئے، یا کہتے ہوئے، یا اپنے مذہب کو اسلام کے نام سے پکارتے ہوئے انجام دیں، مسلمانوں کے مذہبی جذبات بھڑکائیں تو پھر ان

سرگرمیوں کی پاداش میں انہیں دی گئی سزا آزادی مذہب کی خلاف ورزی نہیں ہوگی جس کی ضمانت آئین1973 کی شق20 میں دی گئی ہے۔

(قادیانیوں پر) خودکو مسلمان کہنے، اپنے مذہب کو اسلام کہنے یا کسی بھی طرح، مسلمانوں کے مذہبی جذبات بھڑکانے کی پابندی، بنیادی حق کی خلاف ورزی نہیں اور یہ قانون موجودہ آئینی دفعات 1920 اور (3)260 کے مطابق ہے۔(Minority View)۔"

8- سائلان نے یہ بھی استدعا کی ہے کہ مدعا علہیان کو ہدایت کی جائے کہ وہ درخواست گزار نمبر1 کی درخواست مورخہ 04-03-2016 پر عمل کریں۔ قاری عبدالوحید قاسمی، درخواست گزار نے وزیراعظم، حکومت آزاد جموں وکشمیر کے روبرو ایک درخواست مورخہ 21-08-2016 کو پیش کی جس میں مندرجہ ذیل مطالبات کئے گئے:

☆ آزاد کشمیر کے آئین میں قادیانیوں کے متعلق وہی الفاظ شامل کیے جائیں جوان کے متعلق پاکستان کے آئین میں شامل ہیں۔

☆ ووٹر فارم میں حلف نامہ ختم نبوت پاکستان کی طرح آزاد کشمیر میں بھی شامل کیا جائے۔

☆ قادیانی مردوخواتین کے ووٹ پاکستان کی طرح الگ الگ لکھے جائیں۔

☆ آزاد کشمیر میں قادیانیوں کو غیر مسلم کی حیثیت سے رجسٹر کیا جائے اوران کی علیحدہ شناخت بنائی جائے۔

☆ 1984 میں پاس ہونے والے امتناع قادیانیت آرڈیننس کو قانون کا حصہ بنا کر قادیانیوں کو اس کا پابند بنایا جائے۔

☆ قادیانیوں کے ارتداری مراکز جن کی شکل وصورت مساجد کی طرح ہیں، انہیں فی الفور مسمار کیا جائے اور قادیانیوں کے اخبار روزنامہ الفضل، MTA ٹی وی چینل و دیگر لٹریچر پر آزاد کشمیر میں پابندی لگائی جائے۔

☆ قادیانی سرکاری ملازمین کی فہرست جاری کر کے کلیدی عہدوں خصوصاً محکمہ تعلیم سے انہیں

فارغ کیا جائے۔

☆ قادیانی اور مسلمان کے نکاح کو قانونی جرم قرار دیا جائے۔ جہاں جہاں ایسے نکاح موجود ہیں، انہیں سرکاری طور پر منسوخ کیا جائے۔

☆ آزاد کشمیر میں مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے اور 29 اپریل کو سرکاری طور پر یوم ختم نبوت منایا جائے اور اس دن عام تعطیل کا اعلان بھی کیا جائے۔

☆ آزاد کشمیر کے تمام سرکاری اور نجی سکولوں کے تعلیمی نصاب میں ختم نبوت کی اہمیت پر کتاب شامل کی جائے۔

☆ پاکستان کی قومی اسمبلی کی طرح آزاد کشمیر کی بھی قرارداد ختم نبوت کو شائع کیا جائے۔

امید ہے کہ اس عظیم کام کی اہمیت کو سامنے رکھتے ہوئے حضور ﷺ کی ختم نبوت اور ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کی خاطر منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے تعاقب کے لیے اسمبلی فورم میں کردار ادا کر کے کل قیامت کے دن حضور ﷺ کی شفاعت کا ذریعہ بنا سکیں گے۔

والسلام

قاری عبدالوحید قاسمی صدر تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر

9: ایسا معلوم ہوتا ہے کہ محکمہ لاء جسٹس اینڈ پارلیمانی افیئرز نے سیکرٹری مذہبی امور سے بمطابق چٹھی مورخہ 30-09-2016 ایک رپورٹ طلب کی لیکن یہ معاملہ حل نہیں کیا گیا۔ استدعا میں سائلان نے کہا ہے کہ مدعا علیہان کو ہدایت کی جائے کہ غیر مسلموں (قادیانی اور لاہوری گروپ) کی ایک الگ انتخابی فہرست تیار کی جائے۔ اس امر کا پہلے ہی ذکر کیا جا چکا ہے کہ قادیانی / احمدی، غیر مسلم ہیں، تاہم، آزاد کشمیر کے علاقے میں اس قسم کے غیر مسلم کی تعداد متعین کرنے کی خاطر کوئی حساب کتاب نہیں کیا گیا تاکہ یہ غور کیا جائے کہ کیا آزاد جموں و کشمیر کی قانون ساز اسمبلی میں اس قسم کے غیر مسلموں کے لیے الگ نشست تخلیق کی جا سکتی ہے۔ اس امر کا اعادہ بھی کیا گیا ہے کہ آئینی حدود واختیار کرتے ہوئے اس قسم کی کوئی ہدایت جاری نہیں کی جا سکتی۔ تاہم، یہ حکومت کا کام ہے کہ عبدالوحید قاسمی، درخواست گزار کی درخواست پر مناسب وقت کے اندر غور کیا جائے اور اس کے متعلق فیصلہ کیا

جائے۔ عدالت یہ تجویز بھی پیش کرسکتی ہے کہ قانون ساز اسمبلی میں ٹریژری بل متعارف کرایا جائے تا کہ قانون ساز اسمبلی میں غیر مسلموں کے لیے ایک الگ نشست تشکیل دی جائے۔ اس امر کا اظہار بھی قابل اہمیت ہے کہ ختم نبوت کی اہمیت سے نوجوانوں کو آگاہ کرنے کی خاطر حکومت کی طرف سے مناسب اقدامات کیے جائیں تا کہ یہ مضمون نصاب میں شامل کیا جائے۔

10: آزاد جموں و کشمیر کے عبوری آئین 1974 کی تمہید میں یہ کہا گیا ہے کہ مسلمان، قرآن و سنت میں دی گئی اسلامی تعلیمات کے مطابق انفرادی اور اجتماعی زندگیاں بسر کریں۔ عبوری آئین 1974 کی ایک اور دفعہ 3-C کے مطابق یہ کہا گیا ہے:

اسلامی طرز حیات: (1) اس ضمن میں ایسے اقدامات کیے جائیں گے کہ مسلم ریاست کے عوام، انفرادی اور اجتماعی طور پر اسلام کے بنیادی اصولوں اور بنیادی تصورات کے مطابق اپنی زندگیاں منظّم کریں اور اس قسم کی سہولیات فراہم کی جائیں کہ وہ قرآن اور سنت کے مطابق زندگی کے مفہوم سے آشنا ہو جائیں۔

11: اس لیے، یہ حکومت کی آئینی ذمہ داری ہے کہ ایک اسلامی ریاست کے عوام، انفرادی اور اجتماعی طور پر قرآن اور سنت کے مطابق زندگیاں بسر کرنے کے قابل ہوں۔ حکومت کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ قرآن اور اسلامیات کی تعلیم کو لازمی قرار دیا جائے اور عربی زبان کی تعلیم کی بھی حوصلہ افزائی کی جائے۔ حکومت آزاد جموں و کشمیر آئین کے احکامات کی پابند ہے جو مروجہ قانون میں بالا دست ہے۔

ان امور کی روشنی میں جس کے متعلق اوپر گفتگو کی گئی، درخواست کو نمٹا دیا گیا ہے۔ اس فیصلے کی ایک نقل پرنسپل سیکرٹری وزیر اعظم آزاد جموں و کشمیر، چیف سیکرٹری حکومت آزاد جموں و کشمیر، سیکرٹری لاء، جسٹس اینڈ پارلیمانی افیئرز کے علاوہ الیکشن کمشنر کو مفت بھیجی جائے گی تا کہ قانون کے مطابق مزید کارروائی کی جائے۔

دستخط جسٹس اظہر سلیم بابر جسٹس محمد شیراز کیانی ہائی کورٹ، آزاد جموں و کشمیر	تاریخ فیصلہ 22 جنوری 2020ء مظفر آباد

(ترجمہ: محمد متین خالد)

HIGH COURT OF AZAD JAMMU & KASHMIR

Writ Petition No.2753 of 2016,
Date of Institution. 06.10.2016,
Date of Decision. 22.01.2020.

1. Abdul Waheed Qasmi S/o Raja Sher Zaman village Koteri Kandeel District Bagh President Tehreek Tahfiz-e-Khatam-e-Nabuwat.
2. Ch. Muhammad Anwar S/o Din Muhammad P/O Chikar village Mohraha Mushtimba Tehsil & District Muzaffarabad.
3. Rahat Asif S/o Raja Badar Muneer Khan P/o Chikar village Mohrha Mustimba Tehsil & District Muzaffarabad.
4. Muhammad Asif Shedai S/o Muhammad Sadiq R/o village Noderi P.O. Goi Tehsil & District Kotli.

... Petitioners.

VERSUS

1. Azad Jammu & Kashmir Govt. through its Chief Secretary having his office at New Secretariat Muzaffarabad.
2. Secretary Assembly having his office at Assembly Secretariat Muzaffarabad.
3. Law Department through its Secretary having his office at New Secretariat Muzaffarabad.
4. Prime Minister of AJ&K having his office at new Secretariat Muzaffarabad.
5. Election Commission of AJ&K through Chief Election Commissioner having his office at New Secretariat Muzaffarabad.
6. Secretary Election Commission of AJ&K having his office at New Secretariat Muzaffarabad.
7. Legislative Committee through its Chairman having his office at New Secretariat Muzaffarabad.
8. Legislative Assembly/Constituent Assembly through Speaker AJ&K Legislative Assembly, Muzaffarabad.
9. Director, Educational Curriculum of AJ&K, Muzaffarabad.
10. Inspector General Police of AJ&K having his office at New Secretariat Muzaffarabad.
11. Commissioner Mirpur Division, Azad Kashmir.
12. Commissioner Poonch Division, AJ&K.
13. Commissioner Muzaffarabad Division, AJ&K.
14. Secretary Umoor-e-Denia AJ&K having his office at New Secretariat Muzaffarabad.
15. Public at Large of Azad Jammu & Kashmir.

... Real Non-Petitioners.

2

16. Mr. Sardar Sikandar Hayyat Khan, the (then) Member of the Legislative Assembly AJ&K Salaar House City Housing Scheme Kotli AK.
17. Mr. Sardar Khan Bahadar Khan, the Member of Legislative Assembly P/o Trarkhal Village Phuljeri District Poonch.

... Proforma Non-Petitioners.

AMENDED WRIT PETITION UNDER ARTICLE 44 OF THE AJ&K INTERIM CONSTITUTION, 1974.

Before:- ***Justice Azhar Saleem Babar, ACJ.***
Justice Muhammad Sheraz Kiani, J.

PRESENT:
Muhammad Noorullah Qureshi, Advocate, for the petitioners.
Raja Ikhlaq Hussain Kiani, Additional Advocate General for the respondents.

ORDER:

The petitioners are 1st Class State Subjects of the State of Jammu & Kashmir and are Muslims by faith. It is stated that Major Retd. Muhammad Ayyub Khan the then Member of AJ&K Legislative Assembly submitted resolution before the AJ&K Legislative Assembly on 22nd March, 1973 to:

A- *Declare the Quadianis as non-Muslims minority;*

B- *The Quadianis in the territory of AJ&K be registered and be given representation as a non-muslim minority;*

C- *Infusion of Quadianis to the State be banned until the fate of the State of Jammu & Kashmir is decided;*

D- *Preaching of Quadianis be declared as an offence.*

2. The resolution was passed by AJ&K Legislative Assembly on 28.04.1973. It is further maintained that Interim

Constitution of Islamic Republican of Pakistan, 1973, but definition of a non-muslim in the Interim Constitution has not been introduced at par with the provisions of Constitution of Pakistan (CoP) 1973. It has been explained that Article 260 (3) of CoP clearly defines a person of Quadiani group or the Lahori group who calls themselves Ahmadis or by any other name, a non-muslim. It is contended that the Interim Constitution envisages that Islam shall be the State Religion of AJ&K, so, an appropriate definition of non-muslim should be included in the Interim Constitution, whereby Ahmadis and Quadianis could be declared as non-muslim. Abdul Waheed Qasmi, the petitioner, filed an application before the Prime Minister Govt. of AJ&K for implementation of resolution of Khatam-e-Nabuwat. It is further asserted that seats for non-muslim minorities and women have been reserved in the CoP, 1973, but it has not been introduced in the Interim Constitution, 1974. The petitioners have further referred to the proforma prepared by Election Commission of Pakistan wherein the voter has to declare his religion, sex and date of birth. It is the grievance of the petitioners that Election Commission of AJ&K has not adopted such measures. The petitioners submitted a Charter of Demand to the Prime Minister Govt. of AJ&K on 21.08.2016, which has also not been decided. The petitioners have prayed to the Court for different directions which are being reproduced in the succeeding paragraphs.

3. The parties were directed to furnish written arguments in

arguments but the respondents have avoided to file written arguments despite availing opportunities. The respondents have not even filed detailed written statement and instead some technical objections have been raised. It may be stated at the outset that Quadianis/Ahmadis are non-muslims as per law of the land. However, the writ petition has to be decided in view of its prayer clause. The following prayer clause has been attached to the tail of the writ petition:-

> *"It is, therefore, very humbly prayed that by accepting the writ petition on behalf of the petitioners an appropriate writ may kindly be issued in the following manner:-*
>
> *(i) By directing the official respondents to announce/make addition and clarification in the Interim Constitution Act, 1974 of AJ&K in its Section 2 definition of Non-Muslim and declare the Quadiani, Ahmadi and Lahori group as non-Muslim in accordance with the Constitution of Islamic Republic of Pakistan Article 260 Clause (3) A&B as well as resolution passed by Azad Jammu & Kashmir (Annexure PB).*
>
> *(ii) By directing the respondents to stop the continuous unlawful activities of Quadiani Ahmadies in the State of Azad Jammu & Kashmir Areas for preaching Ahmadism under the cover of word Muslims through their Murrabbies (like those who are active in some areas of Azad Jammu & Kashmir).*
>
> *(iii) By directing respondents to decide the application of petitioner No.1 dated 04.03.2016 (Annexure-PL) and issue a direction to respondent No.5 for preparing separate electoral roll of non-Muslim (Quadiani, Ahmedi and*

Lahories Group in the Sate of Azad Jammu & Kashmir under Section 22 of Azad Jammu & Kashmir Electoral Roll Act) as prepared by Election Commissioner.

(iv) *To direct the official respondents to constitute a commission regarding the subject of Khatam-e-Nabuwat and make Education compulsory on the subject of Khatam-e-Nabuwat in Education curriculum as in KPK (Annexure-PM).*

(v) *That the State Subject Act, 1980 of AJK and Domicile Law of AJK be amended while entering therein the Sect of non-Muslim as Ahmadis and other non-Muslims as are the sole documents required for preparation of Identity Card by NADRA and for Passport. A direction is also required to enter the Sect in above documents while amending the laws.*

(vi) *That respondents may also be directed to prepare laws while amending the Azad Penal Code to insert a Section for the protection of converts Ahmadis to Islam from the harassment coercion of Ahmadis who are frightening the new converts, hence, requested to be punished seriously.*

(vii) *By directing the respondents while constituting the laws should always act upon those principles which are laid down in Holy Quran.*

(viii) *Any other relief which the humble petitioners are deemed by the Hon'ble Court as entitled to, may also very kindly be awarded."*

4. Clause (i) of the prayer clause relates to a direction to the respondents to add to the Interim Constitution, 1974, a declaration that

Quadianis/Ahmadis or Lahori group are non-muslims in accordance with the provisions contained in Article 260 (3) of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, 1973. The instant writ petition was filed before the Court prior to 13th amendment in the AJ&K Interim Constitution Act, 1974. After amendment, the situation has changed and the Legislature has inserted the definition of Non-Muslim in Article 2 of the Interim Constitution, 1974, in the following words:-

> *"'**Non-Muslim**' means a person, who is not a Muslim and includes a person belonging to the Christian, Jew, Hindu, Sikh, Budhist or Parsi community, a person of the Quadiani group or the Lahori group (who call themselves 'Ahmadis' or by any other name), or a Bahai, or any person who does not fulfill the requirements of a Muslim."*

5. The grievance of the petitioners to this extent has been remedied in view of the afore-mentioned provision of the Constitution. However, a direction to Parliament cannot be issued to add or modify a particular provision of the Constitution. In case titled "Riaz Hanif Rahi v. Federation of Pakistan & 9 others" (PLD 2015 Islamabad 7), the matter has been well elaborated in paragraphs 14 and 15 of the judgment. For convenience, the relevant paragraphs are reproduced hereunder:-

> *14. Lastly, I advert to the question whether a direction can be made to the Parliament or the Sub-Committee constituted for the electoral reforms. The Constitution is the paramount law and is based on the concept of separation of powers. In the words of honourable Hamood-ur-Rehman, Chief Justice, in the*

7

case of "The State v. Zia-ur-Rehman and others" (PLD 1973 CS 49), that while exercising the power of judicial review, the judiciary claims no supremacy over the organs. Even where it declares a legislative measure unconstitutional and void, it does not do so because the judicial power is superior in degree or dignity of the legislative power; but because the constitution has vested it with the power to declare what the law is in the cases which come before it. It merely enforces the Constitution where it comes in conflict with it. It is the Court's duty to see that the Constitution prevails.

15. It has been unequivocally held by the august Supreme Court in the case of "Al-Jehad Trust through Habibul Wahab Al-Khairi, Advocate and 9 others v. Federation of Pakistan through Secretary Ministry of Kashmir Affairs, Islamabad and 3 others" (1999 SCMR 1379) that no direction can be issued to the legislature to legislate a particular law. However, a direction can be issued to the executive authority to initiate "administrative and legislative measures" for complying with the mandate of the Constitution. Reliance is placed on 'Asif Ali Zardari v. Federation of Pakistan and others' (PLD 1999 Karachi 54)."

It is very much clear that the Courts are empowered to interpret the Constitution and law. The High Court in its Constitutional Jurisdiction is empowered to set aside a provision of law or Constitution only if it is violative of the Constitution itself. The Supreme Court of Pakistan in a case reported (1999 SCMR 1379) has categorically laid down that no direction can be issued to the legislature to legislate a particular law.

6. In a recent judgment delivered by the Hon'ble Supreme Court of Pakistan in a case titled "*The Jurists Foundation through its*

Chairman v. Federal Government through Secretary Ministry of Defense and others", the same principle has been defined in para 41 as under:-

> *"This Court has time and again held that the essential legislative function of the Parliament cannot be delegated. The wisdom behind it is that the delegatee must have legislative guidelines to formulate Rules and Regulations, and that guidelines, contours or boundaries must come from the legislature itself. Delegation of an "essential legislative function" by the legislature to the Executive is not permissible under the Constitution. The foundation of embargo owes its genesis to the concept of trichotomy of powers between the legislature, the Executive and the Judicature; which is a fundamental principle of our constitutional construct. Under the Constitution, these three organs of the State have been entrusted with separate and specified functions. The primary function of the Legislatures is to legislate laws, of the Executive to execute laws, and of the Judicature to interpret laws. The words of Chief Justice Marshall of the US Supreme Court frequently quoted, in explaining the doctrine of separation of powers, by the Courts of various jurisdictions in the last about two centuries still hold; "the Legislature makes, the Executive executes, and the Judiciary construes, the law." The legislature cannot abdicate performance of the function assigned to it by the Constitution and set up a parallel Legislative authority. Though the Legislature can confer upon any person or body the power to make subordinate/ delegated legislation (rules, regulations or byelaws, etc) in order to give effect to the law enacted by it yet it must perform itself the essential legislative function, i.e. to exercise its own judgment on vital matters of policy and enact the general principles providing guidance for making the delegated legislation."*

9

7. The 2nd prayer sought by the petitioners can also not be remedied because the petitioners have an alternate remedy for the purpose. The petitioners have prayed for a direction to stop unlawful activities of Quadianis in the State for preaching their faith through their religious leaders. Sub Article (2) of Article 44 of the Interim Constitution, 1974, envisages that "subject to the Constitution, the High Court, may, if it is satisfied that no other adequate remedy is provided by law.

a ....
....
................"

So, constitutional jurisdiction under Article 44 of the Interim Constitution can be exercised only if there is no alternate remedy available to the petitioners. In the instant matter, Section 298-C of the Penal Code provides an alternate remedy to the petitioners. This provision of law has been adopted in the State of AJ&K by Act, VIII of 1985 with effect from 06.10.1985. For convenience, Section 298-C APC is reproduced as under:-

> ***"[298-C. Person of Quadiani group, etc., calling himself a Muslim or preaching or propagating his faith.*** *Any person of the Quadiani group or the Lahori group (who call themselves 'Ahmadis' or by any other name), who directly or indirectly, poses himself as a Muslim, or calls, or refers to, his faith as Islam, or preaches or propagates his faith, or invites others to accept his faith, by words, either written or spoken, or by visible representations, or in any manner whatsoever outrages the religious feelings of Muslim, shall be punished with imprisonment of either*

description for a term which may extend to three years and shall also be liable to fine]."

A perusal of the afore-reproduced law shows that it is an offence to preach or propagate a faith by Quadianis group or Lahori group or by any other name and is punishable under the Penal Code. It has been held in NLR 1993 SD 624 as under:-

"Prohibition on Ahmadis and Quadianis only from preaching/ propagating their faith or inviting others to accept their faith is ultra vires of Constitution being violative of freedom or religion guaranteed by Art. 20 of Constitution, 1973. If these acts are done by Ahmadis and Quadianis by posing themselves as Muslims or by calling their faith as Islam or by doing anything outrageous to religious feelings of Muslims, penalization of such acts would not be violative of freedom of religion guaranteed by Art. 20 of Constitution, 1973, (Minority View).

Prohibition on Ahmadis/Quadianis from posing themselves as Muslims, calling their faith as Islam or in any manner whatsoever outraging religious feelings of Muslims, does not violate fundamental right and is consistent with constitutional provisions contained in Arts. 1920 and 260 (3). (Minority View)."

8. The petitioners have further sought a direction to respondents to implement the application of petitioner No.1 dated 04.03.2016. Qari Abdul Waheed Qasmi, the petitioner, filed an application before the Prime Minister Government of AJ&K on 21.08.2016 with the following demands:-

11

- ☆ آزاد کشمیر کے آئین میں قادیانیوں کے متعلق وہی الفاظ شامل کئے جائیں جو ان کے متعلق پاکستان کے آئین میں شامل ہیں۔
- ☆ ووٹر فارم میں حلف نامہ ختم نبوت پاکستان کی طرح آزاد کشمیر میں بھی شامل کیا جائے۔
- ☆ قادیانی مرد و خواتین کے ووٹ پاکستان کی طرح الگ الگ لکھے جائیں۔
- ☆ آزاد کشمیر میں قادیانیوں کو غیر مسلم کی حیثیت سے رجسٹرڈ کیا جائے اور ان کی علیحدہ شناخت بنائی جائے۔
- ☆ 1984ء میں پاس ہونے والے امتناع قادیانیت آرڈیننس کو قانون کا حصہ بنا کر قادیانیوں کو اس کا پابند بنایا جائے۔
- ☆ قادیانیوں کے ارتدادی مراکز جن کی شکل و صورت مساجد کی طرح ہیں انہیں فی الفور مسمار کیا جائے اور قادیانیوں کے اخبار روزنامہ الفضل MTA ٹی وی چینل و دیگر لٹریچر پر آزاد کشمیر میں پابندی لگائی جائے۔
- ☆ قادیانی سرکاری ملازمین کی فہرست جاری کر کے کلیدی عہدوں خصوصاً محکمہ تعلیم سے انہیں فارغ کیا جائے۔
- ☆ قادیانی اور مسلمان کے نکاح کو قانونی جرم قرار دیا جائے جہاں جہاں ایسے نکاح موجود ہیں انہیں سرکاری طور پر منسوخ کیا جائے۔
- ☆ آزاد کشمیر میں مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے اور 29 اپریل کو سرکاری طور پر یوم ختم نبوت منایا جائے اور اس دن عام تعطیل کا اعلان بھی کیا جائے۔
- ☆ آزاد کشمیر کے تمام سرکاری اور نجی سکولوں کے تعلیمی نصاب میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر کتاب شامل کی جائے۔
- ☆ پاکستان کی قومی اسمبلی کی طرح آزاد کشمیر اسمبلی کی بھی قرارداد ختم نبوت کو شائع کیا جائے۔

امید ہے کہ آپ اس عظیم کام کی اہمیت کو سامنے رکھتے ہوئے حضور ﷺ کی ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کی خاطر منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے تعاقب کے لئے اسمبلی فورم میں کردار ادا کر کے اپنے لئے کل قیامت کے دن حضور ﷺ کی شفاعت کا ذریعہ بنا سکیں گے۔

والسلام

قاری عبدالوحید قاسمی

صدر تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر۔"

9. It appears that the Department of Law, Justice and Parliamentary Affairs sought a report from Secretary Religious Affairs vide letter dated 30.08.2016 but the matter has not been concluded so far. In their prayer clause, the petitioners have sought a direction against the respondents to prepare separate Electoral Roll for non-muslims (Quadianis and Lahori group). It has already been mentioned that Quadianis/Ahmadis are non-muslims, however, there is no calculation on record to ascertain the number of such non-muslims in the territory of Azad Jammu & Kashmir so as to consider that whether a separate seat for such non-muslims can be created in the Legislative Assembly of AJ&K. Number of seats in the Legislative Assembly of AJ&K is created by the Constitution. It is reiterated that a direction in this behalf cannot be issued while exercising Constitutional jurisdiction. It is, however, for the

Government to consider and decide the application filed by Abdul Waheed Qasmi, petitioner, within an appropriate time. It may also be remarked that a treasury bill may be introduced in the Legislative Assembly for creation of a separate seat for non-muslims in the Legislative Assembly. It is also worth adding that in order to apprise the youth of the importance of belief in finality of Prophethood, the appropriate measures may be taken by the Government for adding the subject to the curriculum.

10. The preamble of AJ&K Interim Constitution, 1974, provides that Muslims shall be enabled to order their lives in the individual and collective spheres in accordance with the teachings and requirements of Islam as set out in the Holy Quran and Sunnah. Another Article 3-C of the Interim Constitution, 1974, provides as under:-

> *"Islamic way of life:- (1) Steps shall be taken to enable the Muslim State Subjects, individually and collectively, to order their lives in accordance with the fundamental principles and basic concepts of Islam and to provide facilities whereby they may be enabled to understand the meaning of life according to the Holy Quran and Sunnah."*

11. It is, therefore, the constitutional liability of the Government to enable the Muslim State Subjects individually and collectively to order their lives in accordance with the commands of Quran and Sunnah. It is also the requirement of the Constitution to make teachings of Holy Quran and Islamiat compulsory and to encourage and facilitate learning of Arabic language. The Govt. of

13

AJ&K is supposed to abide by the commands of the Constitution which is supreme law of the land.

In the light of what has been discussed above, the writ petition stands disposed off. A copy of this judgment shall be delivered free of cost each to the Principal Secretary to the Prime Minister Government of AJ&K, Chief Secretary Govt. of AJ&K, Secretary Law, Justice & Parliamentary Affairs and the Election Commissioner for further proceedings in accordance with law.

Sd/- ACTING CHIEF JUSTICE

Sd/- JUDGE

Muzaffarabad,
Jan 22, 2020. (RA)

Note:- Approved for reporting.

Sd/- ACTING CHIEF JUSTICE

Sd/- JUDGE

نمبر 740 -

28-1-20

ہائی کورٹ کے فیصلوں پر عمل کے لئے تحریک کے صدر قاری عبدالوحید قاسمی کا حکومت کے نام خط

بخدمت عزت مآب وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر

عنوان: درخواست بمراد عملدرآمد فیصلہ عدالت عالیہ بعنوان "عبدالوحید قاسمی وغیرہ بنام آزاد حکومت وغیرہ" مصدرہ 22 جنوری 2020ء

جناب عالی!

معاملہ عنوان الصدر میں مؤدبانہ گزارش خدمت ہے کہ عدالت گرامی نے اپنے فیصلہ میں بذیل ہدایات جاری فرمائی ہیں۔

الف: یہ کہ پٹشنر نمبر 1 قاری عبدالوحید قاسمی کی درخواست بخدمت وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر پر مناسب وقت کے اندر عملدرآمد کیا جائے۔

ب: یہ کہ غیر مسلموں کا علیحدہ حق نمائندگی تسلیم کرتے ہوئے حکومت مسلمانوں اور غیر مسلموں کے الگ الگ فرنچائز قائم کرنے کیلئے عبوری آئین 1974 میں ترمیم کا سرکاری ایوان میں متعارف کروائے۔

اجلاس منعقدہ مورخہ 14 اکتوبر 2020 میں پیر علی رضا شاہ بخاری صاحب کی قرار داد کے ضمن "D" میں آزاد جموں وکشمیر قانون ساز اسمبلی ختم نبوت کے حلف نامہ کے نفاذ کے قوانین لانے کیلئے عبوری آئین 1974 میں ترمیم کا عندیہ دے چکی ہے اور 29 اپریل 1973 کو منعقد ہونے والے اجلاس میں میجر ریٹائرڈ محمد ایوب خان مرحوم کی طرف سے پیش کردہ قرارداد کے ضمن "ب" میں بھی غیر مسلموں کے علیحدہ فرنچائز کے اصول کو پہلے سے معزز ایوان نے تسلیم کر رکھا ہے۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین 1973 کے آرٹیکل 51(1) آرٹیکل 59(1) f اور آرٹیکل 106(1) کے تحت غیر مسلموں اور مسلمانوں کے الگ الگ فرنچائز قائم ہیں جبکہ آزاد جموں وکشمیر

عبوری آئین 1974 کے کسی آرٹیکل کے تحت مسلمانوں اور غیر مسلموں کیلئے علیحدہ علیحدہ فرنچائز قائم نہ ہیں۔

ج: یہ کہ عدالت گرامی نے آزاد جموں وکشمیر کے اندر نصاب تعلیم کو عقیدہ ختم نبوت کی ضرورتوں کے مطابق مرتب کرنے کی بھی ہدایت جاری فرما رکھی ہیں۔

جناب والا ختم نبوت کے حلف نامہ کے نفاذ کے قوانین مسلمانوں کی ضرورت ہیں اور موجودہ عبوری آئین 1974 کے آرٹیکل 2(Defination clause) میں مسلمان اور غیر مسلم کی تعریف تو کر دی گئی ہوئی ہے مگر آئین کی Segregation clauses آرٹیکل 3-D اور آرٹیکل 22 میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کے علیحدہ علیحدہ فرنچائز قائم نہ کئے گئے ہیں۔ ختم نبوت کا حلف نامہ مسلمانوں کے فرنچائز میں داخل ہونے کی ضرورت ہے اور ریاست کے آئین کے تحت مسلمانوں اور غیر مسلموں کا فرنچائز Amalgamated بنیادوں پر ایک ہی ہے۔ مسلمانوں کا فرنچائز الگ کرتے ہوئے اس میں داخلے کیلئے ختم نبوت کا حلف نامہ لازمی شرط کے طور پر نافذ فرمایا جائے تا کہ کوئی مرزائی جو غیر مسلم ہوتے ہوئے خود کو مسلمان ظاہر کر رہا ہو مسلمانوں کے فرنچائز میں داخل نہ ہو سکے اور غیر مسلم اپنے فرنچائز میں ختم نبوت کے حلف نامہ کے بغیر داخل ہوں۔ موجودہ آئین کے تحت ختم نبوت کا حلف نامہ مسلم فیملی لاز کے ذریعہ مسلمانوں کے نکاح کے پرت میں شامل کرنے کیلئے قانون سازی تو کی جاسکتی ہے مگر ووٹر لسٹ اور امیدوار کے کاغذات نامزدگی میں پاکستان کی طرح ختم نبوت کے حلف نامہ کی شمولیت کیلئے مسلمان اور غیر مسلم کی Segregation آئین میں ضروری ہے۔

معاملہ ہذا مسلمانوں کے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے جناب والا کی ذاتی توجہ کا اس لئے بھی متقاضی ہے کہ جناب والا کی قیادت میں عبوری آئین کے اندر 06 فروری 2018 کو قادیانیوں کو صراحت کے ساتھ غیر مسلم قرار دیا گیا نیز جناب والا کی والدہ محترمہ سعیدہ خانم مرحومہ اور چچا راجہ محمد لطیف خان صاحب مرحوم بھی 1973 کے دوران پاس کی گئی قرارداد ختم نبوت کی تائید وحمایت میں پیش پیش رہے۔

آئینی ترمیم کے لئے نقل فیصلہ عدالت عالیہ ومجوزہ بل برائے آئینی ترمیم لف ہذا ہے۔

درخواست گزاران

ا) قاری عبدالوحید قاسمی پٹشنر نمبر 1 صدر تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر

۲) راحت آصف پٹیشنر نمبر 3

۴) محمد آصف شیدائی پٹشنر نمبر 4 نقل بالا بخدمت:۔

ا۔ جناب چیف سیکرٹری آزاد کشمیر ریاست جموں وکشمیر

۲۔ جناب پرنسپل سیکرٹری وزیر اعظم آزاد کشمیر ریاست جموں وکشمیر

۳۔ جناب سیکرٹری قانون انصاف وپارلیمانی امور

۴۔ الیکشن کمیشن صاحب آزاد جموں وکشمیر

ووٹر لسٹوں میں قادیانیوں کو الگ کرنے کے لیے وزیر اعظم کے نام کھلا خط

جناب وزیر اعظم راجہ محمد فاروق حیدر خان صاحب!

آپ کے دور میں ہونے والی 13 ویں ترمیم کشمیر کے تشخص کی محافظ 12 ویں ترمیم تحفظ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم یہی دو اہم امور کل اثاثہ ہیں آپ کے۔لیکن ختم نبوت بل کے متعلق قانون سازی نامکمل ،ووٹر لسٹوں میں حلف نامہ ختم نبوت اور قادیانیوں کو ووٹر لسٹوں سے الگ نہ کرنا بہت سے سوالات کو جنم دے رہا ہے جو آپکے راستے میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن سکتا ہے !

چونکہ بصورت دیگر اسمبلی سے قادیانیوں کو آئین میں غیر مسلم قرار دینا کیا معنی رکھتا ہے ؟

جب عدالت حکم دے رہی کہ مسلمانوں اور غیر مسلموں کے فرنچائز الگ کرو،اس کے ساتھ قانون ساز اسمبلی اپنی مختلف قراردادوں کے ذریعہ یہی بات کہہ رہی ہے اور اسلامی نظریاتی کونسل بھی مسلمانوں اور غیر مسلموں کی ووٹر لسٹوں کو الگ کر دینے کی سفارشات دے چکی ہے تو سوال یہ ہے کہ حکومت اور الیکشن کمیشن یہ کام کیئے بغیر ووٹر لسٹیں کس بنیاد پر بنا رہی ہے؟

کیا حکومت اور الیکشن کمیشن کو کوئی قادیانی کنٹرول کر رہا ہے؟

اگر یہ کہا جائے کہ آزاد کشمیر میں راجہ فاروق حیدر خان کی حکومت ہے تو سوال یہ ہے کہ جس اسمبلی نے

ووٹرلسٹ میں ختمِ نبوت کا حلف نامہ نافذ کرنے کی قرارداد پاس کی ہے راجہ فاروق حیدر اسی اسمبلی کے قائدِ ایوان بھی ہیں کیا وجہ ہے کہ بحیثیت قائدِ ایوان راجہ فاروق حیدر ایک بات کرتے ہیں اور بحیثیت چیف ایگزیکٹو وہ اپنی اسی بات کی نفی کر رہے ہیں؟

منجانب۔قاری عبدالوحید قاسمی صدر تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر 24/01/2021

جاری کردہ۔محمد مقصود کشمیری / ترجمان تحریک

تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کے مشاورتی اجلاس میں فیصلے !

تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس تین جنوری 2021 کو جامع مسجد فاروق اعظمؓ میں تحریک کے نائب صدر مولانا شبیر احمد کاشمیری مدظلہ کی میزبانی میں منعقد ہوا اجلاس میں آزاد کشمیر بھر سے علمائے کرام ،عصری تعلیمی اداروں کے اساتذہ سمیت مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے احباب نے شرکت کی . پہلی نشست کی صدارت استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سلیم اعجاز صاحب مدظلہ نے فرمائی جس میں شبان ختم نبوت کے مبلغ مولانا شفیع الرحمٰن صاحب نے ملٹی میڈیا پروجیکٹر کے ذریعے قادیانیت کا تعارف اوران کے طریقہ واردات اور ہماری ذمہ داری پر مکمل آگاہی سے نوازا دوسری نشست کی صدارت حضرت ہزارویؒ کے فرزند گرامی صاحبزادہ مفتی محمد اویس عزیز صاحب مدظلہ نے فرمائی۔

اجلاس میں درج ذیل امور پمشاورت کے بعد طے کیے گئے۔

☆ آزاد کشمیر اسمبلی سے 6 فروری 2018 کو پاس ہونے والے ختم نبوت بل اور ہائیکورٹ مظفرآباد میں دائر رٹ پر 22 جنوری 2020 کو ہونے والے فیصلے کے مطابق جب قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا تو اس کے باوجود ابھی تک ووٹرلسٹوں میں قادیانیوں کو مسلمانوں کی لسٹ سے الگ نہ کرنا باعث تشویش ہے۔اس بارے میں تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کی جانب سے سات رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی جو حکومتی ذمہ داران سے ملاقات کر کے اس معاملہ کو کلیئر کرائے گی کہ آزاد کشمیر میں ہونے والے انتخابات 2021 سے قبل مسلم و غیر مسلم ووٹرلسٹیں الگ کی جائیں سات رکنی کمیٹی

میں شیخ الحدیث مولانا سلیم اعجاز، مولانا قاری عبدالوحید قاسمی، مولانا شبیر احمد کاشمیری، راجہ آصف خان، عتیق الرحمٰن دانش، مولانا جمیل احمد جامی، حافظ مقصود کاشمیری شامل ہونگے۔

☆ حکومت کی جانب سے اگر پیش رفت نہ ہوئی تو دوسرے مرحلے میں مظفرآباد پریس کلب کے باہر تمام مکاتب فکر کی جماعتوں سے مل کر احتجاجی مظاہرہ کیا جائے گا۔

☆ تیسرے مرحلے میں قادیانیوں کو مسلمانوں کے ساتھ ووٹر لسٹوں میں شامل کرنے پر عدالت سے حکم امتناعی حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ ہائیکورٹ کے فیصلے پر عمل درآمد نہ کرنے پر حکومت کے خلاف توہین عدالت رٹ دائر کی جائے گی۔

☆ اجلاس میں مرکزی مجلس شوریٰ بھی قائم کی گئی جو آئندہ فیصلے باہم مشاورت سے کریں گے مجلس شوریٰ میں مرکزی چار افراد، مولانا عبدالوحید قاسمی، مولانا شبیر احمد کاشمیری، مولانا جمیل احمد جامی اور مولانا محمد مقصود کے ہمراہ تینوں ڈویژنز کے سرپرست حضرات اور تینوں ڈویژنز کے ناظمین گرامی کے ہمراہ ہر ضلع کا ناظم اس کارکن ہوگا۔

☆ اسمبلی سے پاس ہونے والے ختم نبوت بل کی مناسبت سے سالانہ پروگرام چھ فروری کو مختصر کیا جائے گا اور الیکشن سے قبل مرکزی اجتماع مظفرآباد میں منعقد کیا جائے گا۔

☆ تینوں ڈویژن سے تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کی سرپرستی کے لیے بزرگ علمائے کرام کا تقرر باہمی مشاورت سے کیا گیا جس کے مطابق مظفرآباد ڈویژن کے لیے استاذ العلماء حضرت مولانا ہدایت اللہ صاحب، پونچھ ڈویژن کے لیے شیخ الحدیث مولانا سلیم اعجاز صاحب، میرپور ڈویژن کے لیے مولانا عبدالغفور صاحب چکسواری کا نام فائنل کیا گیا۔

☆ تینوں ڈویژن میں مارچ کے پہلے ہفتے میں ''علماء کنونشن'' منعقد کیا جائے گا، جس کی تاریخ کا تعین ڈویژن ناظم اپنے سرپرست کی مشاورت سے طے کرے گا۔

☆ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے امتحانات ختم ہونے کے بعد 27 مارچ 2021 کو مظفرآباد مرکز میں ''تین روزہ ختم نبوت کورس'' ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے حضرات

کے لیے رکھا گیا ہے۔

☆ اجلاس میں مختلف شعبہ جات کا قیام عمل میں لایا گیا ''سوشل میڈیا سیل'' کے لیے حضرت مولانا مفتی طاہر سلیم نقشبندی صاحب کونگران مقرر کیا گیا اور میڈیا سیل تحریک تحفظ ختم نبوت کی جانب سے تمام سوشل میڈیا پر اردو/انگلش میں روزانہ کی بنیاد پر پوسٹ نشر کرے گا۔

☆ شعبہ دعوت اسلام کے تحت قادیانیوں سے گفتگو اور انہیں دعوت دینے کے لیے پانچ رکنی کمیٹی قائم کی گئی جس میں مولانا تجمل الاسلام گیلانی، مولانا جمیل احمد جامی، مفتی طاہر سلیم، مولانا عبدالحنان، مولانا فضل الرحمٰن شامل ہیں۔

☆ شعبہ وکلاء کے لیے راجہ آصف خان، عتیق الرحمٰن دانش، مولانا ضیاء الحق، جب کہ شعبہ تاجران کیلیے قاری عبدالقیوم، خواجہ امجد رشید، اور شعبہ تعلیم کے لیے مفتی محمد قاسم، مفتی محمود منصور احمد اور جاوید اقبال کو مقرر کیا گیا۔

سابق وزیراعظم سردار عتیق احمد خان سے تحریک کے وفد کی ملاقات

آزاد کشمیر کے الیکشن 2021 کے سلسلے میں ووٹر لسٹوں میں مسلم و غیر مسلم کو الگ نہ کرنے پر اسمبلی فلور میں آواز بلند کرنے کے لیے تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کے وفد سے مجاہد منزل میں سابق وزیراعظم سردار عتیق احمد خان سے 27 جنوری 2021 کو خصوصی ملاقات کی، وفد کی قیادت تحریک کے صدر مولانا قاری عبدالوحید قاسمی نے کی جب کہ وفد میں تحریک کے نائب صدر مولانا شبیر احمد کاشمیری، مولانا زاہد محمود، مفتی طاہر سلیم، مولانا واجد الرحمٰن، مولانا محمد یاسر قاسمی، مولانا عبدالمالک شامل تھے، مولانا قاری عبدالوحید قاسمی نے سابق وزیراعظم سردار عتیق احمد خان کو ہائیکوٹ میں ہونے والے فیصلے اور تسلیم کیے گئے چارٹر آف ڈیمانڈ کی درج ذیل کاپی بھی تحریری طور پر پیش کی۔

محترم جناب سردار عتیق احمد خان صاحب

سابق وزیراعظم آزاد کشمیر

و سپریم ہیڈ آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ !

آزاد کشمیر اسمبلی سے چھ فروری 2018 کو آئین میں بارہویں ترمیم کے زریعے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر مسلم و غیر مسلم کی الگ تعریف کردی گئی لیکن آنے والے الیکشن کے لیے تیار کی جانے والی ووٹر لسٹوں میں قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ نہیں کیا جارہا ہے،

جناب والا : میجر محمد ایوب خان مرحوم کی طرف سے پیش کردہ قرارداد جسے قانون ساز اسمبلی نے 28 اپریل 1973 کو پاس کیا تھا اس قرارداد کی ایک شق یہ بھی تھی:-

(ب) آزاد کشمیر میں مقیم مرزائیوں کو رجسٹر کیا جائے اور اقلیت کی بنیاد پر ہر سطح پر (مسلمانوں سے علیحدہ) نمائیدگی دی جائے. یہ قرارداد 10 مئی 1973 کو زیرِ روانگی نمبر/1091 اسمبلی 73/ کے تحت سیکرٹری قانون کو ارسال کی گئی تھی.۔

قرارداد متذکرہ کی ساری جزویات کے تحت آئینی ترامیم اور قانون سازی کے لیئے آزاد۔ جموں وکشمیر ہائی کورٹ میں ایک رٹ پٹیشن نمبری 2753 آف 2016 مورخہ 10 اکتوبر 2016 کو بعنوان "عبدالوحید قاسمی وغیرہ بنام آزاد حکومت وغیرہ " دائر کردی گئی .رٹ متذکرہ کو غیر موثر کرنے اور اس میں پیش کیئے گئے موقف پر کریڈٹ حاصل کرنے کے لیئے حکومت نے آئین کی Defination Clause میں 6 فروری 2018 کو آئینی ترمیم کردی مگر آئین کی الیکٹرول Segregation / Clauses میں کوئی ترمیم نہ کی, اس عمل سے مسلمان اور غیر مسلم کی تعریف تو درست کردی گئی مگر مسلمانوں اور غیر مسلموں کے فرنچائز الگ الگ قائم نہ ہو سکے جس طرح کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین 1973 میں الگ الگ ہیں .واضح رہے کہ ختمِ نبوت کا حلف نامہ مسلمانوں کے فرنچائز میں داخل ہونے کی خاطر ایک شرط ضرورت ہے اور غیر مسلم کا فرنچائز اس سے مستثنی ہے چنانچہ اس ضروری آئینی ترمیم کے بغیر ختمِ نبوت کا حلف نامہ نافذ کرنے کے لیئے قانون سازی کرنے کا کوئی معقول آئینی جواز ہی سرے سے نہیں ہے اور جب ختمِ نبوت کا حلف نامہ موجود نہیں ہے تو مسلمانوں کے عقیدہِ ختم نبوت کو تحفظ بھی حاصل نہیں ہے. معاملہ ہذا کی حساسیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے

12 ویں آئینی ترمیم کے باوجود عدالت میں کیس رواں رکھا گیا چنانچہ 22 جنوری 2020 کو عدالت العالیہ نے بذیل تفصیلی نکات کے تحت ایک رٹ جاری کردی:

1 آزاد حکومت آزاد جموں وکشمیر عبوری آئین 1974 کے آرٹیکل 22 میں مذید ایک ترمیم کرنے کی خاطر ایک سرکاری بل اسمبلی میں متعارف کرائے جس سے مسلمانوں اور غیر مسلموں کے فرنچائز الگ الگ ہوسکیں (13 اکتوبر 2020 کو اپنی قرارداد نمبر 199 کی "D" میں قانون ساز اسمبلی نے بھی قرار دیا کہ ختمِ نبوت کا حلف نامہ گراس روٹ لیول پر نافذ کرنے کی خاطر اگر اسے آئین کے اندر. مذید ترمیم کرنا پڑی تو وہ ایسی ترمیم ضرور کرے گی)

2 ووٹر فارم میں حلف نامہ ختمِ نبوت پاکستان کی طرح آزاد کشمیر میں بھی شامل کیا جائے۔.

3 قادیانی مردو خواتین کے ووٹ پاکستان کی طرح علیحدہ لکھے جائیں۔

4 آزاد کشمیر میں قادیانیوں کو غیر مسلم کی حیثیت سے رجسٹرڈ کیا جائے اوران کی علیحدہ شناخت بنائی جائے۔

5 قادیانیوں کو ایکٹ (viii) آف 1985 کا پابند بنایا جائے۔

6 قادیانیوں کے ارتدادی مراکز جن کی شکل وصورت مساجد کی طرح ہے انہیں فی الفور مسمار کیا جائے اور قادیانیوں کے اخبار "الفضل MTA "ٹی وی چینل و دیگر لٹریچر پر آزاد کشمیر میں پابندی لگائی جائے۔

7 قادیانی سرکاری ملازمین کی فہرست جاری کر کے کلیدی عہدوں خصوصا محکمہ تعلیم سے انہیں فارغ کیا جائے۔

8 قادیانی اور مسلمان کے ازدواجی بندھن کو قانونا جرم قرار دیا جائے ,جہاں جہاں ایسے ازدواجی بندھن موجود ہیں انہیں سرکاری طور پر منسوخ کیا جائے (آزاد کشمیر اسمبلی سے پاس مورخہ 13 اکتوبر 2020 کی قرارداد نمبر 200 بھی یہی کہتی ہے کہ مرزائی اور مسلمان کے مابین ازدواجی بندھن کو روک دینے کی خاطر نکاح کے پرت میں ختمِ نبوت کا حلف نامہ شامل کیا جائے)

9 آزاد کشمیر میں مرتد کی سزا نافذ کی جائے۔(اس ضمن میں عدالتی ڈائریکشن کے علاوہ آزاد جموں عبوری آئین 1974 کے آرٹیکل (10) 4 کی "a"اور "b"کے بعد درج عبارت میں پچھلے 47 سالوں سے یہ آئین کا اپنا مطالبہ بھی ہے اور 13 اکتوبر 2020 کو قانون ساز اسمبلی نے بھی اپنی قرارداد نمبر 199 کی "E"میں یہی مطالبہ دوہرایا ہے)

10 آزاد کشمیر کے تمام سرکاری اور نجی سکولوں کے تعلیمی نصاب میں عقیدۂ ختمِ نبوت کی اہمیت کو اجاگر کیا جائے ۔(ہائی کورٹ میں اس کیس کی پیروی محمد نوراللہ قریشی ایڈووکیٹ نے کی)

متذکرہ عدالتی فیصلہ اور قانون ساز اسمبلی کی قراردادوں کے علاوہ آزاد جموں وکشمیر اسلامی نظریاتی کونسل نے بھی اپنے 100 ویں اجلاس میں عقیدہ ختمِ نبوت کے تحفظ کے ضمن میں اپنی طرف سے ایشو کو اٹھایا ہے اور اپنے مکتوب نمبر/1301-07ن ک 2019 / مورخہ 4 نومبر 2019 کے تحت جو سفارشات ارسال کی ہیں ان میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کی الگ الگ ووٹرلسٹوں کی تدوین اور صدرِ ریاست اور وزیراعظم آزاد حکومت کے عہدوں کے حلف ناموں میں درج عبارت کے اندر صدرِ پاکستان اور وزیراعظم پاکستان کے عہدوں کے حلف ناموں کی عبارت کے عین مطابق کرنے کے لیئے آئینی ترمیم پر زور دیا گیا ہے۔

عدالت العالیہ کا فیصلہ, قانون ساز اسمبلی کی قراردادیں ,اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات اور یہاں تک کہ آئین کا اپنا مطالبہ زیرِ آرٹیکل 2و (10) 4 یہ ساری کاروائیاں آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر کے کسی محافظ خانے یا کباڑ خانے میں لے جا کر دفن کر دی گئی ہوئی ہیں. کیا کبھی کوئی سنجیدہ تحریک یہ برد برآمد کر پائے گی؟

الیکشن کمیشن آف آزاد جموں وکشمیر تو بغیر کسی ختمِ نبوت کے حلف نامہ کے ووٹرلسٹوں کی تدوین مسلمان اور غیر مسلم کی تمیز کیئے بغیر جاری رکھے ہوئے ہے ۔اسلامی جمہوریہ پاکستان میں تو ایسا نہیں ہوتا وہاں تو ووٹر لسٹ ختمِ نبوت کے حلف نامہ کو شامل کر کے مسلمانوں اور غیر مسلموں کی الگ الگ بنتی ہے۔-

مان لیا کہ آزاد کشمیر کے عبوری آئین میں 12 ویں آئینی ترمیم بادی النظر میں مسلمانوں کے عقیدہ ختمِ نبوت کے تحفظ کے لیئے کی گئی ہے مگر سوال یہ ہے کہ جب ووٹر لسٹ اور رجسٹریشن ڈاکومنٹس کی تیاری میں گراس روٹ لیول پر ختمِ نبوت کے حلف نامہ کا نفاذ ہی نہیں ہے تو عقیدہ کا تحفظ کیونکر ہوا؟

یہاں پر کیا ریاست کے علم میں ہے کہ کون سا فرد مسلمان ہے اور کون سا فرد مرزائی؟ اگر علم میں ہے تو کیسے؟ کیا حکومت یا ریاست میں سے کوئی شے غائب کا علم رکھتی ہے.

اسلامی جمہوریہِ پاکستان کی ریاست میں تو ختمِ نبوت کے حلف نامہ کا ایک قانونی میکنزم موجود ہے جس سے یہ بات ریاست کے علم میں آتی ہے اور ریکارڈ میں محفوظ ہوتی ہے کہ کون سا فرد مسلمان ہے اور کون سا فرد مرزائی۔

آزاد کشمیر کے عبوری آئین میں 12 ویں آئینی ترمیم کیا صرف اس لیئے کی گئی ہے کہ مرزائی ،امریکہ ،کینیڈا اور یورپی ممالک میں پناہ لینے کے فوائد حاصل کر سکیں؟

کیا یہ ترمیم اس لیئے کی گئی ہے کہ غریب مسلمان مرتد ہو کر امریکہ، کینیڈا اور یورپی ملکوں کو سدھاریں؟

اگر ایسا نہیں تو پھر کہاں ہے گراس روٹ لیول پر ختمِ نبوت کا حلف نامہ؟ جو ان خدشات کے راستے کی رکاوٹ ہے تو کہاں ہے ؟

اس ساری تفصیل اور صورت حال کے بعد آپ سے گزارش ہے کہ 28 جنوری 2021 کو ہونے والے اسمبلی اجلاس میں اس معاملے کو اجاگر کریں اور اگر کسی جگہ کوئی قانونی سقم ہے تو اسے دور کیا جائے ،تاکہ آزاد کشمیر میں تیار ہونے والی ووٹر لسٹوں میں مسلم و غیر مسلم کو الگ کیا جائے ،اس وقت ریاست بھر کے مسلمانوں میں ایک تشویش پائی جا رہی ہے۔

والسلام قاری عبدالوحید قاسمی 0300-9560221

صدر تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر 27/01/2021

تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کا تعارف

تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر ریاست کی مقامی مذہبی جماعت ہے جس کا مقصد تحریک آزادی کے بیس کیمپ میں قانونی دائرہ کار کے اندر رہتے ہوئے منکرین ختم نبوت قادیانیوں کی کفریہ سرگرمیوں کی روک تھام اور مسلمانوں میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کو اجاگر کرکے ان کے ایمان کا تحفظ کرنا ہے، اس تحریک نے 2003 سے ریاست بھر میں مسلمانوں کے دلوں میں محبت رسولؐ اجاگر کرنے اور چراغ ختم نبوت کو روشن کرنے کی ادنی سی کوشش جاری رکھی ہوئی ہے، آزاد کشمیر بھر میں ''ختم نبوت کانفرنسوں اور کورسز کے علاوہ تبلیغی و اصلاحی مختلف سیمنار میں تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام، مشائخ عظام اور سیاسی و سماجی زعماء، ممبران اسمبلی، وزرائے حکومت کو مدعو کیا جاتا ہے۔ سکول و کالجز اور مختلف مساجد میں تحفظ ختم نبوت کی اہمیت پر بذریعہ ملٹی میڈیا پروجیکٹر کورس پڑھایا جاتا ہے۔ تحریک کے ساتھیوں کی محنت و کاوش سے ریاست بھر میں قادیانیت کی حقیقت عیاں ہو رہی ہے، قادیانی کفر بے نقاب ہونے پر درجنوں قادیانی خاندانوں کے سینکڑوں افراد کو قبول اسلام کی توفیق نصیب ہوئی (الحمدللہ)

احباب کی مسلسل محنت و کاوش سے 6 فروری 2018 کو آزاد کشمیر اسمبلی سے بھی ختم نبوت بل پاس ہو گیا، اور آزاد کشمیر ہائیکورٹ میں دائر رٹ ''عبدالوحید قاسمی بنام آزاد حکومت'' پر بھی 22 جنوری 2020 کو ہونے والے فیصلے میں تحریک کے مطالبات کو تسلیم کیا گیا ہے۔

بیس کیمپ میں منکرین ختم نبوت قادیانیوں کی ارتدادی اور کفریہ سرگرمیاں عرصہ دراز سے جاری ہیں دیہاتی علاقوں میں نوجوان نسل قادیانی فتنے کے بارے میں معلومات سے بہرہ ور ہیں سادہ لوح مسلمان قادیانیت کا شکار ہو رہے ہیں عام مسلمانوں میں ختم نبوت کا واضح تصور نہیں، جو لاعلمی اور دین سے دوری کی وجہ سے قادیانیت کے فتنے میں مبتلا ہو کر دین اسلام کی نعمت سے محروم ہو گئے۔ دینی حلقوں سے وابستہ علمائے کرام، خطبائے عظام کے لیے لمحہ فکریہ ہے

منجانب تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر ، مرکزی واٹس ایپ 03411663332

خط و کتابت کے لیے رابطہ: بنام عبدالوحید قاسمی، جامع مسجد فاروق اعظم G/9/3 گلی نمبر 73 اسلام آباد

برائے رابطہ

0341-1182903
0306-8880446
0300-9560221

مفت لٹریچر کے حصول کے لیے رابطہ

مظفر آباد : مرکز ختم نبوت اپر چھلہ بانڈی انڈسٹری ایریا 0341-5258226

کوٹلی دفتر ختم نبوت بالائی منزل مغل مارکیٹ رولی اڈہ 0349-5051822